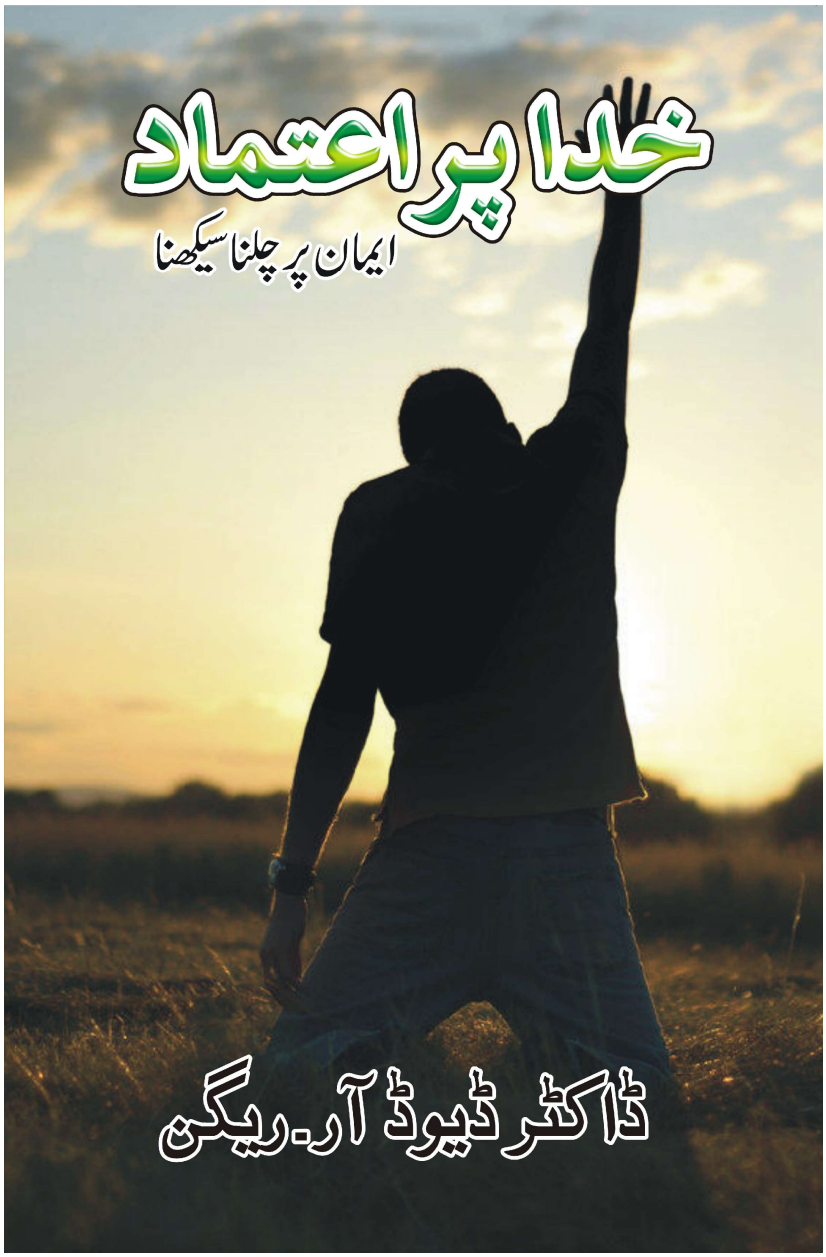
خدا پر اعتماد
ایمان پر چلنا سیکھنا
ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن

Trusting God

Learning to Walk by Faith

خُدا پر اعتماد

ایمان پر چلنا سیکھنا

Dr. David R. Reagan مصنف: ڈاکٹر ڈیوڈ آر ریگن

Rev. Nazir J. Gill مترجم: ریورنڈ نذیر جے۔گل

ناشرین

کرسچن لائف منسٹریز پاکستان

CHRISTIAN LIFE MINISTRIES PAKISTAN

پی او بکس 980، فیصل آباد 38000

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحقِ ناشرین کرسچن لائف منسٹریز پاکستان،
محفوظ ہیں۔
ناشر کی اجازت کے بغیر کسی قسم کی فوٹو کاپی یا اس کتاب کا کوئی بھی حصہ
دوبارہ شائع نہ کیا جائے۔

All copyrights of Urdu edition are reserved.
No part of this book may be photocopied or reproduced without permission from the publisher in Urdu.

All Scriptures taken from the Holy Bible in Urdu, Revised Version,
Copyright © 2008, by the Pakistan Bible Society.
USED BY THE PERMISSION OF
THE PAKISTAN BIBLE SOCIETY.
All rights reserved.

باراول	----------	اگست 2018ء
تعداد	----------	1000
طابع	----------	پروفیسر نذیر۔ جے۔ گل
ناشر	----------	کرسچن لائف منسٹریز پاکستان
کمپوزنگ	----------	سلیمان گل
پروف ریڈنگ	----------	آسف نذیر گل عدنان صادق خاں عامر جنگ بہادر

''ابد تک خداوند پر اعتماد رکھو کیونکہ
خداوند یہواہ ابدی چٹان ہے''

یسعیاہ 4:26

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	--
	پہلا حصہ: مقصدِ زندگی	
2	سبق نمبر 1	02
3	سبق نمبر 2	06
4	سبق نمبر 3	09
5	سبق نمبر 4	13
6	سبق نمبر 5	16
7	سبق نمبر 6	20
8	سبق نمبر 7	27
9	سبق نمبر 8	30
	حصہ دوم: خدمت	
10	سبق نمبر 9	41
11	سبق نمبر10	50
12	سبق نمبر11	55
13	سبق نمبر12	63
14	سبق نمبر13	74
15	سبق نمبر14	84

16	سبق نمبر15	89
17	سبق نمبر16	101
18	سبق نمبر17	107
19	سبق نمبر18	115
20	سبق نمبر19	127
21	سبق نمبر20	144
22	سبق نمبر21	161
	حصہ سوم: پیغامِ اعلیٰ	
23	سبق نمبر22	175
24	سبق نمبر23	182
25	سبق نمبر24	190
26	سبق نمبر25	199
27	سبق نمبر26	208
	حصہ چہارم: **1994** کے مابعد مسودہ	
28	سبق نمبر27	215

پیش لفظ

میرے لئے اس کتاب ''Trusting God خداپراعتماد'' کا ترجمہ کرنا نہایت خوشی کی بات ہے۔مصنف ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ریگن نے اپنی بلاہٹ کو جان تو لیا تھا لیکن اس سے جان چھڑانے کی بہت کوشش کی۔

ڈاکٹر موصوف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے اپنی ریاست کے گورنر بننا چاہتے تھے۔ چونکہ انہوں نے ہاورڈ یونیورسٹی سے انٹرنیشنل قانون اور انٹرنیشنل سیاست میں ڈاکٹریٹ کر کے مختلف یونیورسٹیوں میں تعلیم دیتے رہے۔اور وہ اپنی تعلیم خدمت میں ہاورڈ یونیورسٹی میں بھی پڑھتے رہے۔تاہم خدا نے اپنی خدمت کے لئے ان کو بلایا ہوا تھا۔تو آخر کار انہوں نے ہتھیار ڈال لئے تو خداوند نے انہیں ساری دنیا میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔

میرے لئے یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ میری رفاقت ڈاکٹر ریگن کے ساتھ 1998 سے ہے اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں ڈاکٹر ڈیوڈ ریگن کے ساتھ مل کر خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کا پرچار کر رہا ہوں۔جب کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی تو مندرجہ بالا باتیں آپ کے سامنے ہوں گی۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب ''**خداپراعتماد**'' آپ کے ایمان کو متحرک کرنے کے لئے آپ کی مدد و معاون ثابت ہو۔

''گر قبول اُفتد زہے عز و شرف''

احقر الناس

اگست 2018

ریورنڈ نذیر جان گل

سی۔ایل۔ایم۔پاکستان

Part 1

The Mission

مقصدِ زندگی

• اے خداوند میں حاضر ہوں، پر کسی اور کو بھیج! •

باب نمبر 1

Avoiding God

خدا کی نظر سے بچنا

میں خداوند کی بلاہٹ کو نظر انداز کرتا ہوا اس کے آگے آگے دوڑتا رہا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب میں ٹیکساس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوا۔ میں نے کالج میں تین سال گذارے اور اب میں تھک گیا تھا اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں ایک سال تک اپنے والد کے کاروبار میں ان کی مدد کروں گا۔ پھر میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں یہ وقت آرام کرنے میں گذاروں یا پھر قانون کی ڈگری حاصل کرنے کی غرض سے لا کالج میں داخلہ لے لوں۔

چند دنوں کے بعد گھر واپس آ گیا۔ چند فضول حالات کے بعد مجھے ایک دہقانی کے کلیسیا کے پاسبان کے طور پر قبول کر لیا گیا جس کا نام **''گروسیک''** تھا۔ اس وقت میں نے جانا کہ خدا چاہتا ہے کہ میں اس کی خدمت کروں!۔ تاہم میں خداوند کی خدمت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ میں تو سیاست دان بننا چاہتا تھا۔ میں گورنر یا کانگرس کا ممبر بن کر ملک وقوم کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا میں نے خدا کی بلاہٹ کو رد کر دیا!۔

اور میں نے کہا کہ

''میں تو یسوع کے لئے سیاست میں آؤں گا''

حقیقت میں تو بطور ڈیوڈ ریگن ایک اونچی اوڑان اڑنا چاہتا تھا۔

Pushing the Lord Aside

خداوند کو ایک طرف کرتے ہوئے

خداوند کو ایک طرف کرتے ہوئے بھی میں نے اس چھوٹی سی دہقانی کلیسیا کی ایک

سال تک پاسبانی کی اور پھر بوسٹن گریجوایٹ سکول میں انٹرنیشنل سیاست کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخلہ لے لیا۔ سکول کا نام دی فلیچر سکول آف لا اینڈ ڈپلومیسی The Flecher school of Law and Diplomacy تھا۔ یہ سکول ٹفٹس اور ہاورڈ یونیورسٹی کی ملکیت تھا۔ اس مقام تک تو میں نے اپنی زندگی میں بہت برکت حاصل کی۔ میں نے ایک مسیحی گھرانے میں جنم لیا اور ایک کلیسیا میں تربیت ہوئی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ایک خوبصورت مسیحی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوا جس سے میں نے شادی کر لی۔

لیکن میں نے قانون اور سیاست کی ڈِگری حاصل کر لی، تو پھر میں نے خدا سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اور میری قسمت تبدیل ہونا شروع ہوگئی۔ چونکہ میں غیر زبان کا امتحان پاس نہ کر سکا، لہٰذا میں اپنی ماسٹرز ڈگری حاصل نہ کر سکا!۔ اس سے پیشتر میں نے کبھی بھی اپنی زندگی میں تعلیم کے میدان میں شکست نہیں کھائی تھی اور یہ شکست میری زندگی میں ایک کڑوی گولی کی طرح تھی۔ تاہم میں نے ہمت نہ ہاری۔

لہٰذا جب میں نے دوبارہ امتحان دیا تو میں اپنی کلاس میں ڈاکٹریٹ پاس کرنے میں فرسٹ آیا۔

Searching for Meaning

تلاشِ انتخاب یا تلاشِ مقصد

میں نے بڑے اشتیاق سے ایجوکیشن میں نام حاصل کرنے کی طرف توجہ دینا شروع کی اور میں نے محسوس کیا کہ یہ کام میری روح کی تشنگی کو بجھا سکے گا۔ تو یہ بات میری زندگی میں تھی کہ اگر میں کلاس روم میں اعتماد کو جیت لوں گا تو میں کامیاب ترین استاد بن جاؤں گا لیکن یہ میرا خام خیال ہی نکلا۔

آخر کار 1972 میں تعلیمی میدان کو خیر باد کر کے میں نے اپنے بچپن کے خواب کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی شروع کر دی اور سیاست کی دنیا میں داخل ہو گیا۔ میں نے کئی ایک فضول سے حالات کے ذریعہ سے کانگرس کا رکن بننے کے لئے کوشش شروع کر دی۔ لہٰذا میں نے

ریپبلیکن جماعت (Republican) جماعت کی رکنیت حاصل کرنے کے لئے ٹیکساس کے گورنر کے لئے نام زد ہوگیا اور میری عمر صرف 34 برس تھی۔ یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا۔

علاوہ ازیں یہ ایک خطرناک تجربہ تھا۔ میں نے سیاسی میدان میں ہر طرح سب باتوں پر غور کیا اور میں نے اس بات پر بھی دھیان دیا کہ حکومت کو عام لوگوں کی خدمت کے لے وقف ہونا ضروری ہے۔ میں نے یہ دیکھا کہ جو لوگ سیاست میں آتے ہیں جب وہ کانگرس کے رکن بن جاتے ہیں تو وہ خودغرضی کی سیاست کا شکار ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنی سیاسی مہم میں بڑے بڑے دعوے کئے۔ مثلاً ٹیکساس کا فرسودہ دستور العمل کو ازسرِ نو بنانا۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا کہ لوگ زیادہ تر ڈالر کمانے کی فکر میں ہیں۔

ایک دفعہ پھر مجھے شکست کا تلخ تجربہ ہوا تو میں نے خدا سے شکوہ کرنا شروع کیا۔ کیوں خداوند نے مجھے شکست کے حوالہ کیا جب کہ میں اس کے نام سے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا؟۔

Feeling Empty

تہی دست ہونے کا احساس

اگلے چند سالوں میں میں نے اپنی سیاسی مہم کے قرضہ جات ادا کرنے کی ٹھانی۔ لہٰذا پھر میں تعلیمی میدان میں واپس آیا اور ایک کالج کے پریذیڈنٹ کے طور پر خدمت کی۔ ایک دوسرے کالج کے منتظم کی ذمہ داری بھی سنبھالی اور پھر تیسرے کالج کے وائس پریذیڈنٹ کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ تاہم ان سب باتوں کے علاوہ میں نے اپنی خاندانی زندگی پر بہت تھوڑا غور کیا یعنی اپنی بیوی اور دو بیٹیوں پر بہت تھوڑا غور کیا۔ مجھے اپنے تلاشِ مقصد پر ہی دھیان رہا۔

میں نے دینوی طریقہ میں بہت ترقی کی۔ میں بڑے منصبوں پر تعین کیا گیا۔ میں نے بے شمار دولت کمائی لیکن میرے باطن میں تشنگی تھی۔ میں مسلسل اور متواتر باطنی تہی دستی کو محسوس کرتا رہا۔

Moving in an New Direction

ایک نئی سمت کی طرف چل پڑا

پھر ایک دن ایک نظریہ نے میرے اندر جنم لیا۔ میں نے کاروبار شروع کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ میرے والد ایک کامیاب کاروباری شخص تھے اور وہ کئی سالوں سے مجھے کاروبار شروع کرنے کے لئے کہتے رہے کہ تجھے کاغذی گھوڑے پر سوار نہیں ہونا چاہیے اور ان خوابوں کی دنیا سے باہر آجانا چاہیے۔ اچانک میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میں ایک تیر سے دو شکار کرسکتا ہوں۔ میں اپنے زمینی باپ کو کاروبار میں آنے کا کہہ کر خوش کرسکتا ہوں اور اسی وقت اپنے آسمانی باپ کو بھی خوش کرسکتا ہوں۔ ''میں بزنس چرچ شروع کررہا ہوں''۔ میں نے اعلان کردیا کہ میں ''کرسچن بک سٹور اور سپلائی سنٹر'' کھول رہا ہوں۔ میں نے خیال کیا یہ دانشمندی کا خالص وار اور ہاتھ ثابت ہوگا۔

باب نمبر 2

Meeting God Halfway

نیم دلی کے ساتھ خدا کی پیروی

جو کاروبار کی تصویر میرے ذہن میں تھی میرے والد اس سے کچھ زیادہ نہیں تھے۔ ان کے دل میں کچھ اور بات تھی کہ مجھے کچھ چھوٹا کاروبار شروع کرنا چاہیے، جیسے نل سازی اور اس کے سامان کی دستیابی۔ وہ چاہتے تھے کہ میں کچھ اس طرح کا کاروبار شروع کروں۔ تاہم انہوں نے میری حوصلہ افزائی کی۔

Hoping to Please God

خدا کو خوش کرنے کی امید

مجھے امید تھی کہ میرا آسمانی باپ بھی میری اس کاوش سے خوش ہوگا کیونکہ میں دنیا میں دلی اطمینان کے علاوہ کسی اور چیز کا طالب نہ تھا۔ اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ یہ صرف خدا ہی دے سکتا ہے۔

مجھے تو ان دنوں میں خدا کی مرضی کو معلوم کرنا نہیں آتا تھا۔ میں تو صرف اتنا جانتا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی خدمت کے لئے بلایا ہے اور میں نے سوچا کہ میرے اس کاروبار سے وہ بہت ہی خوش ہوگا کیونکہ میں نے اِدھر اُدھر بھاگنا چھوڑ کر اس کی مرضی پوری کرنے کے لئے ایک قدم اٹھا چکا تھا کہ یہ ایک کاروبار ہے جس کا تعلق کلیسیائی کام سے ہے۔ اس بات میں میں نے غلطی کی تھی!۔ کیونکہ میں بڑے مشکل کام کا چناؤ کر رہا تھا۔ خدا ہماری اس خواہش یا کام کو بالکل پسند نہیں کرتا کہ ''ہم بڑی نیم دلی سے اس کی پیروی کریں''۔ ''اس نے تو نیم دلی سے نہیں بلکہ پورے دل سے اپنے پیارے بیٹے کو ہمارے گناہوں کے لئے موت کے حوالے کر دیا''۔ تو خدا یہ چاہتا ہے کہ

ہم بھی پورے طور پر اپنے آپ کو اس کے حوالے کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ''اے خداوند میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو''۔

میں نے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ کاروبار کو شروع کر دیا۔ میرا یہ ایمان تھا کہ یہ کاروبار بہت ترقی کرے گا کیونکہ میرا زمینی باپ اور آسمانی باپ دونوں اس کاروبار سے خوش ہیں۔

Taking a Plunge

مشکل میں مبتلا ہونا

میں نے ڈیڑھ (1.5) سال اپنے کاروبار کو شروع کرتے میں صرف کیا۔ جگہ کا چناؤ، بلڈنگ کی خریداری، مستقل بندھی ہوئی اشیاء، تجارتی اشیا و میگزین۔ میرا سٹور ڈیلس شہر کا سب سے بڑا سٹور تھا۔ کتابوں کے علاوہ اس میں کرسچن میوزک، بائبل سکول کا نصاب، مسیحی آرٹ، چرچ سپلائی اور کوائر گروپم فائبر گلاس اور بپتسمہ کا سامان وغیرہ شامل تھا۔ ڈیڑھ سال کی تیاری کے بعد یہ کاروبار شروع ہوا۔ ہم نے اپنا گھر تک فروخت کر کے اس کاروبار کو شروع کیا۔ ہمارے پاس کچھ نہ رہا لیکن ہمارا کاروبار ہمارے والدین کی ضمانت پر بنک کے قرضہ پر چلنے لگا۔ میں نے تو کبھی سوچا نہ تھا کہ چھوٹا کاروبار شروع کر کے اس کو ترقی دینی چاہیے۔ میرے دل میں تو صرف یہ بات تھی کہ میرے سٹور کے علاوہ کوئی اور بڑا سٹور نہیں ہونا چاہیے۔ میں اس سٹور کا نام ''رینیول ہاؤس Renewal House'' رکھا۔ اس نام نے تو یہ بات ثابت کر دی کہ یہ نام ''نبوتی'' نام ہے۔ اس لئے کہ خدا نے مجھے نیا بنانے میں کام کیا۔

سٹور کو چلتے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا لیکن ہماری آمدنی میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ ہم ہر ماہ بنک سے قرضہ لے کر سٹور چلاتے رہے۔ پھر وہ دن بھی آ گیا جب بنک نے مزید قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے بنک فون کر کے اور قرضہ مانگنا چاہا لیکن ان کا جواب صاف نہیں تھا!۔

Experiencing Failure

ناکامی کا منہ دیکھنا

میں اپنی ناکامی کے وہ تین سال کبھی نہیں بھول سکتا۔ اب مجھے دیوالیہ پن کا احساس ہوا۔ مجھے پتہ چلا کہ مجھے بار بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ سب کچھ میری برداشت سے باہر تھا۔ میں طبعی طور پر بھی بیمار پڑ گیا اور بددلی اور ڈپریشن کا شکار ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد میں نے سٹور کو قفل لگا کر ''CLOSED'' کا لیبل لگا دیا۔ یہ میرے لئے بہت بڑا مشکل لمحہ تھا۔ میں اپنے سٹور کی کھڑکی سے سامنے کلب اور شراب خانہ کی طرف دیکھا کہ وہاں کتنا رش ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہیں ہوتی۔ کچھ ہی دیر میں اس شراب خانہ کا مالک اپنی کار میں آیا، کار کھڑی کی اور باہر آ کر سیگار لگا کر کار کے پاس کھڑا ہو گیا۔ وہ نہایت قیمتی سوٹ زیب تن کئے تھا اور سیگار سلگاتے اپنے کلب میں چلا گیا۔ اس وقت مجھے یوں لگا کہ جیسے شیطان مجھے کہہ رہا ہو کہ دیکھ جو میری خدمت کرتے ہیں میں ان کو کیا کیا دیتا ہوں۔ اب میں نے جذبات میں آ کر بنک سے پوچھا کہ میرے ذمہ کیا کچھ آتا ہے؟۔ تو ان کا جواب آیا کہ =/100,000$ (ایک لاکھ ڈالر)۔ ایک لاکھ ڈالر! میں یہ کیسے چکاؤں گا؟ میں اتنی بڑی رقم کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس ذلت سے کیسے پیچھا چھڑاؤں گا؟۔

باب نمبر 3

Limiting God

خدا کو محدود کرنا

مجھے اس وقت خدا کی تو اشد ضرورت تھی مگر میں نہیں جانتا تھا کہ کس طرح اس تک رسائی حاصل کروں۔ ایک شریعت پرست اور فرقہ پرست کلیسیا میں میری تربیت ہوئی اور ہمیں یہ سکھایا گیا کہ صرف ہماری کلیسیا ہی صحیح راستہ پر چل رہی ہے اور اگر دیگر نام نہاد کلیسیا شیطان کے چنگل میں پھنس گئی ہیں تو وہ سب کی سب واصلِ جہنم ہوں گی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ متفق نہیں ہیں۔

ہم خدا کے کلام پر ایمان رکھتے تھے۔ تاہم جس خدا نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا ہے ہم اس خدا کو نہیں مانتے تھے۔ ہمارا خدا نوستالجیہ (Nostalgia) کا خدا تھا۔ جو ہمارے دلوں میں زندہ تھا مگر عملی طور پر وہ خدا اب عمر رسیدہ ہو کر فارغ البال ہو گیا ہے یعنی سبکدوش۔ اب وہ (خدا) ایک بہت بزرگ بلکہ بزرگ تر اور بوڑھا ہوتے ہوئے آسمان میں ریٹائرمنٹ کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہ ایک خدا تھا جو پرانے اور نئے عہد نامہ میں بڑے بڑے کام اور معجزے انجام دیتا تھا۔ لیکن پہلی صدی عیسوی کے قوتِ محرکہ کا اختتام ہو گیا اور معجزات کا دور ختم ہو گیا۔

Putting God in a Box

خدا کو ایک صندوق میں بند کر دینا

اگر میں خدا کو دیکھنے کے تجربہ سے گزرنا چاہوں تو پھر مجھے خدا کے دس احکام جیسی فلم کو دیکھنا چاہیے۔ میں پھر افسردگی میں بیٹھ کر سسل بی۔ ڈی مِل Cecil B. DeMille کے کام سے لطف اندوز ہونے کی خاطر چپ صادکر بیٹھا رہوں اور پردہ میں سے خدا کو دیکھوں۔ لیکن آپ

کے کاموں کی تصاویر ہی دیکھنے کے لئے اب خدا کام نہیں کر سکتا کیونکہ اب وہ ایک Grand old man ہے۔ یہ میں نے اس کلیسیا کی بابت بات کی ہے جس میں میں خدا کے متعلق تعلیم حاصل کرتا رہا۔ اوپر بیان کی گئی مووی میں دیکھا کہ خدا نے موسیٰ سے کہا بحیرۂ قلزم کے دو حصے کر دے اور ایسا ہی ہو گیا۔ پھر بنی اسرائیل کو دن کے وقت بادل کا سایہ مہیا کرتا رہا اور رات کو آگ کا ستون روشنی کو مہیا کرتا رہا۔ میں ان باتوں کو سوچتا رہا کہ ایسے ہی خدا کی مجھے آج ضرورت ہے جو قدرت والا خدا ہو اور میری فکر کرتا ہو اور میری مشکلات میں میرا مددگار ہو۔ لیکن ہماری کلیسیا کے لوگ تو اس خدا کی عبادت کرتے تھے۔ جسے نہ میری کچھ پروا نہیں اور نہ ہی میری مشکلات سے اسے کوئی سروکار ہے۔

میری کلیسیا نے نہ صرف خدا کی قوت کو ردّ کر دیا بلکہ اس نے فوق الفطرت مملکت اور فوق الفطرت دائرہ کا انکار کر دیا میری کلیسیا نے بدروحوں کی موجودگی کا انکار کر دیا اور فرشتوں کی موجودگی اور فرشتوں کی تخلیق کو بھی ردّ کر دیا کہ فرشتے بھی پہلی صدی کے خاتمہ پر اپنے کام سے فارغ ہو گئے ہیں۔

اور ہم فوق الفطرت جنگ کے متعلق بھی کچھ نہیں جانتے۔ ہمیں سکھایا گیا کہ ہماری جنگ خون اور گوشت کی جنگ ہے۔ ہمیں خدا کے کلام کی قوت کے متعلق کچھ بھی پتہ نہیں تھا اور نہ ہی ہمیں دعا کی قوت کا کچھ پتہ تھا اور نہ ہی یسوع نام کی قدرت وقوت کے متعلق کچھ پتہ تھا۔

ہمارا ایمان تو ماضی کا قصہ ہی تھا اور صلیب کا واقعہ بھی ماضی کا واقعہ ہی تھا۔ ہمارے خدا کا تعلق نہ تو زمانہ حال سے ہے اور نہ زمانہ مستقبل کے ساتھ ہے۔ زمانہ حال کے لئے ہمارا رویہ یہ تھا کہ ہمارے خدا نے ہمیں کتاب جس میں کام کرنے کا طریقہ اور دستور موجود ہے دی۔ اور اس نے ہمیں اس طریقہ پر عمل کرنے کے لئے ذہن اور عقل دے رکھی ہے اور اب ہمیں قوانین پر چلنا اور اپنے ذہن وعقل کا استعمال کرنا ہے تا کہ ہم اپنی زندگی کے مسائل کو حل کر سکیں۔

ہمارے ایمان کا ہمارے مستقبل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ہم نے خدا کے نبوتی کلام کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ اور پھر ہم نجات بذریعہ اعمال پر بھی ایمان رکھتے تھے۔ لہٰذا ہم سب کے

سب اپنی ابدی زندگی اور ابدی منزل کے بارے میں غیر یقینی حالت میں مبتلا تھے۔ مستقبل ہمارے لئے ایک نامعلوم چیز تھی۔ ہم میں سے کسی نے کبھی بھی اس کے متعلق جاننے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔

Living in a Spiritual Vacuum

روحانی خلا میں زندگی بسر کرنا

ہمارا ایمان تو درحقیقت کلیسیا پر تھا۔ ہم نے تو کلیسیا پر اعتماد رکھا اس لئے کہ ہمیں یہ سکھایا گیا تھا کہ ہماری کلیسیا ہی باتوں میں ٹھیک اور درست ہے۔ ہمارا فخر ہماری کلیسیا پر تھا، اس لئے ہم نے تمام دوسری کلیسیاؤں کو حقیر جانا۔ ہم مناظرے کرنے والے تھے، دوسرے لوگوں کو غلط ثابت کرنا پسند کرتے تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں میں نے اپنی بائبل کے آخر میں کچھ ایسے اوراق رکھے ہوئے تھے جو ہر ایک فرقہ کے متعلق مخصوص تھے۔ ہر ایک صفحہ پر دیگر تمام فرقوں کے متعلق شواہد لکھے ہوئے تھے جن کو میں کسی بھی خاص کلیسیائی گروپ کے لئے استعمال کر سکتا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب مسیحی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا رواج نہیں تھا اور نہ ہی مسیحی کتب خانہ موجود تھے۔ ہماری کلیسیا ہمیں باقی مسیحی دنیا سے الگ تھلگر کھے ہوئے تھی۔ ہم تو صرف اپنے آپ ہی سے بات کر سکتے تھے۔

Sorting Out the Holy Spirit

روح القدس کے متعلق تحقیق

ایک دیگر سبب ہماری کلیسیا کا فوق الفطرت قوتوں اور دنیا کا انکار تھا۔ یہ روح القدس کے ساتھ سلوک اور امتیاز تھا۔ بڑی وجہ روح القدس کو نظر انداز کرنا تھا۔ ہمارے منادوں کا کہنا تھا کہ روح القدس پر کوئی بات زور دے کر کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ ''ہمارے جذبات خطرے میں پڑ جائیں گے''۔ روح القدس ہماری کلیسیا کے لئے ایک بہت ممنوع موضوع قرار دیا گیا تھا۔

میرے بچپن میں اس بات نے میرے لئے بہت مشکلات پیدا کر دیں تھیں۔ ہم صرف کنگ جیمس ورژن King James Version ہی استعمال کرتے تھے۔ تو اس میں روح

القدس کے لئے لفظ ''ہولی گھوسٹ Holy Ghost'' کا استعمال کیا گیا ہوا تھا۔ یہ میرے لئے پریشانی کا باعث بن گیا۔ تو میں نے محسوس کیا کہ ''ہولی گھوسٹ Holy Ghost'' کوئی اچھی چیز ہی ہوسکتی ہے۔ میں نے سن رکھا تھا کہ گھوسٹ Ghost تو بری روحوں یعنی بدروحوں کے لئے ہوتا ہے، اور یہ تو ہولی یعنی پاک ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہولی گھوسٹ مطلب پاک روح!۔

ایک دفعہ میرے بائبل کے سنڈے سکول کے استاد نے ہمیں یہ سکھایا کہ روح القدس ''بائبل'' ہے۔ میں نے اپنے استاد سے کہا کہ جی ٹھیک ہے۔ اور یہ کہ ایک (بے جان اور غیر ذی روح) بے جان مادہ ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں روح القدس ملنا چاہیے تو پھر ہمیں زیادہ سے زیادہ بائبل کو حفظ کرنا ہوگا۔ جتنی زیادہ آیات ہم حفظ کریں گے اتنا ہی زیادہ روح القدس کو حاصل کریں گے۔

باب نمبر 4

Reaching Out to God

خدا تک رسائی حاصل کرنا

نقطہ دراصل یہ ہے کہ 1970 میں ایک دن میں اپنے کاروبار کی ناکامی پر افسردگی کی حالت میں سوچ رہا تھا کہ مجھ پر 100,000 ڈالر کا قرض بھی ہے اور میرے پاس کوئی روحانی قوت نہیں جس کے وسیلے سے اپنی مشکلات اور بحران پر قابو پا سکوں۔

میں نے کئی سال پہلے خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا تھا اور اسی دن میں نے اپنے دل میں روح القدس کی حضوری کو جان لیا تھا۔ تاہم میں نے اس بات کو سمجھا نہ تھا۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ جب میں نے خداوند یسوع کو شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا تو اسی وقت خدا کا روح مجھ میں آیا لیکن میں اس بات کو سمجھا نہ تھا۔ اب جس طرح نئے تعمیر شدہ مکان میں بجلی کا کنیکشن لگ جاتا ہے اسی طرح میرے دل میں روح القدس آ گیا۔ اب اس نئے تعمیر شدہ مکان میں بجلی موجود ہے اور بجلی کا میٹر بھی موجود ہے۔ لیکن ''میٹر کا بٹن'' نہیں دبایا گیا یعنی سوِچ آن نہیں کیا گیا۔

لیکن اس سے پہلے میں آپ کو بتانا بھول گیا کہ میں نے خودکشی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور میں خدا سے بھی ناراض ہو کر بیٹھ گیا۔ کئی دنوں تک میں اس بارے میں سوچتا رہا اور ایک دن اچانک میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ میں خدا کو بھی آزما کر دیکھ لوں؟۔

Calling for Help

مدد کے لئے پکار

میں نے فون پر اپنے سب دوستوں کو بلایا اور کہا کہ میرے ساتھ دعا کریں۔ وہ سب

آ گئے اوران میں سے ہرایک نے باری باری دعا کی ۔لیکن ان کی دعا میں زندگی نہ تھی۔سب کی بےاعتقادی کی دعائیں تھیں تو میں نے غصے میں کہا''بس کرو! مجھے ایسی دعاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب دعائیں بے معنی ہیں۔آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں کہ مجھے ایک معجزہ کی ضرورت ہے!۔ ہم پھر سے دعا کرتے ہیں''۔اس بار کچھ ایمان کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔میں تو ان الفاظ کا یقین ہی نہیں کر سکا جو اس وقت میرے منہ سے ادا ہوئے۔میں نے کہا کہ پھر سے دعا کریں اور میرے دوستوں نے پھر سے دعا کرنا شروع کر دی۔

تو اگلی صبح خدا نے معجزہ کر دیا۔خدا نے میری زندگی کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اور آپ اپنی ساری زندگی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح خدا ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔

Being Shaped by God

خدا کے ذریعہ صورت کا تبدیل ہو جانا

آپ نے دیکھا کہ جب خدا مدد کی پکار کو قبول کر لیتا ہے تو وہ آپ کے باطن میں کام کرنا شروع کرتا ہے اور اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے اور وہ انسان کے اندر والے انسان یعنی باطنی انسان میں کام کرنا شروع کرتا ہے۔وہ انسانی فطرت کو جو گناہ آلودہ ہے بدل کر روحانی فطرت عطا کر دیتا ہے۔

انسان تو باہر سے کام شروع کرتا ہے لیکن خدا کا اپنا طریقہ ہے۔وہ اندر سے کام کر کے بیرونی انسان پر اثر کرتا ہے تا کہ اس کے کام بدل جائیں۔لیکن پہلے وہ انسان کے دل میں کام کرتا ہے پھر بیرونی آدمی یعنی انسان پر کام کرتا ہے۔

میں نے معجزہ کا ذکر کیا ہے تو آپ سمجھے ہوں گے کہ کوئی میرے سٹور میں داخل ہوا اور اس نے میری تمام چیزوں کو خرید لیا اور وہ 100,000 ڈالر کا چیک میرے ہاتھ میں تھما گیا ہو۔جی ہاں یہ بھی ہو سکتا تھا اور ہو سکتا ہے۔

لیکن خدا نے میری دعاؤں کا معجزانہ طور پر جواب دیا۔ لیکن اس نے اپنے طریقہ سے جواب دیا۔ اس نے وہ طریقہ استعمال کیا کہ مجھے اپنے پیارے بیٹے کی شکل پر بدل دیا اور بدل رہا ہے۔

باب نمبر 5

A Transforming Miracle

تبدیل کر دینے والا معجزہ

اگلی صبح جب میں اپنے سٹور میں فون پر کسی خریدار کی تلاش میں فون کو گھما رہا تھا تو دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک مشرقی جوڑا کھڑا ہے اور آدمی کچھ چبا رہا ہے۔ میں نے دروازہ پر لٹکے ہوئے سائن کی طرف اشارہ کیا اور اس سے کہا کہ آپ واپس مڑ جائیں، دروازہ پر لکھا ہوا ہے کہ کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ اس آدمی نے پھر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ مجھے اس پر شدید غصہ آیا کہ یہ آدمی ان پڑھ ہے، یہ دیکھ نہیں سکتا کہ دروازہ پر کیا لکھا ہے؟۔ میں فون رکھ کر دروازہ پر گیا اور اس سے کہا کہ آپ پڑھ نہیں سکتے کہ سٹور بند کر دیا گیا ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ جی ہاں میں جانتا ہوں کہ آپ نے کاروبار بند کر دیا ہے۔ لیکن میں تو آپ کا خریدار ہوں۔ ''ٹھیک ہے ٹھیک ہے''۔ میں نے یہ کہہ کر انہیں سٹور کے اندر آنے دیا اور میں واپس اپنے فون پر کسی سے باتیں کرنے لگ پڑا اور وہ مشرقی جوڑا سٹور میں چیزوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ جب میں نے فون بند کیا تو وہ آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ''شکریہ جناب آپ نے مجھے اپنے سٹور کو ملاحظہ کرنے دیا''۔ پھر اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا ''جناب بات کچھ یوں ہے کہ مجھے خریدنے کے لئے آپ کے سٹور سے کوئی چیز نہیں چاہیے کیونکہ میں خود ایک مختلف قسم کا کاروبار کرنا چاہتا ہوں۔

A Probing Question

زخم کو چھونے والا سوال

میں ان دونوں کو دروازہ تک الوداع کہنے کے لئے گیا، خاتون تو باہر چلی گئی لیکن آدمی

باہر جاتے جاتے رک گیا اور مجھ سے کہا ''میں نے جان لیا ہے کہ آپ روحانی طور پر پریشانی کا شکار ہیں، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کے متعلق آپ سے گفتگو کروں؟''۔اسی وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ ''گفتگو! یہ آدمی ہوتا کون ہے جو مجھ سے یوں بات کر رہا ہے''۔ میں نے بہترین مسیحی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ اسے کیسے سمجھتے ہیں؟۔اس نے کہا کہ اس سٹور کی اہلیت سے میں نے جانا کہ آپ ضرور ایک مسیحی ہیں اور چونکہ میں بھی مسیحی ہوں لہٰذا میں پہچان گیا کہ آپ کو مدد کی ضرورت ہے، تو کیا آپ جو کچھ خداوند یسوع نے میرے لئے کیا، اگر میں آپ کے ساتھ ان باتوں کی گواہی پیش کروں تو آپ بُرا نہیں مانیں گے؟۔

میں اس کی گواہی اور کہانی سننا پسند نہیں کرتا تھا تاہم یہ ایسا ہی تھا کہ اگر کوئی آپ سے کہے کہ آپ کے لئے کرنا چاہتا ہوں تو نہ چاہتے ہوئے بھی میں اس کو منع نہ کر سکا۔تاہم میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا ''میں بہت مصروف ہوں''۔تو اس شخص نے فوراً کہا کہ ''میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا، بس ایک لمحہ''۔ مجھے مجبوراً اسے کہنا پڑا ''ٹھیک ہے آپ اپنی بات جلدی شروع کریں''۔اس نے پیچھے مڑ کر اپنی ساتھی خاتون سے کچھ اجنبی زبان میں کچھ کہا اور وہ چلی گئی اور ہم دونوں میرے دفتر میں چلے گئے۔وہاں اس آدمی نے اپنا بازو میرے کندھے پر رکھ کر مجھے دلاسہ دینے کے انداز میں تھپتھپایا۔ مجھے اس کی یہ حرکت بھی شدید بری لگی۔اور پھر اس نے اپنی گواہی یا کہانی سنانا شروع کی۔

A Fascinating Story

دل موہ لینے والی کہانی یا گواہی

اس نے اپنی کہانی یوں شروع کی کہ جب میں ابھی ایک چھوٹا سا لڑکا ہی تھا تو ایک دن میرے والد بہت گھبراہٹ میں گھر آئے، ان کی آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا۔ جب ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ''کیمونسٹ آ رہے ہیں اور وہ ہم سب کو قتل کر دیں گے کیونکہ ہم سب حقیقی مسیحی ہیں!''۔انہوں نے ہم سے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک تکیہ کے دو دو غلاف لے کر نیچے رہائشی کمرے میں آئے۔ جب ہم وہاں کمرے میں پہنچے تو میرے والد یہاں وہاں اِدھر اُدھر

بھاگ رہے تھے۔ جو کچھ وہ اکٹھا کر رہے تھے انہوں نے وہ لا کر کمرے میں رکھ دیا اور ہم سے کہا کہ اب ان چیزوں کو تکیوں کے غلافوں میں بھر لو، بھر کر اوپر سے اچھی طرح بند کر لو۔ ہمارا خاندان امیر اور دولت مند خاندان تھا، لیکن اس دن ہم کچھ چیزیں ہی اکٹھی کر کے تکیوں کے غلاف اٹھا کر جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہم نے اس وقت اپنے آپ کو خداوند کے حوالے کر دیا کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا کریں گے اور ہم اپنے خاندان کے بارہ (12) افراد تھے۔ آخر کار ہم تین ہفتوں کے بعد ہنوئی سے ساگون پہنچے اور خداوند نے ہمیں رہائی دی۔ اس لئے ہم نے خداوند کا شکر کیا اور خوشی منائی۔

A Repeat Performance

دوسری مرتبہ معجزہ

ہم نے اپنی زندگی کا پھر سے آغاز کیا۔ ایک دن جب میں پنے گھر آیا تو میں نے اپنے بوڑھے والدین کی آنکھوں میں وہی خوف دیکھا۔ ''اپنے تکیہ کا غلاف لو''۔ میں سمجھا کہ شاید پھر سے کیمونسٹ آ رہے ہیں۔

''آپ کو معلوم ہو کہ میں اب امریکی ایمبسی میں ترجمان کی حیثیت کا کام کر رہا تھا اور اپنے خاندان کی بہتر طور پر کفالت نہیں کر سکتا تھا۔ اور میں ان کے بغیر کہیں بھی نہیں جا سکتا تھا۔ تو ایک دفعہ اور بھاگنا پڑا کیونکہ اگر ہم وہاں رہتے تو لوگ جانتے تھے کہ میں امریکن ایمبسی میں کام کرتا ہوں تو اس وجہ سے ہم سب قتل ہونے کے خطرے میں تھے۔ ہم بھاگ کر ایک جزیرہ میں پہنچے، پھر ہم خداوند سے دعا کرنے لگے کہ خداوند اس مصیبت سے بھی ہمیں رہائی دلا۔ کئی دنوں کی آوارہ گردی کے بعد ہم جنوبی چین کے سمندر تک پہنچے۔ وہاں ہمیں پتہ چلا کہ ایک کشتی پناہ گزیروں کو لے کو چلنے ہی والی ہے۔ تو ہم بھی اس کشتی میں سوار ہو گئے۔ یوں خداوند نے ہمیں دوسری مرتبہ بچایا۔

لیکن جب کشتی سمندر میں چل رہی تھی تو وہ ڈوبنے لگی اور سواریاں ایک دوسرے پر گرتی پڑتی تھیں۔ یہ بہت ہی گھبراہٹ کا موقع تھا۔ سب لوگ ایک دوسرے کو دھکیل رہے تھے اور کئی

ایک نے اپنے بچوں کو سمندر میں ہی پھینک دیا۔ ہم ایک دفعہ پھر خداوند کے حضور گھٹنوں کے بل ہو گئے اور خداوند سے مدد مانگنے لگے۔ پھر ہم نے یہ دیکھا کہ ایک تجارتی جہاز ہماری طرف آ رہا ہے۔ اس نے تمام زندہ رہنے والوں کو جہاز پر بٹھایا اور چلتا بنا۔ یوں خداوند نے ہمیں تیسری دفعہ موت سے بچایا۔

وہ جہاز ہمیں فلیپائینز Philippines لے کر چلا گیا جہاں اور بھی بہت سے مہاجرین کیمپ میں موجود تھے۔ ہم نے یہ دعا کی کہ خداوند اب ہمیں ایک نیا گھر عطا کر۔ ایک سال بعد ہمیں یہ خبر ملی کہ فلیپائینز میں ایک بائبل چرچ ہماری کفالت قبول کر رہا ہے۔ یوں خدا نے ہمیں چوتھی دفعہ بچایا۔ لہٰذا اب ہم آپ کے پاس، ایک نئی سرزمین میں ایک نئی زندگی شروع کر رہے ہیں۔ خدا بہت شفقت کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہم سب سے محبت کرتا ہے اور وہ ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اس پر بھروسہ رکھیں وہ آپ کی ضرور مدد کرے گا اور وہ آپ کو آپ کی مشکلات سے بھی آزاد کرے گا۔ وہ آپ کے لئے ضرور کوئی راستہ نکالے گا۔

A Changed attitude

تبدیل شدہ رویہ

میں نے اب اس آدمی کو آنسو بھری آنکھوں سے دیکھا اور پھر میرے بازوؤں نے اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور میں نے اس بات کے لئے اس کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اپنی کہانی سنانے پر زور دیا حالانکہ میں اس کو سننا پسند نہیں کرتا تھا۔ جب وہ چلا گیا تو سب کچھ تبدیل ہو چکا تھا۔ ابھی تک ظاہر میں کچھ تبدیل نہیں ہوا تھا۔ ابھی بینک کا قرض باقی تھا۔ جو کچھ بدلا تھا وہ میں بذاتِ خود تھا۔

میری تو وہ مشکلات نہیں تھیں جن مشکلات میں وہ آدمی گھرا ہوا تھا۔ اس کی زندگی بار بار موت کے خطرے میں مبتلا ہوئی۔ اگر خدا میں اس کی مشکلات کو حل کرنے کی قدرت ہے تو وہی خدا یقیناً میری مشکلات کو بھی اپنے ہاتھ میں لے کر حل کر لے گا۔

باب نمبر 6

Discovering God

خدا کو شخصی طور پر جاننا

خدا نے میری توبہ کو تو حاصل کر لیا، تاہم ابھی تک اس نے مجھے حاصل نہیں کیا۔ ان سالوں میں جن میں میں خدا سے بھاگتا رہا، میں اپنے گناہ آلودہ رویہ میں ترقی کرتا رہا۔ میرے خیالات اور میری عادت بگڑتی گئی۔ میں غرور اور ہوس میں ہی ترقی کرتا گیا اور روزمرہ کی زندگی میں چڑچڑا اور غصیلہ اور دنیوی کامیابی اور مال و دولت کی حرص میں ابھی تک مبتلا تھا۔

مجھے لمبے راست کو طے کرتا تھا تا کہ میں خدا کے کام کے لئے کارآمد خادم بن سکوں اور خدا کی لائق طور پر خدمت انجام دے سکوں۔ مجھے ایک ایسے خدا کو جان لینے کی ضرورت تھی جو ایک شخصی اور انسان کی ذاتی زندگی میں اس کی دیکھ بھال اور پروا کرنے اور اس کو شخصی مشکلات میں سے نکالنے پر قادر اور قوت مند ہو۔ اور پھر مجھے اپنے آپ کو جاننے کی بھی ضرورت تھی تا کہ میں خود کے متعلق جان سکوں کہ میں کون ہوں؟۔

اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ مجھے کس طرح اپنے آپ کو خدا کے تابع اور حوالے کرنا ہے۔ اور پھر کس طرح روح القدس کی قدرت اور قوت کو حاصل کر کے زندگی گذارنا ہے۔ گوشت اور خون سے نہیں بلکہ کس طرح خدا سے قدرت اور وقت حاصل کرنا ہے۔

Viewing the Bible Differently

بائبل مقدس کا مختلف نظریہ سے مطالعہ

خداوند نے مختلف انداز میں اپنے کلام کی بھوک و پیاس میرے دل میں ڈالی۔ میں نے بائبل مقدس پر ایمان رکھنے والی کلیسیا میں پرورش پائی، علمِ الٰہیات کی بنا پر ہم یہ مانتے تھے کہ

بائبل مقدس الہام کے ذریعہ سے دی گئی ہے یعنی یہ خدا کی طرف سے ظاہر کیا گیا خدا کا کلام ہے اور ہم پاک صحائف کی سچائی پر قائم تھے۔ لیکن عملی طور پر ہم ریتوں اور رسموں کو خدا کے کلام سے زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ اصل میں ہم پاک صحائف کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

جب خدا کا کلام ہماری تعلیم کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا تھا تو اس وقت ہم اس کے روحانی معنی نکالتے اور یہ کہہ دیتے کہ حصہ کلام کا یہ مطلب تو نہیں۔ ہم یہ کہتے ہوئے یہ دلیل دیتے کہ اس کا تو زمانہ ہی گذر چکا ہے اور یہ حصہ کلام اب چھوڑ دیا گیا۔ پہلی صدی تک ہی یہ استعمال ہوتا تھا، جونہی پہلی صدی کا خاتمہ ہوا تو یہ حصہ کلام کا کام بھی اختتام پذیر ہوا۔ جب میں نے بائبل مقدس کو اب پڑھنا شروع کیا تو خدا کے روح نے میری دوسرے طریقہ سے اسے پڑھنے میں رہنمائی کی تو میں نے اسے پڑھنے میں دلی خوشی محسوس کی۔ جونہی میں نے اس کو پڑھنا شروع کیا تو میں کئی نئی اور حیران کن باتوں کو دریافت کیا۔ مثال کے طور پر نبوتِ بائبل صحیح احساس پیدا کرتی ہے کیونکہ جو کچھ بائبل مقدس میں لکھا ہے اس کے کچھ معنی ہیں۔

حقیقت میں تمام کی تمام بائبل مقدس میرے لئے زیادہ سے زیادہ بامعنی بنتی گئی اور جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ میرے لئے ہر ایک دن کی رہنمائی کے لئے لکھا ہوا ہے۔ چونکہ میں نے ایک تربیت یافتہ شخص ہوتے ہوئے ہر ایک معاملہ کے لئے بائبل مقدس سے رہنمائی حاصل کرنا سیکھ لیا، اب مجھے پتہ چل گیا کہ یہ اس لئے لکھی گئی تا کہ اس پر ایمان لا کر اس پر عمل کیا جائے۔

یہ بات مشکل تو تھی لیکن میں نے بے لاگ طور پر اسے جاننا سمجھا اور اس کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ بائبل مقدس خدا کا کلام جو آئینہ ہے یہ میرے لئے روحانی آئینہ بن گیا اور اس سے میں نے یہ سیکھا کہ مجھے بھی خداوند یسوع مسیح کی طرح بننا ہے۔

Seeing God in a New Way

خدا کو نئی طرح سے دیکھنا

میں نے خدا کے متعلق کچھ بہت ضروری باتوں کو دریافت کر لیا۔ پہلی بات جو مجھے معلوم ہوئی وہ یہ تھی کہ خدا لاتبدیل ہے اور وہ ہمیشہ یکساں ہے (ملاکی 6:3 اور عبرانیوں 8:13)۔

یہ دریافت میرے لئے بڑی بات تھی کیونکہ خدا ابھی تک کام کر رہا ہے اور وہ سبکدوش نہیں ہوا اور ابھی تک زندہ خدا ہے اور سب چیزوں کو اپنی قدرتِ کاملہ سے سنبھال رہا ہے۔ اور یہ وہی خدا ہے جس نے بائبل مقدس میں اپنے آپ کو ظاہر کیا اور یہ خدا کا ظاہر شدہ کلام ہے-The revealed word of God۔ اور خدا قادرِ مطلق اور وہ شخصیت ہے جو سب کی فکر کرتا اور خیال رکھتا ہے۔ اور جو تاریخِ عالم میں بھی اس انسانی زندگی میں ذاتی طور پر مداخلت کرتا ہے اور جو اس کو ڈھونڈتے ہیں ان کے ایمان کے مطابق ان کو بدلہ دیتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اس خوشی پر قابو پایا جو میں نے ان دریافتوں کے سبب سے حاصل کی۔

Trusting the Lord's Discipline

خداوند کی تنبیہہ وتربیت کا تجربہ

میرے کاروبار کے ناکام ہونے کے دنوں میں خدا کا کلام ہی میرا استاد نہیں تھا بلکہ خداوند نے مجھے سدھایا بھی اور ایک نئی شکل میں ڈھالا بھی۔ میں نے اپنے کاروبار کے تمام اثاثہ جات ضائع کر دیئے لیکن ابھی میرے اوپر قرض کے ساٹھ ہزار ڈالر (60,000) باقی تھے۔ میں نے بینک کے ساتھ ایک معاہدہ کیا کہ میں دس ہزار ڈالر (10,000) ماہانہ ادا کیا کروں گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے خاندان کو نہایت قلیل آمدنی پر گزارا کرنا تھا۔ تو اس سے ایک ہی رات پورے خاندان کی زندگی کا طریقہ ہی بدل کر رہ گیا۔ میرے کاروبار سے پہلے ہماری زندگی کا رہن سہن بڑا امیرانہ تھا۔ میں ہمیشہ بڑا گھر اور بڑی اور لمبی گاڑی رکھنا پسند کرتا تھا، مگر اب یہ سب کچھ ہمارے لئے ایک خواب بن کر رہ گیا۔ اور اب جو کچھ میں کماتا تھا وہ قرض کی قسط کی ادائیگی میں چلا جاتا تھا۔ لہٰذا اب ہمارا گزارا میری بیوی کی آمدنی پر ہی ہوتا تھا۔

یہ خداوند کی تربیت اور تنبیہہ تھی۔ یہ بات کچھ آسان تو نہ تھی تاہم یہ بھی ایک دوسری طرح کی روحانی تربیت ہی تھی۔ اور ہم نے یہ سیکھا کہ کس طرح سادگی سے زندگی بسر کرنا ہے۔ اور یہ کہ کس طرح ہم نے اپنی برکتوں کے لئے شکر ادا کرنا اور کس طرح خداوند جو کچھ ہمیں دیتا ہے اسی میں ہم نے خوش رہنا ہے۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنے کاروبار کی ناکامی کے بعد سے سیکھا۔

Playing at Christianity

مسیحیت کے ساتھ کھیل

لیکن ابھی ہم فلاحی یا تہذیبی مسیحی ہی تھے۔لیکن میرا مطلب یہ ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں مسیحی گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے۔ایک ہی کلیسیا میں ہماری تربیت ہوئی تھی اور مسیحی اقدار کو بھی ہم نے اپنا رکھا تھا۔غرض ہم ایک ایسا امریکن خاندان تھے جو باقائدگی سے مسیحی ریتوں اور رسموں کا پابند تھا۔مطلب یہ ہے کہ ہم خداوند کے خصوصی شاگرد تھے یعنی ہم چرچ بھی جاتے تھے اور دیگر غیر مسیحی کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ہم نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول تو کرلیا تھا مگر اپنی زندگی کا مختار اور مالک قبول نہیں کیا تھا۔ہم نے خدا کے روح کو اپنی زندگی میں حاصل تو کرلیا تھا مگر اپنی زندگی کا مختار اور مالک قبول نہیں کیا تھا۔ہم نے خدا کے روح کو اپنی زندگی میں حاصل تو کرلیا تھا تاہم خدا کے پاک روح کی قوت کو کام کرنے لئے لئے اجازت نہیں دی تھی۔میرے لئے خدا کا روح میرے زندگی میں بس تو رہا تھا لیکن وہ میری زندگی کا مختار نہیں تھا۔وہ میری زندگی میں رہتا تو تھا تاہم میری زندگی کی نمائندگی نہیں کرتا تھا۔میں اپنی زندگی کے تخت پر خود براجمان تھا نہ کہ خدا کا پاک روح۔

مجھے تاحال خداوند کی تربیت کی ضرورت تھی ۔ میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ مجھے ہر قدم خداوند کی مرضی کو جاننے کی سمت میں اٹھانا چاہیے۔میں خداوند کے کلام کی ارونگ ٹیکساس میں منادی کرتا تھا لیکن جب میرا کاروبار ناکام ہوا تو اس وقت انہوں نے مجھے پورا وقت اور مکمل پاسٹر کی خدمت کی پیشکش کی، جسے میں نے قبول کرلیا۔

Moving a Step Closer

ایک اور قدم آگے

بالآخر میں نے اپنی زندگی خداوند کو دے دی اور میں نے امید کی کہ اس سے خداوند کی برکت مجھے حاصل ہوگی۔میں باطنی تسلی کے لئے ادھر ادھر دیکھتا رہا جس کی مجھے اشد ضرورت تھی کہ

میں کسی خلافِ توقع اس کا طالب تھا۔

میں نے یہ سیکھ لیا کہ خداوند مجھے موثر طور پر استعمال نہیں کرسکتا کیونکہ میں نے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے ذریعہ معاش کو تو خداوند کے سپرد کر دیا تھا لیکن اپنے آپ کو نہیں کیا تھا۔ ابھی تک میری زندگی میں بے شمار گناہ جن کو میرے لئے ان سے منہ موڑنا بہت مشکل تھا۔ میرے دل میں ابھی تک اپنی مرضی پر چلنے کی خواہش موجود تھی۔

میں نے کلیسیا کو بھی اسی طرح چلانے کی کوشش کی جس طرح اپنے کاروبار کو اور یونیورسٹی کو چلاتا تھا۔ اسی طرح کلیسیا میں کام کروں۔ میں نے اہداف کو مقرر کیا اور کمیٹیوں کو بھی منتظم کیا اور لوگوں کو اپنی مرضی پر چلانے کی کوشش کی اور پھر مجھے ایک مستقل مقابلہ کا سامنا کرنا پڑا۔

میں تو پاک روح سے معمور نہیں تھا اور نہ ہی مجھے روح کی نعمتوں کی کچھ واقفیت ہی تھی۔ میں تو جسمانی ہوتے ہوئے کام کر رہا تھا۔ یہی کچھ مجھے معلوم تھا۔

خدا مجھے ان تین برسوں میں جو میں نے کلیسیا کی خدمت میں گزارے مجھے بہت برکت سے نوازا۔ جس طرح میں نے پہلے بیان کیا خدا نے مجھے اپنے کلام میں غوطہ زن کیا۔ اس نے میری آنکھوں کا ان چیزوں پر نگاہ ڈالنے کے لئے کھولا جس کا تعلق خدا کے روح سے ہے۔ اور اس نے میری زندگی میں جو گناہ تھے ان پر غالب آنے کے لئے کام شروع کر دیا اور اس مستقل مقابلہ کے ذریعہ سے خدا نے مجھے میری ذات کے متعلق بھی بہت کچھ سکھایا۔ میں نے اپنے اور لوگوں کے متعلق بھی بہت کچھ سیکھا۔

Undergoing a Family Crisis

ایک خاندانی بحران سے گزرنا

اس خدمت کے اختتام کے قریب خداوند نے پھر سے حالات پیدا کئے کہ میرے خاندان میں ایک واقع ہوا۔ میری چھوٹی بیٹی نشہ آور چیزوں کے استعمال میں پھنس کر رہ گئی۔ اس کی پوری کی پوری شخصیت بدل کر رہ گئی۔ اس کے سکول کے کام پر بہت برا اثر پڑا اور بات بات پر خاندانی جھگڑوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔

نشہ کی تمام علامت ہماری بیٹی میں عیاں تھیں لیکن ہم نے ان کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ خاندان میں بہت برا وقت تھا۔

اس بات نے خاندان پر بہت برا اثر ڈالا اور آخر کار وہ دن بھی آ گیا جب ہماری بیٹی گھر سے غائب ہوگئی جب کہ اس کی عمر صرف سولہ (16) سال تھی۔ ہم نے اس کی بڑی تلاش کی مگر کچھ اتا پتا نہ چلا۔ ایک دن میں اور میری بیوی دونوں نے اپنے بستر کے قریب ہاتھ اٹھا کر گڑگڑا کر یوں دعا کی کہ:

''خداوند ہمارا بھروسہ تو تجھ پر ہے،
ہم نہیں جانتے کہ ہماری بیٹی کہاں ہے،
لیکن وہ تیری نظروں کے سامنے ہے،
خداوند ہم پر رحم کر اور ہماری بیٹی کو گھر واپس لا،
خداوند ہم نہیں جانتے کہ وہ زندہ بھی ہے یا مردہ ہے،
اے خداوند ہماری مدد کر!''

ہمیں پتا چلا کہ ہماری بیٹی زندہ ہے اور تندرست ہے۔ وہ ریاست انڈیانا Indiana کے چھوٹے سے قصبہ میں کام کر رہی ہے۔ ہم اس وقت موت کے سایہ کی وادی سے گزر رہے تھے اور ہم نے یہ جانا کہ خداوند ہمارے ساتھ چل رہا ہے اور اس کی لاٹھی اور عصا سے ہمیں تسلی ملتی رہی۔

Feeling Confused

پریشانی اور الجھن کا شکار

روح القدس سے معموری کے تجربہ نے مجھے اس لائق کیا کہ میں روح القدس کے اور اس کی نعمتوں کے بارے میں گہرائی سے مطالعہ کروں۔ اس سے مجھ پر یہ ظاہر ہوا کہ میرے پاس پاسبان کے عہدہ پر کام کرنے کی نعمت نہیں ہے۔ پھر میں نے خداوند سے شکوہ کیا کہ خداوند آپ نے کیوں اپنی خدمت کے لئے بلایا جب میرے پاس یہ کام کرنے کے لئے قوت ہی نہیں ہے؟۔ میں خداوند کے آگے آگے قریباً سال تک دوڑتا رہا۔

پھر میں نے فیصلہ کیا کہ جو مجھے اوکلا ہوما یونیورسٹی میں وائس پریذیڈنٹ کی پیشکش ہوئی ہے میں اس کو قبول کرلوں، جس کا تعلق ایک کلیسیا کے ساتھ بھی ہے۔ اب خدا نے مجھے بیابان میں رکھنے کے تجربہ سے گذارنے کا کام شروع کر دیا۔ یہ خداوند نے یوں کیا کہ اس نے مجھے پہاڑی علاقہ کے مرکز میں رکھا۔

باب نمبر 7

Wrestling with God

خدا کے ساتھ کُشتی

جس ملازمت کی پیشکش کی گئی تھی وہ تو لاجواب تھی۔ تاہم اس کے متعلق میرے سامنے کچھ شکوک وشبہات تھے۔ یونیورسٹی جس کلیسیا کے ماتحت تھی وہ آزاد تھیولوجی کی حامی تھی۔ میرے دل میں اس بات کے لئے تحفظات تھے۔

یہ بات میں اپنے نئے تعین شدہ پریذیڈنٹ کے سامنے رکھی۔ اس نے کہا کہ یونیورسٹی کا چرچ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم اپنے کام سے کام رکھیں گے۔ ہم اعتدال پسند ہیں۔ ہم نواحی کلیسیاؤں میں کام کریں گے تاکہ وہ کلیسیائیں بھی ہماری مدد کر سکیں۔

Wilderness Experience

بیابان کا تجربہ

مجھے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ جس طرح سیاست میں اسی طرح مذہب میں لفظ ''اعتدال پسندی'' کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ چونکہ میں شروع ہی سے شک وشبہات کا شکار تھا تو میں نے فیصلہ کیا کہ ایک کمرہ کرایہ پر حاصل کروں۔ حالات کا جائزہ لوں اور آئندہ کے چھ ماہ میں نے اکیلے رہنا پسند کیا۔ اپنے خاندان کو اپنے ساتھ نہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا اور ہر ہفتہ ڈیلس Dallas جاتا رہا۔ میں نے یہ کبھی نہ سمجھا کہ خدا مجھے اس جگہ رکھنا چاہتا ہے جو میرے لئے فائدہ مند ہے۔ میں تنہائی میں رہتا اور خدا کے ساتھ وقت گذارتا تھا اور بیابان کا یہ ایک نیا تجربہ تھا۔

ہر ایک رات کو میں اپنا دل خداوند کے ساتھ انڈیلتا تھا۔ میرے الفاظ کچھ یوں ہوا کرتے تھے:

''اے خداوند،

تو نے مجھے یہاں کس لئے رکھا ہے؟

میں بہت تنہا، خالی اور پریشان حال ہوں،

مجھے بتا کہ تیری مرضی میرے لئے کیا ہے؟

اے خداوند میں تھک گیا ہوں،

خداوند مجھ پر اپنی مرضی ظاہر کر۔

ہر ایک رات کو میں آنسو بہاتا اور خدا کے آگے اپنا دل انڈیلتا رہا۔

میں تیری آواز تو سنتا ہوں اور تو مجھے تسلی دیتا ہے

کہ میں تیرے دشمنوں اور دوستوں دونوں کو تیرے لئے مدد کا وسیلہ بناؤں گا۔

تیرا حکم ہے کہ میں یہ منادی کروں کہ

''یسوع بہت جلد آ رہا ہے''۔

''تیرا کلام میری ہڈیوں میں جلتی آگ کی مانند ہے

میں ضبط کرتے کرتے تھک گیا۔

اب مجھ سے رہا نہیں جاتا''

(یرمیاہ 9:20)

میری خبر تو یہ تھی کہ خدا فرماتا ہے کہ تجھے ایمان پر چلنا ہے۔ میں نے ایمان پر بہت پیغامات دیئے ہیں، بہتوں کو ایمان پر چلنے کی تعلیم دی ہے، لیکن اب پھر مجھے کہا ہے کہ ایمان پر چلنا اور میری خدمت کرنا۔ میں نے تجھے بلایا اور میں ہی تیرے لئے مہیا کروں گا۔ خداوند کی دلچسپی تو صرف وفاداری ہی ہے۔

Continuing Resist

مسلسل مزاحمت

میں خداوند کے ساتھ مسلسل مزاحمت کر رہا تھا۔ جب میں نے پیچھے نگاہ کر کے دیکھا تو

لیت ولعل میں میں الجھ کر رہ گیا۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں بھی خداوند کو آزمالوں کیونکہ اس کے کلام میں لکھا ہے:

''آزما کر دیکھو خداوند کیسا مہربان ہے۔
مبارک ہے وہ جو اس پر توکل کرتا ہے''
(زبور 8:34)

باب نمبر 8

Surrending to God

خود کو خدا کے حوالے کر دینا

ایک دن ان سب روحانی جدو جہد کے بعد میں نے ایک پارسل حاصل کیا جو میرے ایک بڑے پرانے دوست نے بھیجا تھا۔ اس کے بیچ میں ایک ایسی کیسٹ تھی جو پیٹ رابرٹ Pat Robert نے ریکارڈ کی ہوئی تھی۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ ''کس طرح خدا کی رہنمائی حاصل کی جاتی ہے''۔

مجھے بعد میں پتہ چلا کہ رابرٹ نے بارہ کیسٹوں کا ایک سلسلہ جاری کیا جس میں اس نے خدا کی رہنمائی حاصل کرنے پر سیر حاصل پیغام ریکارڈ کئے تھے۔ جیسے ہی میں اس ٹیپ کو دیکھ رہا تھا تو اچانک میری نظر ایک جملہ پر آ کر ٹھہر گئی۔ ٹیپ کے درمیان میں رابرٹ نے رائے پیش کی کہ اگر آپ اپنے مقصدِ زندگی کے لئے سوچ رہے ہوں یا پس وپیش میں پڑے ہوئے ہوں اور آپ نے خدا کی آواز سنی ہو کہ اس نے تجھے کیا کرنے کے لئے کہا ہے تو پھر آپ کو رہنمائی کے لئے اس کو آزمالینا چاہیے جس طرح پرانے عہد نامہ میں کوئی بات بھی دو یا تین گواہوں سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح آپ بھی دو یا دو سے زیادہ اشخاص کو دعا کرنے کے لئے پکاریں۔ اگر دو شخص آپ کے ساتھ متفق ہوں تو آپ سمجھ لیں کہ خدا نے آپ کے ساتھ جو بات کی ہے اسے بلا چوں و چراں پورا کرنا ہے۔

Launching an Experiment

ایک تجربہ کا آغاز

میں نے فون اٹھا کر ایک ایسے آدمی سے رابطہ کیا جس کا نام باب Bob تھا۔ میں نے

باب سے کہا کہ شاید آپ مجھے خالی از عقل ہی سمجھیں تاہم خدا نے مجھے اپنی خدمت کے لئے بلایا ہے اور خدا نے مجھے کہا ہے کہ اپنی ملازمت کو چھوڑ کر ایمان پر قدم اٹھا اور منادی کر کہ ''خداوند یسوع جلد آ رہا ہے''۔

''یہ تو بڑی عظیم بات ہے''۔اس نے جواب دیا۔

''اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہے؟ حکم کریں؟''۔

''میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے تین دن دعا کریں''۔ میں نے کہا''۔''اور پھر تین دن کے بعد مجھے فون کریں کہ اس بارے میں خداوند نے آپ کو کیا جواب دیا ہے''۔

وہ میرے ساتھ متفق ہوا اور یہ تین دن میرے لئے اس طرح گزرے جیسے تین سال گزر رہے ہوں کہ میں اس کے فون کا انتظار کرتا رہا۔تیسرے دن کی شام کو اس نے مجھے فون کیا۔

''ڈیوڈ!''اس نے کہا۔''بہتر ہے کہ آپ بیٹھ جائیں''۔

''کیا مطلب؟''میں نے جواب دیا۔

اس نے مجھے سے یوں کہا کہ''میرا مطلب ہے کہ خدا نے مجھے آپ کی بلاہٹ کے بارے میں ایک مثبت اور واضع پیغام دیا ہے اور ممکن ہے کہ آپ کو یقین آئے یا نہ آئے''۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا نے اس بات کے لئے کہ آپ ایمان پر قدم اٹھا رہے ہیں میرے دل پر بہت اثر ڈالا ہے۔لہٰذا میں نے ان تین دنوں میں اپنے دو دوستوں سے آپ کی بلاہٹ کی بات کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم برادر ڈیوڈ ریگن کی اگر وہ ایمان پر یسوع مسیح کی خدمت کے لئے قدم اٹھاتے ہیں تو ہم ہر ماہ آٹھ سو(800) ڈالران کی سپورٹ کیا کریں گے۔یہ وعدہ پہلے سال کے لئے ہے، پھر وہ دوسرے سال کے لئے دیکھیں گے کہ خداوند کیا فرماتا ہے۔''

یہ سن کر میں تو حیران و ششدر ہی رہ گیا اور میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ میں اس کا اور اپنے خداوند کا کس طرح شکریہ ادا کروں!۔

اور پھر باب(Bob) نے کہا کہ''ڈیوڈ کیا ایسا قدم اٹھانے کے لئے تم تیار ہو؟''چاہیے تو تھا کہ میں خوشی سے جھوم اٹھتا، لیکن میں پس و پشت میں پڑ گیا۔میں نے کہا''باب میں میں

ایک تجربہ کر رہا ہوں۔ میں دو شخصوں سے اپنی بلاہٹ کی تصدیق چاہتا ہوں۔ آپ پہلے شخص ہیں جن کی میں تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ خداوند کا میں شکر ادا کرتا ہوں آپ کی مثبت جواب کے لئے۔ اور میں اب کسی دوسرے کے تلاش میں ہوں۔

Continuing the Experiment

تجربا کو جاری رکھا

اس بار بہت سے نام میرے ذہن میں آتے رہے اور میرا یقین تھا کہ وہ کہتے ہوں گے کہ ''ڈیوڈ خدا نے تجھے بلایا ہے، بات بالکل ٹھیک ہے، اٹھ اور کام میں لگ جا''۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ کوئی یہ کہے کہ ''ڈیوڈ تو عقل کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے، چھوڑ اپنی ملازمت کو جاری رکھ''۔

Trying to Stack the Experiment

تجربہ میں بے شمار نام استعمال کرنے کی سوچ

جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے، میں بہت سے ناموں پر سوچ بچار کرتا رہا اور میں ایک دوسرے کا نام لکھتا پھر دیگر اشخاص کا نام لکھتا، لیکن میرا دل کسی نام پر بھی رضا مند نہ ہوا اور میں تھک کر بیٹھ گیا اور اچانک میرے دل میں ایک نام آیا جسے میں برسوں سے جانتا تھا۔ وہ ایک ایسی خاتون تھی جس کی عمر ستر (70) سال سے اوپر تھی۔ اس کا اسمِ گرامی ''برنیس Bernice'' تھا۔ وہ بڑی دعا گو خاتون تھی اور میری اور اس کی بات چیت اکثر فون یا پھر خط و کتابت پر ہوتی تھی۔ لیکن جب میں ابھی جز وقتی خدمت کر رہا تھا تو وہ میرے ہر ایک پیغام کو ریکارڈ کر لیتی تھی کیونکہ اس کے پاس ایک بہت اچھا ٹیپ ریکارڈر تھا اور مجھے اس طرح کے مشورے دیا کرتی تھی کہ ''تو نے فلاں حوالہ غلط استعمال کیا اور تجھے اپنی جماعت میں کھڑے ہو کر یوں نہیں کہنا چاہیے اور وغیرہ وغیرہ''۔

Making the Crucial Call

ایک بڑا اہم اور نازک سوال

''ہیلو برنیس۔ میں ڈیوڈ بول رہا ہوں''۔

''کون ڈیوڈ؟'' اس نے جواب دیا۔

میں نے کہا ''ڈیوڈ ریگن''۔

''کس لئے فون کیا ہے؟ کیا چاہیے آپ کو؟''۔ اس نے مجھ سے جواب میں کہا۔۔۔

''لگتا ہے میں نے اسے اچھے وقت فون نہیں کیا''۔ میں نے اسے بتایا کہ ''خدا نے مجھے اپنی خدمت کے لئے بلایا ہے''۔

''تو مجھے کیوں بتا رہے ہو؟'' وہ بولی۔۔۔

''میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری اس بات کے لئے دعا کریں اور وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ آپ تین دن میری اس درخواست کے لئے دعا کریں کہ خداوند نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟''

''ٹھیک ہے میں دعا کروں گی''۔ یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

خیر یہ گفتگو اس طرح ختم ہوئی۔

Receiving a Shock

ایک سنسنی خیز خبر

تین دن کے بعد برنیس نے فون کیا اور وہ مجھے بہت حد تک تبدیل شدہ خاتون نظر آئی اور بڑی خوش تھی۔ اس نے کہا

''ڈیوڈ تم اس بات کا یقین نہیں کرو گے کہ میری دعا کے جواب میں کیا کچھ وقوع میں آیا''۔

''کیا!؟''۔ میں نے فوراً جاننا چاہا''۔ اس کی بات میں بڑا جوش و ولولہ پایا گیا تھا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا نے میری دعا میں تمہاری بلاہٹ کا اثبات میں جواب دیا ہے اور یہ کہ بلاشبہ خدا نے تمہیں اپنی خدمت کے لئے بلایا ہے۔ پھر اندازا لگائیں کہ اور کیا کچھ ہونے والا ہے؟ وہ یہ کہ جب تین دن پہلے آپ نے مجھے فون کیا اس کے بعد میں نے اپنی وراثت میں تین ہزار (3000) ڈالر وصول کئے ۔ اگر تم اپنی ملازمت سے مستعفی ہو کر ایک نئی خدمت (Ministry) کو شروع کروں تو میں اپنی وراثت کا تیسرا حصہ یعنی ایک ہزار ڈالر تمہیں دے دوں گی۔

میری زندگی میں اس طرح کی کوئی حیران کن اور عجیب بات کبھی بھی نہیں ہوئی تھی۔ کیا یہ ''برنیس'' ہی ہوسکتی ہے یا پھر کوئی اور تھا؟ کیا یہ اسی نے کہا ہے؟ کیا وہ حقیقی معنوں میں میری حوصلہ افزائی کے لئے بات کر رہی تھی؟ کیا میں نے اس کی بات درستی سے سنی ہے؟ کیا اس نے مجھے اپنی میراث کے ایک تہائی حصہ کی پیشکش کی ہے؟

مجھے پتہ نہیں کہ میں کتنی دیر اسی تعجب خیز کیفیت میں خاموش کھڑا رہا لیکن مجھے اس وقت پتہ چلا جب اس نے چلاتے ہوئے مجھ سے کہا ''ڈیوڈ کیا تم ابھی تک فون کے پاس کھڑے ہو؟ مجھ سے بات کرو''۔ ''جی جی!'' میں نے برنیس سے کہا۔ ''میں ابھی تک یہیں ہوں اور میں ابھی اسی شش و پنج میں پڑا ہوا ہوں''۔

A Double Whammy

دوسری خوشی

میں نے ایک خوشخبری حاصل کی۔

''کیا تم ابھی تک یونیورسٹی کی کار ڈرائیو کر رہے ہو؟''

''جی ہاں''۔ میں نے کہا۔

''کیا تمہیں اس خدمت کے لئے کار نہیں چاہیے؟''

''میں نے پھر سے کہا جی ہاں، ضرور چاہیے''۔

''ٹھیک ہے۔ میرے پاس تمہارے لئے ایک کار ہے''۔

جب اس نے یہ کہا تو میں سچ مچ اپنے آپ میں ہی کھو گیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک طرف گرا دیا اور وہاں کچھ دیر سکتہ کی حالت میں پڑا رہا۔ پھر میں نے حقیقت میں کچھ عجیب سی ہنسی کی آواز سنی۔ برنیس ہنس رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہی ہیں؟

ہاں اس نے ایک بچہ کی طرح ہکلاتے ہوئے کہا اس کار کے لئے بہت خوش نہ ہو کیونکہ یہ ایک مقدس کار ہے۔

''مقدس کار کا کیا مطلب؟''

اس نے مجھے بتایا کہ یہ وہ کار ہے جو سڑک پر کئی بار حادثات کا شکار ہوئی ہے۔ القصہ یہ عمر رسیدہ خاتون یہ کار اور اپنی وراثت کا تہائی حصہ مجھے دینے پر تیار ہوگئی۔ اور یہ سب کام خدا کے روح نے میرے لئے کئے۔

''کیا تم ایسے کرنے کے لئے تیار ہو؟'' اس نے مجھ سے پوچھا۔

''تو پھر کوئی اور شخص اسے زیادہ کیا تصدیق چاہتا ہے؟''

لیکن میں خوف زدہ اور میرے دل میں ایسا قدم اٹھانے کی جرات نہ تھی۔ میں ایک تجربہ کر رہا تھا تو میں ہچکچاتے ہوئے بولا میں آپ کو چند دنوں کے بعد پھر فون کروں گا۔

Continuing to Doubt

مستقل شک میں گرفتار

مجھے یاد ہے کہ یہ کہانی میں نے اپنے اپیسکو پل نظام میں شامل ایک دوست کو سنائی تھی جب میں کہانی کے اس نکتہ پر پہنچا تو اس نے چپ کراتے ہوئے کہا کہ

''میں جانتا ہوں کہ اس سے آگے تو کیا کرنے والا ہے''۔

میں نے اس سے پوچھا ''تجھے کس طرح معلوم ہوا؟''۔

''کیوں کہ میں وہاں تھا''۔

''ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ میں نے اس کے بعد کیا کیا''۔

اس نے کہا کہ ''بطور ایک عظیم ایمان کے حامل کے طور پر تو خداوند کے آگے گھٹنوں کے بل ہو کر

تیسرے شخص کی گواہی کے لئے کہے گا''۔

میں نے کہا''تو واقعی وہاں تھا''۔

مجھے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے شرم آتی ہے تاہم میں مانتا ہوں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اے خداوند میں نے چلا کر روتے ہوئے کہا تو نے مجھے ان دونوں تصدیق کنندہ کے وسیلہ سے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ''تو نے مجھے اپنی خدمت کے لئے بلایا اور چنا ہوا ہے''۔

A third Witness

تیسرا گواہ

برنیس کے ساتھ گفتگو کے بالکل اگلے ہی دن جب میں ایک تیسرے گواہ کے لئے دعا کر رہا تھا تو خدا نے تیسرے گواہ کو بھی بھیج دیا۔ تیسرا گواہ غیر معمولی طریقہ پر ظاہر ہوا اور میری بھی یہ گواہی ہے کہ جب آپ خدا کی مرضی کو معلوم کرنے کے در پے ہوں تو خدا پھر غیر معمولی ذرائع استعمال کرتا ہے۔

یہ گواہی اس صدی کے عظیم خادم کی گواہی ہے لیکن وہ مجھے کبھی بھی نہیں ملے۔ اس خادم کا نام ڈاکٹر مارٹن ایل۔ جونز Dr. Martin L. Jones تھا۔ خدا نے انہیں میرے پاس ایک میگزین کے ذریعہ بھیجا۔ میگزین کا نام''کرسچینٹی ٹوڈے Christianity today'' تھا۔ لیکن یہ ایک شخص تھا جس نے رومیوں کے خط کی تفسیر کی جو جلد ہی تمام مسیحی دنیا میں ہر دل عزیز ہوگئی۔

میں اپنے دفتر جانے سے پہلے اس کا ایک مضمون پڑھا۔ یہ مضمون ڈاکٹر جونز کے 80 ویں جنم دن پر لکھا گیا تھا۔ یہ مضمون اس کے ایک انٹرویو کی مانند لکھا گیا۔

سوال: آپ نے کون سی سیمنری سے تعلیم حاصل کی؟

جواب: میں کبھی کسی سیمنری میں داخل نہیں ہوا۔

سوال: آپ کہاں کسی سکول میں پڑھنے کے لئے گئے؟

جواب: میں نے ایک میڈیکل کالج میں داخلہ لیا اور ڈاکٹر بن گیا۔

سوال: آپ کس طرح خدمت میں شامل ہوئے؟

جواب: خدا نے مجھے بلایا اور میں نے اپنے دفتر کے دروازہ پر ایک نوٹ لکھا کہ میں انسانوں کی روحوں کو بچانے جا رہا ہوں۔

سوال: پھر آپ کسی سیمنری میں داخل ہو گئے؟

جواب: نہیں میں کبھی کسی سیمنری میں داخل نہیں ہوا۔ میں نے تو سادہ دلی سے منادی کرنا شروع کر دیا۔ میں ایک آیت پڑھتا اور اس کی تفسیر کرتا اور پھر دوسری آیت پڑھتا اور اس کی تفسیر کرتا۔ یہی کچھ میں اپنی زندگی میں کرتا رہا۔

A Crucial Question and Answer

ایک بڑا اہم سوال اور اس کا جواب

سوال: کیا آپ نے اپنی خدمت کے آخری پانچ سالوں میں بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی نئی بات سیکھی؟

جواب: جی ہاں! پانچ سالوں میں میں نے مطالعہ بائبل میں نبوتِ بائبل کے متعلق جانا اور اس سے مجھے پتہ چلا کہ ہم آخیر زمانہ میں زندہ ہیں اور اس زمانہ میں زندہ ہیں جو خداوند یسوع المسیح کی جلد واپس آنے کا زمانہ ہے۔

جب میں نے آخری سوال کا جواب پڑھا تو اپنا دل تھام کر رہ گیا۔ اس کے بعد خدا مجھ سے ہم کلام ہوا۔

سوال: اگر تم جوان منادہوتے تو کیا منادی کرتے؟

جواب: آنے والے غضب سے بھاگو۔

جو اس سوال کے جواب میں لکھا میں نے اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے کہا ''یہی تو وہ الفاظ تھے جو خدا نے میرے دل میں رکھے تھے (یعنی دل میں کہے تھے)''۔

A Joyous Release

میری خوشی بحال ہوگئی

خداوند تیرا شکر کرتا ہوں۔ خداوند تیرا شکر کرتا ہوں میں نے یہ فقرہ بار بار دہرایا۔ جونہی میں ڈرائیو کرتے ہوئے اپنے دفتر سے نکلا تو میں نے خداوند سے کہا کہ اے خداوند تو مجھے ہی کیوں بھیجتا ہے؟ میں تو ایک بہت بڑا گنہگار ہوں۔ میں نے یہی سوال خداوند سے کئی بار کیا۔ خداوند نے بڑے پیار کے ساتھ مجھے اس کا جواب دیا کہ اب جو مسیح میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں ہوتا (رومیوں 1:8)۔ اس نے میرے ہم نام داؤد بادشاہ کی بابت یاد دلایا اور خدا نے کہا میں صرف انہی کے وسیلہ سے کام کرتا آیا ہوں جو بڑے گنہگار ہیں۔

اگر ہم اس کے بیٹے پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر وہ ان گناہوں کو معاف کر دے گا اور انہیں پھر کبھی یاد نہیں کرے گا (عبرانیوں 12:8)۔

Becoming a Fool

بیوقوف بن جانا

جب میں یونیورسٹی پہنچا تو سیدھا پریذیڈنٹ کے دفتر میں گیا اور میں نے اس سے کہا کہ میں استعفیٰ دینا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا ایسا کیوں؟ میں نے اس سے کہا کوئی مشکل نہیں ہے، میں خداوند کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور خدمت ہی کی خاطر استعفیٰ دے رہا ہوں۔ اس بات کو میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ خداوند نے مجھے منادی کرنے کے لئے بلایا ہے۔ پریذیڈنٹ بھی ایک دفعہ اس مرحلہ میں سے گذرا تھا۔ اس نے جانا کہ اس سے زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو اس نے سادگی سے پوچھا کس چرچ کے ساتھ؟

کسی بھی چرچ کے ساتھ نہیں۔ میں نے جواب دیا۔

پھر اس نے پوچھا۔ پھر آپ کس طرح منادی کریں گے؟

میں نے اسے کہا کہ میں تو صرف ایک قدم اٹھا رہا ہوں، جہاں چاہے خداوند مجھے لے جائے اور

میرے لئے دروازہ کھولے گا۔

آپ کیا منادی کریں گے؟اس نے پھر پوچھا

کہ خداوند یسوع بہت جلد واپس آ رہا ہے۔اس نے اپنا سر جھکایا اور مجھ سے پوچھا کہ آپ کب استیفیٰ دینا چاہتے ہیں؟

یہ مارچ پندرہ تاریخ میں سمجھا کہ دو ہفتے کا نوٹس کافی ہوگا۔میں نے کہا یکم اپریل سے۔

اس نے اپنے کندھوں کو ہلایا اور کہا آپ نے ایک بہت ہی خاص دن کا انتخاب کیا ہے۔

لہٰذا یکم اپریل کو میں نے ایمان پر قدم اٹھالیا۔میں پورے بیس سال تک خداوند سے بھاگتا رہا اور اب مجھے ہر روز خداوند سے ایمان پر چلنا سیکھنا ہے۔

Part 2

The Ministry

خدمت

- خداوند کی خدمت میں کوئی لمحہ بھی افسردگی کا نہیں ہوتا •

باب نمبر 9

Walking by Faith

ایمان کے ساتھ چلنا

وہ خوف جس نے بیس سال تک مجھے اپنے قبضہ میں لئے رکھا جب میں نے مکمل طور پر اپنے آپ کو خداوند کے حوالے کر دیا تو بالکل جاتا رہا۔لیکن دو ہفتہ کے بعد جب میں یونیورسٹی سے اپنے عہدِ ملازمت سے فارغ ہوا تو شیطان نے پھر مجھ پر ایک بار زبردست حملہ کیا۔ میں پھر ایک بار شک کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔

کیا میں نے جلد بازی میں فیصلہ کر لیا تھا؟۔کیا میں نے بلاضرورت ہی اپنے خاندان کو خطرہ میں ڈال دیا؟۔کیا وہ لوگ جنہوں نے میری کفالت کی ذمہ داری اٹھائی ہے؟۔وعدہ کو پورا کرنے میں وہ وفادار بھی رہیں گے یا نہیں؟۔کیا کوئی کلیسیا مجھے اپنے گرجا گھر میں بولنے کی دعوت دے گئی؟۔

جب میں نے استعفا دے دیا تو دو خوف تھے جو مجھے بہت پریشان کر رہے تھے۔ پہلا خوف میری بیوی تھی اور دوسرا خوف پیسہ تھا۔ میری بیوی کا ردِعمل کیسا ہوگا؟۔اور پھر میں اپنے کاروبار کا قرض کیسے ادا کروں گا؟۔خدا نے اپنے فضل اور رحم کے وسیلے سے جلد ہی ان دونوں کاموں کو میرے لئے انجام دے دیا۔

Gaining My Wife's Support

بیوی کی مدد کا حصول

خداوند نے مجھے ایک خوبصورت بیوی این Ann کی شکل میں دی۔ وہ اپنے خیالات میں اور برتاؤ میں سنجیدہ تھی اور میرے ساتھ کامل اور توازن کو قائم رکھے ہوئے تھی۔ کیونکہ ہم دونوں

ایک کلیسیا میں پلے بڑھے اور ایک دوسرے کو خاصے سمجھتے تھے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ہمارا دونوں کا بچپن پیار بھرا اور اکٹھا گزرا۔

این ہمیشہ میری نمبر 1 مداح رہی۔ میں اس کی حوصلہ افزائی اور امداد پر پھولا نہ سماتا تھا۔ لیکن جب میں نے ارونگ کا پلیٹ فارم سنبھالا تو میری یہ مدد جاتی رہی۔ میں نے کسی مناد سے شادی نہیں کی تھی اس نے کہا۔ اس اعلان کے بعد وہ اپنے سکول میں پڑھانے کے مشغلہ میں مصروف ہوگئی۔ لیکن اپنی بیوی کے تعاون کے بغیر خداوند کی خدمت کرنا ناممکن تھا اور۔ اور اس کی مدد کی کمی کی اور بھی کئی ایک وجوہات تھیں جن کی بنا پر ارونگ میں میری خدمت بری طرح سے ناکام ہوئی۔ میں یہ بتا سکتا ہوں کہ این نے اس وقت جب میں اعلیٰ تعلیمی میدان میں واپس لوٹ آیا تو بڑی خوشی منائی۔ اس لئے جب میں نے ایمان پر قدم اٹھاتے ہوئے یونیورسٹی کی ملازمت سے استعفاد یا تو میں خوف زدہ تھا کہ این کا ردِعمل کیا ہوگا۔

لیکن میرا خوف اس وقت غائب ہوگیا جب میں نے اپنی بیوی کو یہ خبر سنائی کہ میں نے خداوند کی بلاہٹ کو قبول کرتے ہوئے اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ تو میری حیرانگی کی اس وقت کوئی حد نہ رہی جب اس نے اس بڑے جوش وجذبہ کا اظہار کیا اور میں نے اس کے ردِعمل کو بھی خداوند کی بلاہٹ کی تصدیق جانا۔

A Precious Gift

ایک نہایت قیمتی تحفہ

خدمت کو شروع کئے ہوئے جب میں ''ارضِ مقدس'' کی زیارت کے بعد اپنی بیگم کے ساتھ ڈیلس میں واپس آیا تو این نے میرا ائیر پورٹ پر استقبال کیا۔ اس نے میرے ہاتھوں میں ایک پارسل تھما دیا جس پر لکھا ہوا تھا HAPPY ANNIVERSARY (شادی کی سالگرہ مبارک ہو)، لیکن میں نے اس سے کہا کہ آج تو ہماری شادی کی سالگرہ نہیں ہے، اس نے مجھ سے کہا ٹھیک ہے لیکن ہم دونوں کے لئے آج کا دن بڑا مبارک دن ہے اور مجھے یاد آیا یہ یکم اپریل ہے جس دن ہم نے اس خدمت کا آغاز کیا تھا۔ یہ ہماری خدمت کی پہلی سالگرہ ہے۔ میں نے

پیکٹ کو کھولا تو اس میں ایک فریم کیا ہوا سرٹیفیکیٹ پایا جو میری بیوی نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا اور کسی دوست نے اس کی کتابت کی تھی۔ سب سے اوپر منسٹری کو لوگو تھا اور پھر خوبصورت حروف میں ''اپنے شوہر ڈیوڈ ریگن کو منسٹری کی پہلی سالگرہ کے موقع پر پیش کرتی ہوں'' لکھا ہوا تھا۔ سب سے نیچے 1 کرنتھیوں 10:4 آیت لکھی ہوئی تھی: ''ہم مسیح کی خاطر بے وقوف ہیں''۔

اس تختی پر جب میری نظر پڑی تو مجھے خدا کا فضل اور رحم اور اس کے معجزات کرنے کی قائلیت اور انسانوں کے دل تبدیل کرنے کی قوت وقدرت یاد آ جاتی ہے۔

Removing a Debt

قرض کی ادائیگی

میرا سب سے بڑا خوف میرے کاروبار کے قرض کی ادا یگی تھا۔ ابھی تک مجھے دو سال کی اقساط کو ادا کرنا تھا۔ یہ پیسہ کہاں سے آئے گا؟ ایک دفعہ پھر خدا نے اپنے فضل اور رحم کے باعث بہت ہی جلد اس پہاڑ کو بھی میرے سامنے سے ہٹا دیا۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ خدا نے میرے اس قرض کے پہاڑ کو اس طرح ہٹایا کہ میں اس کے فضل کو سمجھ جاؤں ۔ یہ سبق مجھے ابھی سمجھنا تھا کیونکہ ابھی تک میں بے شمار قانونی اور شرعی ضابطوں میں الجھا ہوا تھا جو مجھے مذہبی خاندانی وراثت میں ملے تھے۔

Dealing with My Dad

اپنے باپ سے سلوک یا برتاؤ

میرا باپ بڑا ڈسپلن کا قائل تھا اور چونکہ اپنے عادات واطوار کے باعث خدا کے متعلق نظریات کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ چونکہ آسمانی باپ بھی اسی طرح تابعداری اور فرمانبرداری چاہتا ہے جس طرح جسمانی باپ چاہتا ہے۔

جس طرح میں نے اوپر بیان کیا ہے کہ میرا باپ ڈسپلن کا قائل تھا، اس نے مجھ سے کہا کہ میرے کاروبار کا دفتر صاف کر دو۔ جب میں کام ختم کرنے والا تھا تو میرے والد تشریف لائے

اور پوچھا کیا کر رہے ہو؟۔ میں نے صفائی ختم کر لی ہے۔انہوں نے ایک نشان کی طرف اشارہ کیا اور کہا اسے بھی صاف کرو!۔اور میں نے ان کو حکم مانا اور اسے بھی صاف کر دیا۔

Learning of the Value of a Dollar ($)

ڈالر کی قدر و قیمت کو سیکھنا

کئی سالوں کی بات ہے جب میں گیارہ (11) سال کا تھا، اس وقت موسمِ گرما کی چھٹیوں میں میں نے اپنے باپ کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا تو میرے باپ نے مجھے کسی چیز کو اٹھانے کو کہا۔ میں نے وہ چیز اٹھائی جو ایک سینٹ تھا۔تو انہوں نے مجھے ڈالر کی قدر و قیمت سمجھائی۔ مجھے ڈالر کی قدر سمجھنے کی ضرورت تھی۔

Experiencing Grace

فضل کا تجربہ

چونکہ میں اپنے باپ کو کبھی خوش نہ کر سکا لہٰذا میں سمجھا کہ اپنے آسمانی باپ کو بھی میں شائد خوش نہ کر سکوں۔لہٰذا میں اپنے آسمانی باپ کے فضل کو نہ سمجھتا تھا، اس لئے خدا نے میرے باپ کے وسیلہ سے مجھے چھوا۔خدا نے کس طرح کام کیا؟ میرے کاروبار کے تمام اخراجات جب میں نے کاروبار شروع کیا تھا، وہ سب کے سب میرے والد کی ضمانت سے مجھے حاصل ہوا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا کاروبار ناکام ہوا، تو میرے قرضہ جات کو ادا کرنا میرے باپ کی ذمہ داری تھی۔ میں نے سوچا کہ جب وہ مجھ سے پوچھے گا تو میں اسے کیا جواب دوں گا؟ لیکن چھ ماہ گزر گئے، مجھ سے کسی نے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی کسی نے میرے قرضہ جات مجھے یاد دلائے۔مگر میں ان کے متعلق ضرور سوچتا رہتا تھا کہ میرے والد کا ردِّعمل کیا ہوگا؟۔

لیکن ہوا کچھ یوں کہ ایک رات انہوں نے مجھے بلایا اور مجھ سے کہا کہ ''بیٹے میں نے اور تمہاری ماں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟''۔سب سے پہلے ہم نے اپنے تمام اثاثہ جات کا حساب لگایا اور ہم نے فیصلہ کیا کہ گھر کے ہر فرد کا قرض اگر ان میں سے

کسی کے ذمہ ہے تو ہم اس کو ادا کریں گے۔ تو سنو! بیٹا آپ کے ذمہ بینک کا ابھی تک پچیس ہزار ڈالر قرضہ باقی ہے، وہ ہم نے ادا کر دیا ہے۔

یہ پہاڑ کچھ یوں میرے سامنے سے ہٹ گیا۔ سب سے بڑی اہم بات یہ ہوئی کہ میرے اور میرے والد کے درمیان تعلقات تبدیل ہو گئے۔ میرے باپ نے مجھے پیار سے اپنے بازووں میں لے کر کہا میں آپ کو پیار کرتا ہوں میرے بیٹے!۔

Spiritual Discoveries

روحانی معلومات

اگلے چند سالوں میں میں نے اور زیادہ ایمان پر چلنے کے متعلق سیکھا اور سچ تو یہ ہے کہ میں اب بھی سیکھ رہا ہوں۔ ان میں سے ایک بات جو میں نے سیکھی وہ یہ ہے کہ خدا آپ کو اپنی خدمت کے لئے تب تک نہیں بلاتا ہے جب تک وہ آپ کو روحانی نعمتوں سے نہ نوازے۔ وہ اس لئے تا کہ آپ ان کاموں کو بطور احسن طریق انجام دے سکیں۔ آپ کو اس بات کے متعلق پرواہ نہیں کرنا کہ میں تو خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے اہل نہیں، اگر یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اس کی مرضی کے موافق یہ کام کریں تو وہ آپ کو اسے پورا کرنے کے لائق بھی بنا دے گا۔

میں نے اس کو معلوم کر لیا کہ میرا انٹرنیشنل قانون اور انٹرنیشنل سیاست میں ڈگری حاصل کرنا نبوتِ بائبل میں مضمون کے ضروری تھا۔ القصہ آخری زمانہ کی بابت اکثر پیشنگوئیوں کا تعلق نبوتِ بائبل اور عالمی سیاست کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس سے میرے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور میں سکتہ میں پڑ گیا۔ میں نے سمجھ لیا کہ جتنا وقت میں خداوند کی خدمت سے جی چراتا رہا یعنی دوڑتا رہا، وہی وقت تھا جب خداوند مجھے اپنی خدمت کے لئے تیار کر رہا تھا جب میں دوڑتا ہوا تھک گیا۔ زبور نویس کیا فرماتا ہے؟

''بے شک انسان کا غضب تیری ستائش کا باعث ہوگا'' (زبور 10:76)

یوناہ نبی نے مشکل راستہ اپنایا اور میں نے بھی!۔

ایک اور بات جو مجھے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ جب تک خدا کسی آدمی کے لئے راستہ تیار

نہیں کر لیتا، اس وقت تک وہ کسی شخص کو اپنی خدمت کے لئے نہیں بلاتا۔ جب میں نے ایمان پر قدم اٹھایا تو یقین جانئے اس وقت مجھے کوئی پتہ نہیں تھا کہ میں کہاں منادی کروں گا کیونکہ مجھے فرقہ واریت کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔

اس طرح ہماری خدمت کا بورڈ آف منسٹری Board of Ministry ایسے لوگوں پر مشتمل تھا جن کا بہت سے مختلف فرقوں سے تعلق رہا تھا۔ وہ سب کے سب تین باتوں پر متفق تھے۔

☆ یسوع ہی خداوند ہے۔

☆ کہ بائبل خدا کا الہام ہے۔

☆ یسوع بہت جلد واپس آ رہا ہے (روح القدس کے وسیلہ سے)۔

انہوں نے باقی سب اختلافات کو بالائے طاق رکھا اور اس پیغام کے لئے مل کر کام کرنا شروع کر دیا کہ ''یسوع بہت جلد واپس آ رہا ہے''۔

Cutting My Teeth

چھوٹی چھوٹی کلیسیا میں منادی کرنا

پہلے پہل خداوند نے ایک ایسے کلیسیائی جماعتوں میں میرے لئے دروازہ کھولا جن میں میں نے بچپن گزارا ۔ یہ کلیسیائیں میرا پیغام سننے کے لئے بڑی دلچسپی رکھتی تھیں Premillemial - بڑی مصیبت سے پہلے کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کے متعلق میرے خیالات کو جاننا چاہتی تھیں ۔ ان لوگوں نے خیال کیا کہ میری تبدیلی ان کی تبدیلی کے لئے ہوئی ہے۔ تاہم ان میں سے بعض کی دلچسپی دم توڑ گئی جب انہوں نے سمجھا کہ ان کے ساتھ الحاق کرنے کی کوئی دلچسپی نہیں۔ ان کلیسیاؤں میں میری خدمت صرف دو سال تک محدود رہی۔

دو سال تک میں ملک بھر میں چھوٹی چھوٹی کلیسیاؤں میں منادی کرتا رہا۔ ان میں سے کوئی تو 40 ارکان اور کوئی 90 ارکان پر مشتمل تھی۔ میرا دل تو جل رہا تھا کہ میں لاکھوں لوگوں کے سامنے منادی کروں، تاہم خدا نے مجھے یہ سکھایا کہ مجھے چھوٹی چھوٹی ذمہ داریوں میں وفادار رہنا

ہے۔تو پھر مجھے بڑی بڑی ذمہ داریاں بھی سونپی جائیں۔

The Breaking Through

راستہ کھل جانا

صبر کے دو سالوں کے بعد میری خدمت کا تیسرا سال انعام واجر کا سال شروع ہوا جب خداوند نے لیکسنگٹن کینٹکی Lexington, Kentucky کے خادم کے دل کو میرے لئے کھولا کہ میں نبوتِ بائبل کانفرنس ایک ہائی سکول کی عمارت میں منعقد کر رہا تھا تو متذکرہ خادم بھی اس کانفرنس میں موجود تھے۔اس نے خواہش ظاہر کی کہ میری کلیسیا کو آپ کی کی گئی کانفرنس میں بہت برکت ملی۔کامیابی کی اطلاعات اخباروں میں شائع ہونے لگیں۔قومی سطح پر مجھے کلام سنانے کی دعوت دی جانے لگی۔

میں اس میٹنگ کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا جس کی وجہ سے خدا نے میرے لئے سارے امریکہ کی کلیسیاؤں کا دروازہ کھول دیا۔جب میں وہاں پہنچا تو میں اس پاسٹر کو جانتا بھی نہ تھا اور نہ ہی اس کی جماعت کو۔میں نے ان سے پوچھا:

''آپ کس قسم کی نبوتِ بائبل کانفرنس چاہتے ہیں؟''

''اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟''۔اس نے مجھے جواب میں پوچھا۔۔۔

''میرا یہ مطلب ہے کہ میں مکاشفہ میں جو کچھ لکھا ہے کیا اس کو بیان کروں یا پھر سادہ سی نبوتِ بائبل کروں؟''۔

اس نے لمحہ بھر کے توقف کے بعد کہا۔۔۔''ڈیوڈ جب میری شادی ہوئی تو میری بیوی نے مجھے کہا کہ جا کر ایک کھانا پکانے کی ترکیب والی کتاب لے آؤ۔میں نے کہا کس قسم کی کتاب لاؤں؟ تو میری بیوی نے چولھے کے سامنے کھڑے ہوئے کہا کہ''کتاب ایک نمبر ہونی چاہیے''۔تو بھائی ڈیوڈ، ایسا ہی ہماری اس میٹنگ میں ہونا چاہیے، کیونکہ ہم نبوتِ بائبل کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔

میں نے اس بات یقین کیا تو خدا نے اپنا روح القدس کو اس میٹنگ میں نازل کر دیا۔

Denominational Variety

فرقہ واریت کی اقسام

ان سالوں میں جن میں خداوند میرے لئے مختلف فرقوں کے دروازے کھولتا رہا اور حاضرین میں ہزاروں لوگ شراکت کرتے رہے، میں ہر ایک قسم کی کلیسیائی جماعتوں میں منادی کرتا رہا۔ کریسمیٹک اور نان کریسمیٹک میٹنگز چرچز میں، ایپیسکوپل اور نان ایپیسکوپل چرچز میں، رسوماتی اور غیر رسوماتی چرچز میں، مردہ اور زندہ کلیسیاؤں میں، میں ان سب میں منادی کرتا رہا۔ آپ کسی بھی کلیسیا کا نام لے لیں، میں وہاں ضرور گیا ہوں گا۔

یہ میرے لئے ایک بہت ہی اعزاز کی بات تھی جب میں ایبی لین ٹیکساس Abilene, Texas میں منادی کی تو مجھے ایک ایسی کنونشن میں کلام سنانے کے لئے بلایا گیا جو فل گاسپل بزنس مین Full Gospel Businessmen کے شرکا نے منعقد کی تھی۔ اور یہ ایک ایسی کنونشن تھی جس کا عنوان ''نبوتِ بائبل سمینار'' تھا۔ سمینار کے ایک سیشن کے بعد میں کار پارکنگ میں کھڑا تھا تو ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر اگلی صبح آپ کے پاس میری کلیسیا کے لئے میں کلام سنانے کا وقت ہے؟۔ میں نے اس سے کہا کہ نہیں!۔ اس نے کہا کیا میں یہ رات یہاں رک سکتا ہوں؟ تو میں نے اس سے کہا کہ جی ہاں ضرور رکیں۔ تو پھر اس نے مجھے آنے والے سوموار کو نو بجے کلام سنانے کی دعوت دے دی۔

اس شخص کی کلیسیا کا نام بپٹسٹ چرچ تھا اور جونہی میں ہوٹل میں ٹھہرنے کے لئے کمرہ بک کرانے کی غرض سے پہنچا تو ایک اور صاحب نے میرے پاس آ کر کہا جناب! کیا آپ آنی والی صبح میں ہماری کلیسیا میں کلام سنا سکتے ہیں؟ میں نے کہا ٹھیک ہے میں کلام سنانے کے لئے تیار ہوں۔ اس نے مجھے کہا کس وقت؟ میں نے اس سے کہا گیارہ بجے!۔ اس کی کلیسیا شہر میں چرچ آف کرائسٹ نامی کلیسیاؤں میں سب سے بڑی کلیسیا تھی اور مجھے اس بات کا مشکل ہی سے یقین آیا تو میں نے ان دونوں کلیسیاؤں میں خدا کا کلام پیش کیا۔ اس کے بعد میں ڈیلس میں پہنچا کیونکہ ڈیلس میں اسی شام مجھے انڈیپینڈنٹ کرسچن چرچ میں پیغام پیش کرنا تھا۔ اور آنے والے

جمعہ کی شام کو مجھے ڈیلس میں ایک بڑی آرتھوڈکس کلیسیا میں پیغام سنانا تھا۔

جب منسٹری کا آغاز ہوا تو مجھے کوئی اندازہ ہی نہ تھا کہ کہاں منادی کروں اور اب بھی مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے کہ خداوند میرے لئے کون سا دروازہ کھولے گا۔

اب مجھے ایک ایسا دعوت نامہ ملا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ میں اگلے چار سے پانچ سال ان کے ساتھ معاہدہ کروں کہ میں ان کو کلام سناؤں گا۔ میں نے اس کے لئے خدا کا شکر ادا کیا، لیکن میں نے یہ کہہ کہ اس معاہدہ سے معذرت چاہی کہ میں نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور میں نے ان سے یہ کہا کہ ایک انسان خداوند یسوع کے بہت جلد واپس آنے کی منادی کر رہا ہے تو وہ کس طرح اس معاہدہ پر دستخط کر دے؟۔لہٰذا میں نے ایک سال کے معاہدہ پر دستخط کر دیا۔

باب نمبر 10

Receiving Blessings

برکتوں کا حاصل کرنا

روحانی نعمتوں کا نزول اور مناسب اور عمدہ موقوں کے لئے درست دروازے کھولنا، خدا نے ایمان پر چلنے پر مہر ثابت کر دی۔ اور اس کے علاوہ خدا نے میری اور اس بڑی خدمت یعنی'' منسٹری'' کی ضروریات کو بھی پورا کیا۔ میں نے سیکھ لیا کہ خدا نے ہماری سب ضروریات کو پورا کرنا شروع کر دیا ہے۔ تب ہی تو ہم نے خدا پر بھروسہ کرنا سیکھا، مطلب یہ کہ خدا نے ہماری حقیقی اور قطعی ضروریات کو پورا کیا۔

میری پہلی ضرورت منسٹری کا نام تھا۔ میں نے پاک صحائف میں سے تلاش کیا اور خدا سے دعا بھی کرنا شروع کی۔ ایک دن جب میں ایک بڑی شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے اسی مقصد کے لئے دعا کرتا جا رہا تھا تو خدا نے میری رہنمائی کی کہ منسٹری کا نام ''مارانا تھا منسٹریز *Maranatha Ministries*'' رکھا جائے۔ مارانا تھا ایک ارامی لفظ ہے جس کے معنی **''ہمارا خداوند جلد آنے والا ہے''**۔

Dissappointment Leads to a Blessing

مایوسی میں برکت

کئی ہفتوں کے بعد مجھے پتہ چلا کہ اس نام کو کسی اور شخص نے اپنی منسٹری کے نام پر رجسٹر کروا دیا ہے۔ یہ سن کر میں کافی مایوس ہوا اور انہوں نے ڈیلس شہر کے شمالی علاقہ میں اس نام سے خدمت کو بھی شروع کر دیا۔

تاہم خدا کے نزدیک ایک مقصد تھا جو اس نے اس نام کے لئے جستجو کرنے دی اور میرا

اس گروپ مارانا تھا کے لیڈر سے تعلق پیدا ہو گیا اور پھر یہ تعلق دوستی میں بدل گیا اور وہ لیڈر نابینا اشخاص کو پڑھاتا تھا لیکن وہ اس خدمت سے سبکدوش ہو چکا تھا۔ آخر کار وہ ہمارے بورڈ کا کارکن بن گیا۔ اس کے بہت ہی جلد اس کی مارانا تھا منسٹریز کی طرف سے ہمیں پانچ ایکڑ زمین تحفہ میں حاصل ہوگئی تا کہ ہم اپنی منسٹری کا ہیڈ کوارٹر تعمیر کر سکیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا عجیب طریقہ سے کام کرتا ہے۔

Another Biblical Name

بائبل میں سے ایک اور نام

جب مارانا تھا نام حاصل نہ ہو سکا تو میں نے پھر نہایت سنجیدگی سے نام کی تلاش شروع کر دی۔ وقت بہت تھوڑا تھا اور ہمیں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ ہم اپنی منسٹری کو رجسٹر کروالیں تا کہ ہمیں ٹیکس نادہندہ کا سرٹیفیکٹ حاصل ہو جائے اور ہم اپنا لیٹر پیڈ اور رسالہ اور پمفلیٹ شائع کر سکیں۔

تو خداوند نے جلد ہی ایک نیا نام میرے ذہن میں رکھ دیا اور یہ نام ''لیمب اینڈ لائن منسٹریز Lamb and Lion Ministries تھا۔ جب خداوند نے اس نام سے میری روح کو متاثر کیا تو میں خوشی سے بھر گیا اور میں ولولہ اور جذبہ سے ناچ اٹھا۔ یہ نام مثالی تھا۔ ہمارا پیغام نبوتی تھا اور خداوند یسوع مسیح کی دو عظیم صورتوں اور شبیہوں کو بائبل میں عیاں اور ظاہر کیا گیا ہے۔ عظیم دکھا اٹھانے والا برّہ اور فتح مند شیرِ ببر۔ وہ بطور دکھا اٹھانے والا برّہ کی صورت میں تو آ چکا ہے اور اب وہ فتح مند شیرِ ببر کی مانند پھر سے آنے والا ہے۔ اس وقت بڑی خوشی کا سماں تھا جب ٹیکساس کی ریاست کے سیکریٹری نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس نام کو استعمال کر سکتے ہیں!۔

Securing a Logo

امتیازی نشان (لوگو) کو محفوظ کرنا

میری دوسری مشکل تصویر کشی یا مصوری تھا۔ضرورت یہ تھی کہ لوگو سے منسٹری کا پیغام واضع ہو جائے اور دیکھنے والا لوگو کو دیکھ کر فوراً سے منسٹری کے پیغام کو سمجھ جائے۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا تھا جو اپنے کام میں یکتائے زمانہ تھا اور وہ مسیحی کتابوں کو شائع کیا کرتا تھا۔ مجھے پتہ تھا کہ وہ شخص آج کل ٹیکساس کی ریاست میں اور شہر آسٹن میں رہائش پزیر ہے۔ میں نے اسے ایک خط لکھا اور اسے بتایا کہ میری ضرورت کیا ہے۔اور یہ بھی لکھا کہ منسٹری کی کیا ضرورت ہے اور ہماری مالی حالت اس وقت کیا ہے اور یہ بھی صاف صاف لکھا کہ اس کام کی قیمت ادا کرنے کے لئے میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ میرے پاس صرف ایک سو ڈالر ہیں جو میں ادا کر سکتا ہوں۔ یوں سمجھ لیں کہ میں ملک بھر میں سب سے بڑے فن کار کو یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ لوگو (نشان) بلا قیمت عطا کر دے۔

میں نے خط لکھ کر اس پر اپنے ہاتھ رکھے اور کہا اے خداوند متعلقہ شخص کے دل کو اس بڑے کام کے لیے چھوتا کہ وہ میری درخواست کے مطابق مجھے جواب دے اور یاد رہے کہ میں نے اس خط پر ہاتھ رکھ کر پہلی دفعہ دعا کی تھی۔

میں نے خط کے جواب کا ایک ماہ تک انتظار کیا لیکن کوئی جواب نہ آیا۔آخر کار میں نے فیصلہ کیا کہ بغیر نشانِ مخصوص ہی لیٹر ہیڈ اور دیگر کاغذات کو شائع کر دوں تا کہ ہمارا کام نہ رک جائے۔تو اسی وقت مجھے ڈاک کے ذریعہ ایک پارسل موصول ہوا۔اس پارسل میں وہ مخصوص نشان یعنی لوگو کی ڈرائنگ موجود تھی۔

خدا نے میری دعا کو سنا۔اس نے وہ راستہ تیار کیا اور خدا نے اس ماہر کاریگر یعنی آرٹسٹ کے دل کو چھوا اور اس نے خدا کے روح کی ہدایت سے اس کام کو مکمل کر کے مجھے بھیج دیا اور اس نے کوئی پیسہ مجھ سے وصول نہیں کیا۔اب میری منسٹری کی ایک بہترین اور بہت خوبصورت پہچان تھی۔ یاد رہے کہ جب خدا کام کرتا ہے تو وہ اول درجہ کا کام ہوتا ہے۔

Pennies from Heaven

آسمان سے پیسے

میری سب سے بڑی ضرورت پیسہ تھا۔ ہمارے پاس کوئی پیسہ محفوظ نہ تھا نہ ہی کوئی کام کرنے کے لئے اشیاء تھیں حتٰے کہ کوئی دفتر بھی نہ تھا۔ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ صرف آٹھ سو ڈالر ہی تھے جن کا وعدہ کیا گیا تھا اور برنیس کی دی ہوئی پرانی کار۔

بورڈ نے میرے لئے ایک ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہاؤس الاؤنس پانچ سو ڈالر اور میری بیوی کی تنخواہ یہ ہماری ماہانہ آمدن تھی۔ اور مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ میری تنخواہ کہاں سے آئے گی؟ صرف خداوند ہی جانتا تھا۔ خداوند نہایت فراغ دلی سے ہر ماہ سب کچھ مہیا کرتا رہا۔ کئی عجیب طریقہ اور معجزانہ طور پر اچانک اخراجات پورے ہوتے گئے اور ہمیشہ کئی دفعہ کسی ایسے شخص نے مہینہ کے آخر میں چیک بھیج دیا کرنا جس کے متعلق ہم نے کبھی سنا بھی نہ ہونا۔ اسی طرح زندگی بسر کرنے سے ہمارا خداوند پر بھروسہ اور بڑھا اور ہمارا جوش وجذبہ بڑھتا رہا۔

خداوند نے کبھی بھی ہماری ضروریات سے زیادہ ہمیں نہ دیا۔ اس بات نے ہمیں گھٹنوں پر رہنا سکھایا اور ہم ہمہ وقت خداوند کے ساتھ رشتہ قائم رکھتے گئے۔

Operating on Faith

ایمان کے ذریعہ کام چلانا

پیسہ کے متعلق میرے تجربات میں سے ایک یادگار وہ وقت انڈیانہ کے چرچ میں سے ہے۔ وہاں کے پاسٹر انچارج نے مجھ سے کہا کہ ایلڈر صاحبان نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم آپ کی آمدو رفت کے اخراجات کی ذمہ داری لیتے ہیں اور آخری شب محبت کا ہدیہ بھی اٹھائیں گے۔ تاہم محبت کا ہدیہ اگر چار سو ڈالر سے کم ہوا تو باقی کلیسیا ادا کرے گی۔

میں نے اپنے دفتر کے منیجر صاحب کو فون کیا کہ مالی کیفیت کیا ہے۔ اس نے کہا کچھ بری نہیں۔ اور اس نے بیان کیا کہ سترہ سو ڈالر 1700$ کے بل ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں

نے اس سے کہا کہ دعا کرتے ہیں اور خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ مہیا کرے گا۔

Opening Heaven's Windows

آسمان کی کھڑکیاں کھلتی گئیں

جب رات کو محبت کا ہدیہ اٹھایا گیا تو پاسٹر اور ایلڈر صاحبان آپس میں گفتگو کر رہے تھے اور میں دروازہ پر لوگوں کو الوداع کہہ رہا تھا۔ پاسٹر صاحب نے کہا کہ ڈیوڈ اس کلیسیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا جو آج ہوا ہے۔ پھر اس نے کانپتے ہوئے میری طرف ہاتھ بڑھا کر مجھے چیک دے دیا۔ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں سترہ سو پچیس ڈالر 1725$ لکھے ہوئے تھے۔

میں نے اپنے آفس منیجر کو پھر سے فون لگایا اور اس سے کہا آپ پھر حساب کو چیک کریں کیونکہ خداوند نے کبھی بھی ہماری ضرورت سے زیادہ ہمیں نہیں دیا۔ تم ضرور پچیس ڈالر کی رسید کہیں بھول رہے ہو یا تم اسے گما بیٹھے ہو۔ تو اس نے جب چیک کیا تو کہا جی مجھ سے غلطی ہوئی ہے، ٹوٹل بلز سترہ سو پچیس ڈالر 1725$ ہی ہیں۔

باب نمبر 11

Relying on Prayer

دعا پر اعتماد

میں نے بہت جلد ہی سیکھ لیا کہ ایمان پر چلنے کی چابی دعا ہی ہے۔ متعدد دعا، بلا ناغہ دعا اور مخصوص دعا۔

منسٹری کی عمر ابھی چھ ماہ ہی تھی تو ایک دن بورڈ آف ٹرسٹیز کا ایک رکن آ کر کہنے لگا

''ڈیوڈ آپ رات دن کام کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے آپ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں، اور سب کچھ بذاتِ خود ہی کر رہے ہیں۔ آپ کو ایک آفس منیجر کی ضرورت ہے''۔

میں نے اس کو جواب دیا کہ

''اس کام کے لئے پیسہ نہیں ہیں۔ ضرورت تو ہے اور اشد ضرورت ہے اور خدا اس ضرورت کو جانتا ہے اور وہی مہیا بھی کرے گا''۔

اس شخص نے جواب دیا'' آپ کو جو کرنا ہے وہ صرف ایمان پر قدم اٹھانا ہے، اور کچھ نہیں''۔

Playing Safe

اپنے بچاؤ کے لئے کام کرنا

لیکن میں یہ قدم کیسے اٹھا سکتا ہوں؟ میرا خوفناک تجربہ میرے کاروبار کا قرضہ تھا جس کی وجہ سے میں ہمیشہ روپے پیسہ کے لئے محتاط رہتا ہوں۔ میں قرضہ کے خوف سے ڈرتا تھا اور میں چاہتا تھا کہ آفس منیجر کی تنخواہ کے لئے پیسے بینک میں ہونے چاہیے۔

لیکن وہ شخص ہر ہفتہ آ کر مجھے یہی بات بتاتا رہتا تھا کہ آفس منیجر کی ضرورت ہے۔ پھر ایک دن کرسمس سے کچھ دن پہلے وہ پیارا بھائی آیا اور اس نے مجھے ایک خبر سنائی جس کی وجہ سے

میں سکتہ کی حالت میں آ گیا۔

''ڈیوڈ! میں اسی بات کے لئے بلا ناغہ دعا کرتا رہا اور خدا نے مجھے مجبور کیا کہ یہ کام تجھے ہی کرنا ہے۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مجھے اپنی ملازمت سے مستعفی ہو کر ڈیوڈ کا آفس منیجر کا کام سنبھالنا چاہیے اور میں یہ فوراً کرنا چاہتا ہوں اور اپنے کام کو یکم جنوری بروز سوموار سے شروع کروں گا''۔ اس نے یہ اعلان کیا۔

''لیکن بلی جیک!'' میں نے احتجاج کیا اور کہا ''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں یہ رِسک نہیں لے سکتا۔ میں آپ کے لئے نقدی کہاں سے لاؤں گا؟''

اس نے جلدی سے کہا ''خدا مہیا کرے گا''۔ آپ میرے ساتھ متفق ہو کر دعا کریں کہ خدا اس ضرورت کو پورا کرے''۔

ہم دونوں نے مل کر دعا کی اور خدا نے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ اس نے ہماری اس ضرورت کے لئے مہیا کر دیا۔ مہینہ کے آخر میں نقدی بینک میں موجود تھی۔

بائبل مقدس کا فرمان ہے:

''تم خواہش کرتے ہو تمہیں ملتا نہیں۔
اس لئے نہیں ملتا کہ تم مانگتے نہیں

(یعقوب 2:4)

پھر میں نے ایمان کے ساتھ مانگنا سیکھا کہ خدا سنے گا اور جواب بھی دے گا۔

The Key to Revival

روحانی بیداری کے لئے کنجی

چند ہی عبادات میں مجھے پتہ چل گیا کہ روحانی بیداری کی کامیابی کے لئے دعا ہی صرف ایک چابی ہے۔ اگر عبادت شروع ہونے سے پہلے عبادت کو دعا کے ساتھ غسل دیا گیا ہو تو میری منادی کے برعکس بڑے بڑے واقعات و کام ظہور میں آئیں گے۔ روحیں نجات حاصل کریں گی اور زندگیاں تبدیل ہوں گی اور ہوتی ہوئیں نظر بھی آئیں۔ عبادت سے پہلے لوگ دعا نہیں کریں

گے جس طرح کہ اکثر ہوتا ہے تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

ایک دن جب میں جنوبی ٹیکساس میں ایک مردہ سی کلیسیاہ میں خدا کا کلام پیش کرنے والا تھا تو اتوار کی صبح قریباً 400 لوگ موجود تھے۔ تاہم میرے نزدیک یہ بات کوئی اہم بات نہ تھی کیونکہ یہ ایک رسمی کلیسیا تھی اور ایسی کلیسیاؤں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن اتوار کی شام کی عبادت مشکل سے صرف 100 لوگ ہی موجود تھے۔ میں نے اپنی چار سالہ خدمت میں ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس رات میں نے بڑا جوش بھرا پیغام دیا اور وہاں کچھ بھی نہ ہوا۔ کوئی ردِعمل نہ دکھا۔ میں نے پیغام کے بعد لوگوں کو آگے آنے کی حوصلہ افزائی بھی کی مگر لوگ ادھر ہی کھڑے رہے اور آپس میں بڑ بڑ کرتے رہے۔ اور مجھے اس سب کو دیکھ کر بہت حیرت ہوئی بلکہ میری حیرت کی کوئی حد ہی نہ رہی۔

سوموار کے دن میں نے بڑے بوجھ سے دعا کی کہ خداوند اس بندھن کو توڑ ڈال۔ ہم عبادت میں گئے لیکن پھر تھوڑے سے لوگ ہی آئے تھے۔ اس کی بجائے حمد وثنا کرنے والوں کی فہرست کی کوئی حد نہ تھی، وہ بے شمار تھے، وہ اپنی اپنی مرضی کے گیت گا رہے تھے۔ لوگ خداوند کے کلام کو بے حسی سے سن رہے تھے اور ان کی توجہ کہیں اور ہی تھی۔ تاہم اس عبادت میں خدا کا روح بھی متحرک تھا اور لوگوں کی توجہ کو اپنی گرفت میں لے رہا تھا۔ لوگ ہمہ تن گوش ہو کر کلام سننے لگے اور جب لوگوں کو میں نے آگے آنے کے لئے کہا تو لوگ آگے آنے کی بجائے اپنی نشستوں کو پکڑ کر دعا کرنے لگے۔ اصل میں وہ آگے تو آنا چاہتے تھے مگر ان کا کہنا تھا کہ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے ان کے پاؤں جکڑ رکھے ہوں۔

اب ہم ایک بہت بڑی روحانی حالتِ جنگ میں تھے۔ مزاحمت بڑی سخت تھی۔ اگلی صبح فتح حاصل کرنے کے لئے میں نے گھٹنوں کے بل ہو کر شیطانی زور کو توڑنے کے لئے خدا کے حضور دعا کی اور چلا چلا کر رویا اور یوں ہی دعا کرتا رہا۔ لیکن شیطان کا زور نہ ٹوٹا۔ منگل کی رات خدا کا روح حرکت میں تھا لیکن منگل شام مزاحمت اور بھی پُر زور تھی۔

بدھ کی رات عبادتوں کی آخری رات تھی۔ میں روحانی جنگ کو لڑتے لڑتے تھک گیا تھا۔

میں بڑے جوش اور سرگرمی سے دعا کرتا رہا اب مجھے دعائیہ مدد کی ضرورت تھی۔

Discovering a Prayer Warrior

دعائیہ جنگجو کا انکشاف

میں نے دعا کرنے کی کوشش کی لیکن میرے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تھوڑی دیر دیہاتی علاقہ میں ڈرائیو کروں۔ میں شہر سے باہر نکل گیا۔ میں نے سڑک پر ایک سرخ رنگ کا نشان دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا:

''اگر آپ کو دعا کی ضرورت ہے تو اس طرف تشریف لائیے''

اور ایک تیر کا نشان لگا ہوا تھا۔ لیکن میں بے احتیاطی سے آگے بڑھ گیا۔ وہ نشان میرے ذہن میں اٹک کر رہ گیا۔ جب میں اس نشان سے بہت دور نکل گیا تو میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے واپس جانا چاہیے اور اس جگہ کا پتہ لگانا چاہیے۔

واپس پہنچ کر میں دروازہ پر کھڑا ہوا اس انتظار میں تھا کہ کوئی آ کر مجھے خوش آمدید کہے گا۔ تاہم خداوند نے عجیب طور پر اپنے خزانہ میں سے میرے لئے کچھ رکھا تھا۔ دروازہ کھلا اور ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی چھوٹے قد کی ادھیڑ عمر کی خاتون جو ٹینس شوز پہنے ہوئے تھی مجھے مسکراتے ہوئے اور خوشگوار لہجہ میں خوش آمدید کہا۔ اس کے چہرہ پر خداوند کا جلال نمایاں تھا۔

''تشریف لائیے! میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی''۔۔۔اس نے مجھ سے کہا۔

''میرا انتظار؟ اس کا کیا مطلب ہوا؟''۔

میں نے کمرہ کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا کہ اس میں صرف دو کرسیاں اور ایک میز تھی جس پر کافی اور بسکٹ رکھے تھے۔ اس نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو کہا۔ پھر اس نے کرسی میرے نزدیک کرتے ہوئے میری طرف جھک کر کہا:

''ہم کس بات کے لئے دعا کریں؟''

میں نے اس سے حیرانگی کے عالم میں پوچھا:

''آپ دعا کرنے کا صلہ حاصل کریں گی؟''

''نہیں بالکل بھی نہیں!'' اس نے ہنستے ہوئے کہا ''میں تو زندہ خداوند کی خدمت کرتی ہوں۔ میرا خدا تو اپنے فضل اور رحم کے لئے کچھ نہیں لیتا۔ اب آپ بتائیں کہ میں آپ کے کس مقصد کے لئے دعا کروں؟''۔

''سب سے پہلے مجھے یہ بتایئے کہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟''

اس نے بڑے صبر سے بتاتے ہوئے کہا:

''خدا نے مجھے چھ ماہ پیشتر مجھے اس شہر میں آ کر ایک دعائیہ عبادت خانہ کھولنا کو کہا تھا۔ اس شہر میں بیداری کی ضرورت ہے''۔

میں اس بات سے اتفاق کرتا تھا۔ اس نے پھر ایک دفعہ مجھ سے دعا کرنے کے لئے پوچھا۔ لیکن اب میرے پاس پوچھنے کے لئے اور کوئی سوال نہیں تھا۔

''جب آپ نے کہا کہ میں آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی، تو اس کا کیا مطلب تھا؟

A Word of Knowledge

علمیت کا کلام

''آپ اس بات پر غالباً یقین نہیں کریں گے''۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کل بعد ازاں دوپہر جب میں دعا کر رہی تھی تو خداوند نے میرے ساتھ بات کی کہ ایک مناد تیرے پاس دعا کے لئے آئے گا''۔

''کیا آپ ایک مناد ہیں؟ کیا آپ منادی کرتے ہیں؟ اس نے مجھے پوچھا۔۔۔

میں چپ سادہ بیٹھا رہا کہ اس نے کسی طرح جان لیا کہ میں ایک منادی کرنے والا ہوں جب کہ میں نے فلانل کی شرٹ اور جین کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ میں تو اس لباس میں یقیناً کوئی منادی کرنے والا نہیں لگتا تھا۔ خیر میں نے اسے جواب دیا

''جی ہاں! میں ایک مناد ہوں''۔

''میں نے بھی ایسا ہی خیال کیا'' اس نے جواب دیا۔

''خداوند نے مجھے بتایا کہ آپ آ رہے ہیں۔ میں صبح ہی یہاں آ موجود ہوئی اور کمرہ کو صاف کیا اور آپ کے لئے کافی اور بسکٹ بنائے۔ آپ کہاں رہ گئے تھے؟ میں تو دو گھنٹوں سے آپ کا انتظار کر رہی تھی''۔

میں نے خدا کے فضل اور رحم کے لئے تشریف وستائش کرنا شروع کر دیا۔ تو میں نے اپنی سرگزشت اسے سنائی۔ وہ خاتون اپنا سر ہلاتی رہی اور سنتی رہی۔ اور پھر اس نے کہا ''میں نے سمجھ لیا کہ آپ کس بات سے پریشان ہیں''۔ اسی کام کو کرنے کے لئے مجھے خدا نے یہاں بھیجا ہے۔

''اس شہر کو سچ مچ روحانی بیداری کی ضرورت ہے''۔

Praying in the Spirit

روح میں دعا

پھر اس نے دعا کرنا شروع کی کہ خدا کا روح آج شام کی عبادت میں زور سے نازل ہو۔ میں نے خیال کیا کہ وہ آسمان کو نیچے آنے کے لئے دعا کرے گی جس طرح اس نے دلیری اور قوت میں دعا کی۔ میں نے اس طرح کی دعا کبھی نہیں سنی تھی۔

اس شام کو وہ عبادت میں شامل ہوئی اور خاموشی سے پچھلی نشستوں میں بیٹھ کر دعا کرتی رہی۔ جب میں نے کلام سنانا شروع کیا تو میں قوت کو محسوس کر رہا تھا۔ میں نے عبادت کی عمارت میں روحانی تناؤ اور کھچاؤ کو محسوس کیا اور خدا کے روح کی حضوری اور موجودگی عروج پر تھی۔

رکاوٹ پیدا کرنے والی قوت کا زور ٹوٹ گیا تھا جیسے کوئی بند ٹوٹ جاتا ہے اور پانی زور سے بہنے لگتا ہے۔ اور جب آگے آنے کی دعوتِ عام دی گئی تو لوگ اس طرح آنے لگے جس طرح پانی کا سیلاب امنڈ آیا ہو۔ لوگ آنسو بہا کر اور رو رو کر اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے تھے اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دعا کر رہے تھے۔ یہ منظر نہایت ہی پر لطف اور خوشگوار اور خوبصورت منظر تھا۔ میں نے اس طرح پہلے کبھی ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

Walking at God's Pace

خدا کے ساتھ چلنا

دعا کے بارے میں مجھے ایک اور کنجی کا بھی پتہ چلا کہ ایمان کے ساتھ خدا کے ساتھ ساتھ چلنا ضروری ہے۔ یہ ایک بہت ہی مشکل سبق ہے جو ایک مسیحی ایماندار کو سیکھنا ہے۔ خاص طور پر ان کے لئے یہ بہت اہم ہے جن کو خدا نے کل وقتی خدمت میں بلایا ہے۔ ایسے افراد کو عملی زندگی میں اس بھید کو جاننا پڑے گا اور اس بھید پر ہر روز عمل پیرا ہونا ہے۔

اگر ہم نے ایمان پر چلنا ہے تو ہمیں خدا کے ساتھ ساتھ چلنا ہے یعنی خدا کے طریقہ پر چلنا ہے نہ کہ اپنے طریقہ پر۔ یہ کام بڑا سخت کام ہے۔ ہم میں سے اکثر ایماندار سست رفتار ہوتے ہوئے خدا کے ساتھ ساتھ نہیں چلتے بلکہ وہ اپنے طریقہ پر چلتے ہوئے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ خداوند ہمیں کھینچ کر اپنے ساتھ چلاتا ہے۔ خداوند ہمیں ملامت آمیز لہجہ میں ڈانٹتا بھی ہے اور فرماتا ہے کہ **''میرے پیچھے آؤ سستی نہ کرو چلتے چلو میں تمہارے ساتھ ہوں''**۔

خادم حضرات اس بات کے الٹ چلتے ہیں۔ ہم خادم خدا کے آگے آگے دوڑنا چاہتے ہیں جیسے ابرہام اسمٰعیل کا باپ بنا، تو ابرہام خدا کے آگے آگے چلا۔ ہم بھی خدا کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم جو کچھ خود کرتے ہیں اس کے بارے میں ہم جوش میں آجاتے ہیں۔ ہم خداوند کے ساتھ صبر کے ساتھ پیش نہیں آتے بلکہ ہمارے صبر کے بند ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہم خداوند کے ساتھ ساتھ یا اس کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے۔ اس کے آگے آگے دوڑنا شروع کر دیتے ہیں، اس کے بدلے ہمیں ہمیشہ دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔

میں تو قائل ہو گیا ہوں کہ ہم میں سے اکثر خادم بھائی جو قرض کی لعنت میں پھنسے ہوئے ہیں، ہم خدا کے پیچھے نہیں چلتے اور نہ ہی خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ خدا ہمارے لئے مہیا کرے گا لیکن خدا کے ساتھ ساتھ چلنے کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں خدا کا انتظار کرنا ہے کہ اس نے ہمارے لئے اپنے سٹور میں کیا رکھا ہوا ہے۔ اور ضرور ہے کہ جو کچھ اس نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے وہ ہمارا ہے اور وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے وقت پر ہمیں دے گا۔ **ہمارا خدا ہزاروں پہاڑوں**

کے چوپائیوں کا مالک ہے (زبور 10:50)۔ وہ ہماری سب ضروریات کو پورا کرسکتا ہے اور جب ہم اس کے آگے آگے دوڑتے ہیں تو پھر وہ ہمیں کہتا ہے اب تم اپنی ضرورتوں کو بذاتِ خود پورا کرلو! اس کا نتیجہ پھر الٹ ہی ہوتا ہے۔ ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قرض اٹھاتے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس طرح چلیں جس طرح خدا چاہتا ہے یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلیں یا ہم اس کے ساتھ ساتھ چلیں جس طرح حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور خدا نے اسے اٹھالیا۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ ساتھ چلیں اور ہم اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کریں اور اس کے ساتھ وقت گذاریں۔ تاہم ہر پل اس کی مرضی کو جانیں۔

باب نمبر 12

Believing in Miracles

معجزات پر ایمان

ایک سنجیدہ دعائیہ زندگی معجزات کے ذریعے ایک مضبوط ایمان پیدا کرتی ہے۔ میں نے یہ بات معلوم کی ہے کہ بہت سے مسیحی اکثر دعا نہیں کرتے۔ اس لئے یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے۔ بہت سے مسیحی معجزات کی قدرت کو رد کر دیتے ہیں۔

بہت لوگ جن میں میں بھی ایک تھا، وہ معجزات کا انکار کرتے ہیں۔ اور وجہ یہ ہے کہ وہ ادوایت کی تعلیم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انکا کہنا یہ ہے کہ پہلی صدی کے بعد معجزات کی قدرت واپس لے لی گئی ہے۔ دیگر مسیحی کہتے ہیں کہ معجزات کا مطلب قانونِ فطرت کی خلاف ورزی ہے۔

لیکن بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ **"یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے"** (عبرانیوں 8:13)۔ اور یہ کہ **"خدا لاتبدیل ہے"** (ملاکی 6:3 اور 1 پطرس 5:6-7)۔ خدا نے کائنات کے طبعی قوانین کو خلق کیا اور وہ جب چاہے انہیں کسی بھی وقت معطل کر سکتا ہے۔ جس طرح کہ اخلاقی قوانین نہیں بدلتے اسی طرح طبعی قوانین بھی نہیں بدلتے۔

Types of Miracles

معجزات کی اقسام

تاہم بہت سے لوگ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ چند معجزات ہی ایسے معجزات ہوتے ہیں جن کے ذریعہ قانونِ فطرت کی خلاف ورزی ہوئی۔ لیکن بہت سے معجزات دوسری قسم کے معجزات تھے۔ ایسے معجزات وقت کے دورانیہ کے متعلق تھے۔

مثال کے طور پر حنّہ ہی کو لے لیجئے۔ اس نے دعا کی کہ اس کا رحم بابرکت ہو اور اس کی

دعا کے وسیلہ سے اس کے لئے ایسا ہی ہوا۔ بائبل مقدس معجزات کے طور پر پیش کرتی ہے لیکن یہ حمل کوئی بے عیب حمل نہ تھا۔ اس کا شوہر موجود تھا۔ اس کے حمل کا ایک وقت ٹھہرایا ہوا تھا۔ سو یہ معجزہ وقت کا تھا۔

اسی طرح پولس رسول اور سیلاس زلزلے کے سبب سے جیل سے رہا ہوئے اور کائناتِ فطرت کی کہیں بھی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ ملکِ اسرائیل میں زلزلے عموماً آتے رہتے ہیں لیکن کیا یہ بات دلچسپ نہیں کہ یہ زلزلہ اس وقت آیا جب پولس اور سیلاس جیل میں بند تھے۔ یہ بات مجھے یاد دلاتی ہے کہ کس طرح خدا نے اس وقت کام کیا جب یشوع اور بنی اسرائیل نے یریحو کی دیواریں گرتی ہوئی دیکھیں۔ یہ اسی قسم کے ایک زلزلے کا ہی نتیجہ تھا۔

اور پھر ایلیاہ کی دعا پر بھی غور کریں۔ جب اس نے کہا کہ اسرائیل کے ملک میں بارش نہیں ہوگی اور ساڑھے تین برس تک بارش نہ ہوئی اور پھر جب اس نے بارش کے لئے دعا کی تو بارش ہوئی۔ تو کیا ان معجزات نے فطرت کے قانون میں کوئی مداخلت کی؟ فطرت کا کوئی قانون نہیں کہ ملکِ اسرائیل میں ہر سال بارش ہوگی۔ مذکورہ ملک اکثر سخت کال کا تجربہ کرتا رہا ہے۔ یہ معجزات وقت کے معجزات تھے۔ بارش کا ہونا اور نہ ہونا دعا کا نتیجہ تھا۔ دنیا اسے تو محض ''اتفاق'' ہی کہے گی۔ لیکن میں تو اس ''خدا کا یقینی واقعہ'' کہوں گا۔

A God-incidence

خدا کا یقینی واقعہ

میں نے تو شخصی طور پر خدا کے ایسے یقینی واقعات کا تجربہ حاصل کیا جب میں لیکسنگٹن کینٹکی Lexington, Kentucky میں عبادت کرنے کے لئے ایک ایسی کلیسیا میں گیا جس کے ممبران کی تعداد ہزاروں پر مشتمل تھی۔ تو مذکورہ کلیسیا نے اس استدعا کو قبول کیا جو میں نے ان سے ایک خط کے ذریعہ سے کی تھی۔ لہٰذا انہوں نے ایک خصوصی دعائیہ عبادت منعقد کی۔ کسی نے اپنے آپ کو دعا اور روزہ کے لئے وقف کر دیا۔ ان میں ایک صد افراد نے پوری رات دعا کرنے کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر دیا اور انہوں نے پوری رات دعا میں گزاری۔ پھر کئی ایک

نے شبِ بیداری کی میٹنگ شروع کر دی یعنی دس منٹ ایک آدمی دعا کرتا تھا پھر اس کے بعد دوسرا آدمی۔ یوں چوبیس گھنٹے دعائیہ عبادت ہوتی رہی۔ جب مجھے اس دعائیہ عبادت کے متعلق بتایا گیا تو میں نے جوش میں کہا کہ خدا اس کلیسیا کے افراد کی دعاؤں کے وسیلہ سے بہت بڑی بیداری لائے گا۔ میں اس جگہ میں دو دن پہلے جا پہنچا اور وہاں کچھ اور دیگر کاموں کو انجام دیا۔ جب میں ہوٹل کے کمرہ میں داخل ہوا (یہ بات جمعہ کی بعد از دوپہر کی ہے) تو جانگھ (دونوں ٹانگوں کے سنگھم والی جگہ) میں شدید درد اٹھا۔ درد اتنی شدید تھی کہ میری برداشت سے باہر تھی۔ میں بستر پر لیٹ گیا اور میں نے امید کی کہ یہ جلد جاتی رہے گی لیکن ایسا نہ ہوا۔ درد کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا۔

ٹیکسی لی اور نزدیک کے ہسپتال میں ایمرجنسی روم میں چلا گیا۔ کئی گھنٹوں کے اور بہت معائنوں کے بعد ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ آپ کے گردہ میں پتھر ہے اور وہ پتھر پیشاب کی نالی میں اٹک گیا ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ کو فوراً ہی ہسپتال میں داخل ہو جانا چاہیے تا کہ آپ کا علاج شروع کیا جا سکے۔ اور یہ بھی امکان ہے کہ آپ کے مثانہ میں نالی داخل کی جائے اور آپ کو بھوکا بھی رکھا جائے۔

درد کے علاوہ میں اس عبادت کے لئے سوچ رہا تھا جو خدا نے اپنے لوگوں کے جواب میں مجھے استعمال کرنے کے لئے تیار رکھا تھا۔ میں تو یہ بات جان گیا تھا کہ خدا نے ہمارے لئے ایک بہت بڑی ضیافت تیار کر رکھی ہے اور میں اس موقع کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ پس میں نے ہسپتال میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔

ڈاکٹر مجھے ''پاگل'' کہہ کر چلا گیا۔ اس نے مجھے یہ بتایا کہ اگر پتھر نے حرکت کرنا شروع کر دی تو درد اس سے بھی زیادہ شدت اختیار کر سکتی ہے۔ میں نے درد کی شدت کو محسوس کیا لیکن پھر بھی میں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ ڈاکٹر مجھے کچھ گولیاں دے کر چلا گیا اور اس نے مجھے بتایا کہ یہ گولیاں صرف درد کو ختم کرنے کے لئے بہت طاقت ور ہیں۔ اس نے مجھے ان گولیوں کے متعلق خبردار کیا۔

A Spiritual Battle

روحانی جنگ

میں ہوٹل میں واپس چلا گیا لیکن درد کی شدت کے ساتھ میرا برا حال ہو رہا تھا۔ میں نے ڈاکٹر کی دی ہوئی سب گولیاں پھینک دیں۔ مجھے پتہ تھا کہ شیطان مجھ پر اس لئے حملہ آور ہوا ہے کہ مجھے اس کلیسیا میں کلام سنانے سے روک سکے۔ اس لئے کہ جماعت بیداری کے کنارے پر کھڑی ہے اور شیطان نے پختہ ارادہ کر رکھا تھا کہ وہ اس بڑی بیداری کو روک سکے۔

میں نے شفا کے لئے دعا کرنا بند کر دیا اور اب میں خدا سے روحانی قوت کے لئے دعا کر رہا تھا کہ خداوند مجھے شیطان سے شکست دینے کے لئے قوت عطا کرے۔ میں نے شیطان کو جھڑکا اور خداوند یسوع مسیح کو مدد کے لئے پکارا۔ درد ساری رات جاری رہی یعنی قائم رہی۔ میں ساری رات درد سے بے حال اور بے سدھ ہو کر کروٹیں بدلتا رہا۔ امید کرتا رہا کہ درد جاتی رہے گی لیکن درد بدستور جاری رہی۔

دوپہر کے وقت بروز ہفتہ کے دن مجھے ایک خیال آیا۔ میں نے فون اٹھایا اور اپنے ایک بہت ہی پیارے دوست کو فون کیا جو بڑا خدا پرست تھا۔ وہ مشن فیلڈ چین Mission Feild, China میں پیدا ہوا تھا اور بعد ازاں وہ بذاتِ خود فلپائنز Philippines میں بطور مشنری کام کر رہا تھا۔ وہ شخص مردِ دعا تھا۔ ایسے ہی شخص کی اس وقت مجھے ضرورت تھی۔ وہ اسی وقت آنے کے لئے رضامند ہو گیا اور اپنے ساتھ اپنے ایک دوست کو لے آیا۔ ہم تینوں میرے کمرے میں بیٹھ کر قریباً آدھا گھنٹا بات چیت کرتے رہے۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور سادہ سی دعا کی اور دعا کرتے ہوئے اس نے کہا کہ ''خداوند اس گردے کی پتھری کو اسی وقت تحلیل کر دے تا کہ ڈیوڈ کل جس جگہ جس کام کے لئے تو نے اسے بلایا ہے اسے پورا کر سکے۔۔۔ خداوند یسوع کے نام سے آمین!''۔ یہی وہ الفاظ تھے جو میں نے اس کے سنے پھر ہم قریبا بیس منٹ تک باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب میں کھڑا ہوا درد فوری طور پر جاتی رہی اور میں نے یہ جان لیا کہ گردے کی پتھری جاتی رہی تھی۔ شیطان شکست خوردہ تھا۔ شیطان کو منہ کی

کھانی پڑی۔ہم سب نے خداوند کا شکریہ ادا کیا اور وہ دونوں خوشی مناتے ہوئے ہوٹل سے چلے گئے۔

اگلے دن میں نے کلیسیا کو اس معجزہ کے بارے میں بتایا تو وہ سب جوش و جذبہ سے بھر گئے اور اس دن خدا نے اس عبادت میں اتنی برکت دی کہ میری خدمت میں کسی اور عبادت میں ایسی برکت نہ تھی۔

ایک ہفتہ بعد جب میں ڈیلس شہر میں واپس آیا تو میں نے اپنے ایک دوست کو جو ریڈیالوجسٹ Radiologist تھا اس کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا۔اس نے مجھ سے کہا کہ ممکن ہے خدا نے آپ کو چھوا ہوتا ہم ہمیں پھر بھی عملی طور پر اس کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔تو اس نے میرا ایک اور معائنہ کیا اور ایکسرے وغیرہ بھی کئے۔یہ سب کرنے کے بعد اس کو میرے گردے میں کوئی پتھری نہ ملی۔خداوند کی تعریف ہو پتھری تحلیل ہوگئی تھی۔

The Power of Praise

تعریف (خدا) کی قوت

میں ایک معجزہ کی گواہی دے سکتا ہوں جو شمالی ڈیلس کے علاقہ میں ایک گھریلو عبادت میں اس وقت ہوا جب ایک گھر میں قریباً پچیس لوگ شام کی عبادت کے لئے جمع ہوئے تھے اور عبادت شروع ہونے سے بالکل پہلے جب میں سامنے والے دروازہ کے ساتھ کھڑا تھا تو میں نے گھنٹی کی آواز سنی۔میں نے دروازہ کو کھولا تو میرے سامنے ایک پرانی دوست کھڑی تھی جسے میں نے بہت مدّت کے بعد دیکھا۔میں نے اس کے ساتھ ہاتھ ملانے کے لئے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ کو پیچھے ہٹالیا۔میں نے حیرانگی سے پوچھا کہ کیا ہوا؟
اس نے کہا کہ ''میرے ہاتھ کی طرف ذرا دیکھو''۔۔۔تو اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک گندا اور سرخ داغ دار چھالا ہے۔اس کا سائز سِلور کے ایک سِکہ کے برابر تھا۔اس نے کہا

''میرا ہاتھ گرم مائع کی وجہ سے جل گیا ہے''۔

میں نے اس کے ہاتھ کے جل جانے کے لئے بڑا افسوس کیا۔ اس وقت پرستش کی عبادت شروع ہو چکی تھی اور خداوند کا روح ہماری عبادت میں نازل ہوا۔ یہ عبادت بڑی سنجیدہ تھی۔ خدا کا رعب اس عبادت میں چھایا ہوا تھا۔ مجھے پتہ چل رہا تھا کہ خداوند کا تخت یہاں ہماری پرستش پر لگ چکا ہے۔ جس طرح زبور 3:22 میں لکھا ہوا ہے کہ ''خداوند اپنے لوگوں کی حمد وستائش پر تخت نشین''۔

The Lord's Surprising Ministry

خداوند کی حیران کن امداد

اس شام خداوند کا روح ہماری حمد وستائش پر آ ٹھہرا اور جب عبادت اختتام کو پہنچی تو وہ میری دوست جس کا ہاتھ جل گیا تھا میرے پاس آ کر رونا شروع کر دیا۔ میں نے اس کے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے سسکیوں کے ساتھ روتے روتے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا۔ اس کا ہاتھ بالکل ٹھیک تھا۔ اس نے کہا خداوند نے میرا ہاتھ ٹھیک کر دیا ہے۔ اور کسی نے بھی اس کے ہاتھ کی شفا کے لئے دعا نہیں کی تھی، لیکن جب ہم سب حمد وثنا اور خداوند کی تعریف کر رہے تھے تو خداوند آ موجود ہوا اور اس کی موجودگی کی وجہ ہی سے اس پیاری بہن کا ہاتھ تندرستی پا گیا۔

A Gift of Healing

شفا کی نعمت

بائبل مقدس میں شفا کی نعمتوں کا ذکر پایا جاتا ہے یعنی لفظ جمع میں پایا جاتا ہے (2 کرنتھیوں 9:12)۔ خدا نے ان نعمتوں میں سے ایک نعمت مجھے بھی عطا کی ہے اور وہ نعمت مجھے خدا نے اس وقت عطا کی جب میں نے اپنی اس خدمت کو شروع کیا۔ خدا نے خدمت کے شروع ہی میں مجھے شفا کی نعمت سے نوازا۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب میں ایک کلیسیا میں گیا جس کے اراکین کی تعداد صرف تیس تھی۔ یہ عبادت ڈیلس شہر کے جنوبی علاقہ میں ایک شاپنگ سنٹر میں منعقد ہوئی تھی۔ عبادت کی

آخری رات جب میں خدا کی قوت پر پیغام دے رہا تھا۔اس پیغام کا مقصد یہ تھا کہ خدا ایک شخصی خدا ہے اور خدا محبت کرنے ولا خدا ہے اور وہ ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اور ہمارا خدا اب بھی معجزے کرتا ہے۔

میں نے اپنے اس نکتہ کو ثابت کرنے کے لئے بائبل مقدس میں سے کئی ایک مثالیں پیش کیں۔ان مثالوں میں سے ایک مثال حنّہ کی بھی تھی کہ کس طرح خدا نے اس کی دعا کو سنا اور چونکہ وہ بانجھ تھی تو خداوند نے کس طرح اس کے بانجھ پن کو پھل دار کیا۔

جب میں نے لوگوں کو کھڑا ہو کر دعا کرنے کے لئے کہا تو پرستش کرنے والے نے کسی اور کی طرف اشارہ کیا۔اب دوسرا شخص لیڈ کرے گا۔دوسرا آدمی آیا اور اس نے اپنی بیوی کو بھی آگے آنے کے لئے کہا۔جب وہ بھی آ گئی تو اس آدمی نے کہا کہ ہم دونوں کے لئے آپ دعا کریں کہ خدا ہمیں بھی اولاد جیسی نعمت عطا کرے۔اور انہوں نے مجھے بتایا کہ ہماری ایک بیٹی ہے جس کی عمر سات سال ہے اور پیدا ہوتے ہی اس کے دماغ کو نقصان پہنچا۔اب وہ نہ تو چل سکتی ہے اور نہ بول سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اب آپ کے اولاد نہیں ہو سکتی۔

میں نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے پوچھا کہ

''کیا آپ دونوں ایمان رکھتے ہیں کہ سب باتیں خدا کے لئے ممکن ہیں''؟

ان دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا کہ ''جی ہاں!''۔

میں نے ان پر اپنا ہاتھ رکھا اور خدا سے التجا کی کہ ان کو برکت دے اور اس بہن کے رحم کو برکت دے۔

A Double Blessing

دوہری برکت

تین ماہ کے بعد اس بہن کے شوہر نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ

''آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن میری بیوی خدا کے فضل سے حاملہ ہے''۔اور اس کے بعد وہ چیخ چیخ کر خداوند کا شکر ادا کر رہا تھا۔میں بھی اس کے ساتھ خداوند کی تعریف کرنے لگا۔

تین ماہ بعد پھر سے اس نے مجھے فون کیا۔اس بار میں پہلے سے ہی خوش تھا۔اس نے مجھے کہا کہ جو دعا آپ نے ہم پر ہاتھ رکھ کر کی تھی ہمیں اس سے ڈبل برکت حاصل ہوئی ہے۔لہٰذا ان کے ہاں جڑواں بچے پیدا ہوئے۔انہوں نے ان کا نام یونتن اور جیمس رکھا۔ان کی پیدائش کے تین سال بعد ان کی بہن دس سال کی عمر میں فوت ہوگئی۔جب میں نے یہ خبر سنی تو مجھے یاد آیا کہ ان کی بہن کو تو خدا نے اپنے پاس بلا لیا ہے۔اس کے اب خداوند نے ان کو جڑواں بیٹے عطا کئے۔

Praying for Babies

بچوں کے لئے دعا کرنا

اس کے بعد میں نے سینکڑوں ماؤں کے لئے دعا کی کہ خدا ان کو اولاد جیسی نعمت عطا کرے اور ان کے مردہ رحم کو باردار کرے۔

ان میں سے ایک ایسا واقعہ جو میں بھول نہیں سکتا وہ اولکا ہو ماہ میں وقوع میں آیا۔میں اس شہر کے ایک ''خودمختار'' چرچ میں عبادت کر رہا تھا۔اس نے مجھے ایک فون پر کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ایک مریض کے لئے دعا کریں۔میں نے جو کچھ بھی اس کے لئے کر سکتا تھا کیا لیکن میں اس کے لئے کچھ نہ کر سکا سب کچھ خدا کر سکتا ہے۔اس نے کہا کہ وہ مریضہ آپ کے ساتھ خود بات کرے گی۔

ایک گھنٹہ کے بعد میں نے فون پر ایک آدمی کی آواز سنی۔اس نے بتایا کہ میں شہر میں ایک بہت بڑی بپٹسٹ کلیسیا کا پاسبان ہوں۔اس نے کہا کہ اگر ہم کچھ دیر کے لئے آپس میں بات چیت کرنے کے مل سکیں۔میں اس کے ساتھ متفق ہوا اور میں نے کہا کہ میں آپ کے آفس میں آ کر آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ چرچ ہوٹل کے بالکل سامنے ہی تھا۔اس نے کہا نہیں آپ نہیں بلکہ میں ہی آپ کے ہوٹل کے کمرہ میں آپ کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے تیار ہوں۔

لہٰذا وہ چند منٹ کے بعد میرے کمرہ کے دروازہ پر تھا۔ہماری گفتگو میں کئی ایک موضوع زیرِ بحث آئے۔مثلاً کلیسیا کی ترقی، بشارتِ انجیل، روح کی نعمتیں، خاندانی معاملات اور شفا۔

اس کی گفتگو سے میں حیران ہو کر اسے تکتا رہا کہ یہ آخر مجھے کیوں ملنے آیا ہے؟ آخر کار شفا کے موضوع سے اس نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

''آئیں میں اپنے آنے کا مقصد بیان کروں''۔ میری بیوی کی بڑی خواہش ہے کہ ہمیں ایک اور بچہ چاہیے۔ تاہم ڈاکٹر نے کہا ہے ک یہ تمہارے لئے ممکن نہیں ہے اور موجودہ ڈاکٹر نے اسے مشورہ دیا ہے کہ ہم دونوں آپ کے پاس جائیں اور آپ سے دعا کرنے کے لئے استدعا کریں۔ لہٰذا میں نے معلوم کرنا چاہا کہ آپ کوئی مجنون دیوانہ دعا کرنے والے تو نہیں۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ اس کے لئے دعا کریں۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنی بیوی کے لئے فکر مند ہیں، میں اس بات کے لئے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور پھر میں نے کہا کہ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں آپ کے معیار پر پورا اترا۔ اس نے اپنی بیوی کو بلایا۔ وہ میرے کمرہ میں چلی آئی اور ہم تینوں نے ایک دائرہ میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر دعا کی۔ اگلے کرسمس پر مجھے ایک خوبصورت تصویر ڈاک کے ذریعہ سے ملی۔ ان دونوں نے ایک خوبصورت بچہ اٹھایا ہوا تھا جو ان کے ہاں پیدا ہوا تھا۔

Breaking Hardened Hearts

خدا کا سخت دلوں کو توڑنا

خدا آج بھی بڑے بڑے معجزات ظہور میں لا رہا ہے جب کو اکثر لوگ قبول کر رہے ہیں۔ اور وہ ایسے معجزات ہیں جو خدا انسانوں کے دلوں کو توڑ دیتا ہے۔ میں ایسے معجزات کا ذکر کر رہا ہوں جب خدا لوگوں کے دلوں کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ لوگ توبہ کرتے اور خدا ان کو گناہوں سے آزاد کر دیتا ہے۔ میں اس لمحہ کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا جب ایک خاتوں نے توبہ کی اور اس نے فیصلہ کیا کہ میں ڈاکٹر ریگن کی خدمت میں کلام سناؤں گی۔

A Dramatic Response

ایک ڈرامائی اثر

سب سے بڑا یادگار وقت وہ تھا جب میں کیلی فورنیا میں عبادت کے اختتام پر جب میں نے جماعت کو آگے آنے کے لئے کہا اور پھر میں نے کہا کہ دعوتی گیت کا ایک مصرع پھر سے گائیں۔

جونہی ہم نے وہ مصرع شروع کیا تو ایک آدمی دھڑم سے راستہ کے بیچ میں گر پڑا اور اسی طرح آگے بڑھنے لگا۔ جونہی وہ آگے بڑھا تو روحِ پاک کی قوت سے دوڑنے لگا اور وہ مجھ سے چند قدم کے فاصلہ پر ہی تھا اور میں نے سمجھا کہ وہ مجھ پر چڑھ دوڑے گا لیکن جونہی وہ میرے قریب آیا تو مجھ سے محبت سے لپٹ گیا۔ پھر وہ زمین پر گر پڑا اور اس کے رخسار آنسوؤں سے بھیگ گئے۔ میں فرش پر اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے کان میں کہا کہ عبادت کے بعد میں آپ کے ساتھ دعا کروں گا۔

Saving Two Lives

دو زندگیاں نجات پا گئیں

جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔ کس بات کے لئے میں آپ کے لئے دعا کروں؟ اس نے اپنا سر نیچا کر کے کہا کہ اس کلیسیا کے لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ایک بہت اچھا مسیحی ایماندار ہوں۔ لیکن میں تو گناہ سے لتھڑا ہوا ہوں۔ میں نے تین ماہ سے ایک آدمی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا اور میں اسے اگلے ہفتہ میں اسے پورا کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ لیکن خدا کے کلام نے آج رات میرے دل کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور میں نے جان لیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔

تو یہ باتیں سن کر میں حیران و ششدر رہ گیا کہ خدا کے کلام میں اس قدر قدرت ہے کہ وہ انسانی دلوں کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ جب میں اس آدمی کے پاس گھٹنوں کے بل ہو کر اس

کے نفرت سے بھرے ہوئے دل کے لئے دعا کر رہا تھا تو اچانک اس نے کہا کبھی نہیں کبھی نہیں!۔
میں ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتا! اور نہ ہی کبھی کروں گا!۔

خدا کے روح نے اسے آزاد کر دیا اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا۔

باب نمبر 13

Leaning on the Spirit

خدا کے روح پر بھروسہ

میں نے ایک مرکزی سبق یہ سیکھا کہ کس طرح اپنی نسبت خدا کی قوت پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی جدوجہد ہے تو متواتر جاری رہتی ہے۔ میں نے خدا کی قوت پر بھروسہ رکھنے کی خواہش کی مگر میں ہمیشہ اس کی بجائے اپنی قوت پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے ناکام ہوا۔

میں نے اکثر اوقات جو کچھ پولس رسول نے رومیوں کے خط کے ساتویں باب میں لکھا ہے، اسی طرح میں نے محسوس کیا۔ ''۔۔۔ کیونکہ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے وہی کرتا ہوں'' (رومیوں 7:15-19)۔ بہت عرصہ تک یہ باطنی جنگ میرے اندر جاری رہی۔ میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہا کہ یہ جنگ ابھی تک کیوں جاری ہے جب کہ میں نئے سرے سے پیدا بھی ہو چکا ہوں۔

God's Potter

خدا کا سانچہ

میں نے جانا کہ جواب خدا کے کلام میں موجود ہے۔ جب میں نے یہ بات معلوم کر لی کہ میرا جسم تین چیزوں کا مرکب ہے یعنی روح، جان اور بدن (1 تھسلنیکیوں 5:23) تو جس وقت میں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا اس وقت میری روح نجات پا گئی تھی۔

تو میرا بدن اس وقت نجات نہیں پائے گا جب تک مردے جی نہ اٹھیں گے (رومیوں 8:23)۔ میرے بدن کی مخلصی کی راہ - یعنی میری جان کی مخلصی اور میری جان کی مخلصی اور میرے ذہن کی اور جذبات کی مخلصی۔ یہ ایک ایسا طریقِ عمل ہے جو میری زندگی میں اس وقت

شروع ہواجب میں نے نئی پیدائش حاصل کی اور یہ موت یا کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے تک جاری رہے گا۔کلامِ مقدس میں اس عمل کو تقدس کا عمل کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا طریقِ عمل ہے جو خدا کا روح بطور سانچہ کے متواتر کام کرتا رہتا ہے جو ہماری جان کو خداوند یسوع کی تشبیہہ پر بنانے کا کام کرتا ہے(رومیوں29:8 اور 2 کرنتھیوں18:3)۔

دوسرے لفظوں میں ہماری نجات کا کام ایک تسلسل ہے۔ یہ تمام عمر جاری رہتا ہے۔ یہ ہمارے راستباز ٹھہرائے جانے سے شروع ہوتا ہے(ہماری نجات سے)اور تقدیس کے طریقِ عمل سے جاری رہتا ہے(ہماری جان کی نجات کا عمل)اور اس کا جلال حاصل کرنے میں اس کا محروج ہے(ہماری بدن کی نجات ہے)۔لہٰذا ایک ایماندار کی نجات ماضی، حال اور مستقبل میں پائی جاتی ہے۔

اس بات نے میری مدد کی جو میں بدن اور روح میں لڑائی لڑ رہا تھا اور اب میں نے اسے سمجھ لیا۔ جب بھی میں کوئی فیصلہ کرتا تو میری روح جو مخلصی شدہ ہے خدا کے روح کے ساتھ ایک ہے۔لیکن میری روح جو مخلصی شدہ نہیں ابھی تک دنیا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ مجھے شیطان کی راہوں کی طرف مائل کرتی ہے۔

خداوند نے اس جدوجہد کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ میری خدمت میں گاھے بگاھے میرے سامنے مشکلات کھڑی کرے تا کہ میں اپنے آپ کی بجائے خدا پر بھروسہ کرتا رہوں۔ کئی دفعہ تو میں کامیاب ہوتا اور کئی دفعہ ناکام ہوتا ہوں۔لیکن میں نے ان سب رکاوٹوں سے اس بات کو سیکھا ہے کہ اگر میں خدا کے روح کی قوت پر بھروسہ کروں گا تو وہ مجھے اس بدن کے معاملوں میں فتح بخشتا رہے گا۔

Going Through Persecution

ایذا رسانی میں سے گزرنا

جب خدمت قائم ہوگئی تو اس وقت زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا ہونا شروع ہوگئیں۔ مجھے مکینی (McKinney) سے ایک منادنے فون کیا اور ڈیلس شہر کے شمالی علاقہ میں ایک ٹاؤن

میں جہاں میں جوان ہوا تھا، وہ وہاں ایک کلیسیا کی پاسبانی کر رہا تھا۔اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے پاس آؤں اور اس کے منادوں کو نبوتِ بائبل کے بارے میں بتاؤں اور ان سے خطاب کروں۔ چونکہ میں اسے جانتا تھا کہ وہ تمام گروپ اپنی مذہبی وراثت میں اے ملینی ال (Amillennial) تھے یعنی خداوند یسوع مسیح کے انکار کرنے والے تھے اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ وہاں سوائے بحث ومناظر کے اور کچھ بھی نہ ہوگا۔ مجھے پتہ تھا کہ ان کو صرف بحث کرنا ہی پسند تھا۔لہٰذا میں نے اس منادی کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

''لیکن کیوں؟''۔۔۔اس نے اصرار کیا کہ میں اس کی دعوت کو قبول کروں۔

''اس لئے کہ میرا تجربہ ہے کہ آپ لوگ کچھ نہیں سیکھیں گے!''۔ میں نے اسے صاف اور کھرا جواب دے دیا۔'' آپ لوگ صرف جھگڑا کرنے کے لئے مجھے دعوت دے رہے ہیں''۔ مجھے آزمایا گیا، وہ آدمی مجھے سنجیدہ نظر آنے لگا اور اس نے کہا'' آپ نے بالکل غلط سمجھا ہے!۔ یہ تو ہماری ماہانہ میٹنگ ہوتی ہے۔ہم میں سے ایک شخص ایک گھنٹہ کے لئے کتابِ مقدس کی تلاوت کرتا ہے اور پھر ہم سب سے سوال وجواب کرتے ہیں۔اور اس کے بعد ہم سب کسی جگہ جا کر اکٹھے کھانا کھاتے ہیں''۔

لیکن میں نے پھر بھی معذرت کر لی۔اس نے ایک ہفتہ کے بعد پھر سے مجھے فون کیا اور میں نے پھر سے اسے انکار کر دیا۔ پھر وہ میرے آفس میں ہی چلا آیا۔اس نے مجھے یقین دلایا کہ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میٹنگ پرسکون رہے گی۔ بالآخر میں جانے کے لئے رضامند ہو گیا۔

Dealing with Head Hunters

سرکش لوگوں سے واسطہ

جب میں میٹنگ کی جگہ میں پہنچا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ جھگڑالو لوگ ہیں کیونکہ کئی ایک کو میں شخصی طور پر جانتا تھا کہ وہ برے کاموں میں مشہور تھے اور بہت سے ان میں ایسے تھے جو کسی کو بدعتی قرار دے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگانے کے قائل تھے۔

ان میں سے سوائے دعوت کنندہ کے کسی اور نے مجھ سے بات تک نہ کی اور میں

حاضرین کی نظروں میں چبھ رہا تھا۔ وہ لوگ مجھے حیران کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے فوراً یہ فیصلہ کیا کہ میں ہزار سالہ لفظ استعمال نہیں کروں گا کیونکہ یہ لفظ اس گروپ کے لئے ایسا ہی ہے جیسے کسی سانڈ کے آگے سرخ جھنڈا لہرایا جائے۔ اس گروپ کے لوگوں کا یہ ایمان تھا کہ یسوع کے قدم پھر کبھی زمین کو نہیں چھوئیں گے اور وہ سب کے سب اس ایمان کو ماننے کے لئے مرنے تک کو تیار تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ان سے خطاب کروں کہ میں کیوں ایمان رکھتا ہوں کہ یسوع اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے بہت جلد آ رہا ہے۔ میں نے ان کے سامنے آثارِ زمانہ پر خطاب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں نے ''ہزار سالہ دور'' کی کوئی بات نہ کی۔ میں نے اپنا پیغام کیا اور دس منٹ کی بریک ہوگئی اور یہ وقت بھی بخیر و عافیت گزرا۔

On the Griddle

کٹہرے میں کھڑے ہونا

میزبان خادم نے اپنے آپ کو دیانت دار اور نہایت سنجیدہ ثابت کیا اور اس نے دشمنی کی فضا کو محسوس کر لیا۔ اس سے پہلے کے سوال و جواب شروع کئے جاتے اس نے ایک چھوٹی سی تقریر کی۔ اس نے بڑی بہادری کے ساتھ یوں بیان کیا کہ

''میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈاکٹر ریگن کو دعوت دی کہ وہ ہمارے لئے آج خطاب کریں۔ لہٰذا وہ مہمان ہیں۔ وہ یہاں خود بخود تو نہیں آئے۔ آپ یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے جس سے ہمارے مہمان کی تحقیر ہو۔ ٹھیک ہے؟۔ آپ اس بات کو سمجھ گئے ہیں؟''

اور کسی کو بھی کچھ نہ کہا!۔

''علاوہ ازیں پروگرام کا دوسرا سیشن سوال و جواب کا سیشن ہے۔ آپ اب صرف سوال ہی کر سکتے ہیں نہ کہ لیکچر دیں۔ اور سوالات صرف ہمارے مضمون پر ہی ہوں جو کہ نبوتِ بائبل ہے''۔

میزبان خادم نے ایک 80 سالہ آدمی کی طرف دیکھا اور کہا کہ چونکہ آپ بزرگ ہیں تو

ہم آپ ہی سے شروع کرتے ہیں۔ اس عمر رسیدہ آدمی نے میرے طرف دیکھ کر گھورا اور چیختے ہوئے کہا

''میں صرف ایک سوال کروں گا اور اس سوال کا تعلق نبوتِ بائبل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے''۔

میں نے جان لیا کہ یہ کوئی دوستانہ سوال نہیں ہونے والا۔

اس نے توہین آمیز لہجہ میں مجھ سے کہا

''نوجوان! جو کچھ نبوتِ بائبل کے متعلق تم کہہ رہے ہو میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم بپتسمہ پر ایمان رکھتے ہو''؟

میں نے پورا ایک گھنٹہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد پر تعلیم دینے کے لئے صرف کیا اور اب یہ آدمی مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ بپتسمہ کے متعلق میری کیا رائے ہے۔ میں نے کہا

''میں بپتسمہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اب آپ کا نبوتِ بائبل کے متعلق کیا سوال ہے؟''

وہ پھر سے چلایا اور کہا

''ایک منٹ!''۔ تم اتنی آسانی سے جان نہیں چھڑا سکو گے۔ میں یہ سوال ایک دوسرے طریقہ سے کرتا ہوں''۔

اس کے بعد اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور اپنا بیان جاری رکھا۔

''تم جب کسی شخص کو خداوند یسوع کے پاس لاتے ہو تو کیا تم اسے پانی میں ڈبو کر گناہوں کی معافی کے لئے بپتسمہ دیتے ہو؟''۔

''جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ اب آپ کا نبوتِ بائبل کے متعلق سوال''؟

The Acid Test

ترش و تلخ امتحان

اس دفعہ وہ آدمی لال پیلا ہو گیا۔ جو پھندا اس نے میرے لئے لگایا تھا وہ کام نہیں کر رہا تھا۔ خیر اس نے احتجاج کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو لہرایا۔ اس نے کہا

''ایک منٹ!''۔اس نے اپنی بات کو دہرایا اور کہا

''میں اس سوال کو کسی اور طریقہ سے پوچھتا ہوں''۔

ایک لمحہ سانس لیتے ہوئے اس نے ڈرامائی انداز میں لال پیلا ہوتے ہوئے کہا

''کیا تم ایمان رکھتے ہو کہ بپٹسٹ نجات پائے ہوئے ہیں؟''۔

''یقیناً!''۔ میں نے اسے جواب دیا۔اب آپ سوال۔۔۔۔میرے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔میں نے بھی اس کی باتوں کا برا منایا۔

پھر وہ اپنے پاؤں اچھال کر چلانے لگا اور اس نے کہنا شروع کیا کہ

''میں نے بھی یہی کہا ہے ک جو کوئی ایمان رکھتا ہے کہ ''بپٹسٹ''لوگ بھی نجات پائے ہوئے ہیں وہ ''بپتسمہ'' پر ایمان نہیں رکھتے۔سو تم بپتسمہ پر ایمان نہیں رکھتے!''۔

میں اس کو جواب دینے کا سوچ رہا تھا کہ میزبان خادم بیچ میں آ کھڑا ہوا اور اس نے اس 80 سالہ آدمی کو کہا'' آپ بیٹھ جایئے'' اور میزبان خادم نے اپنی تقریر پھر سے شروع کی۔

ایک دفعہ پھر اس نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ سب کو مہمان نواز ہونا چاہیے۔اس نے اس بات پر زور دیا کہ ڈاکٹر ریگن ہمارے مہمان ہیں۔اس نے کہا آپ منادی نہ کریں بلکہ ان سے سوال کریں اور اپنی گفتگو کو سوالات پر ہی محدود رکھیں۔خیر اس کے بعد سوالات ہوئے اور میں نے ان کو جواب دیا۔پھر اس کے بعد میں نے میزبان سے کہا کہ

''میں اب چلتا ہوں''

اس نے کہا

''نہیں! آپ ٹھہریئے اور لنچ کے بعد جایئے گا''۔

اتنی دیر میں کسی نے بڑی زوردار آواز میں کہا

''ڈیوڈ کا لنچ میری طرف سے۔پیسہ میں ادا کروں گا''

اور سب اس کی آواز کی طرف متوجہ ہوئے۔وہ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا جس نے کہا کہ میں ڈیوڈ کے لئے لنچ کے پیسے دوں گا۔

A Friend Indeed

ایک حقیقی دوست

میں نے ایک حقیقی دوست کو پالیا جو بڑی جرات کا مالک تھا۔ میٹنگ کے بعد میں اس نئے دوست کی طرف گیا۔ میں نے اس کے کندھوں کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا

''بھائی! آپ کی ذات اور طبیعت بہت اچھا ہے۔ آپ کسی اچھے طبقے کے آدمی لگتے ہیں!''۔

اس نے کہا

''نہیں بھائی ڈیوڈ! میری کوئی اونچی ذات نہیں!''۔

''ہاں'' میں نے پر اصرار لہجہ میں کہا۔

لیکن وہ متواتر انکار کر کے کہتا رہا کہ میری کوئی اونچی ذات نہیں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیوں؟ تو اس نے کہا کہ میں ایک ایسا خادم ہوں جو کسی فرقہ کو نہیں مانتا! یعنی نان ڈی نومی نیشنل ہوں۔ پھر ہم دونوں خوشی کے مارے ہنستے رہے۔

An Astonding Response

تعجب خیز اور حیران کن تاثر

اسی شام میں گھنٹا نبوتِ بائبل پر پیغام دیتا رہا۔ پھر سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا۔ حاضرین نے جوش و جذبہ کا اظہار کیا۔ سوالات بہت سنجیدہ تھے۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ حاضرین دل سے سیکھنے کے لئے آئے تھے۔

جب میں اس شام گھر آنے کے لئے چلنے ہی والا تھا تو ان میں سے ایک ڈیکن نے مجھے علیحدگی میں کہا ''ڈیوڈ! تو یقین نہیں کرے گا کہ اس شام خدا نے یہاں کیا معجزہ کیا ہے!''۔

اس نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جو میں سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ اس نے بتایا کہ آپ دشمنوں کے بیچ میں کلام سناتے رہے اور وہ 80 سالہ میری بڑی مخالفت کر رہا تھا۔ جہاں تک کہ اس

نے مجھے جھوٹا ہونے کا سرِ عام الزام بھی دیا۔ یہی بات کہ آج صبح کی نسبت کم لوگ تھے۔ تاہم صبح ان سب لوگوں نے آپ کے لئے محبت کا تحفہ دیا اور اس نے مجھے ایک چیک دیا اور یہ چیک پندرہ سو ڈالر (1500$) کا تھا۔ حیریت کی بات تو یہ تھی کہ اس سے پیشتر ہماری منسٹری کو اتنا بڑا چیک کبھی نہیں ملا تھا۔

A Desperate Call

مایوس کن اور امید شکن فون کال

چند سالوں کے بعد مجھے نیومیکسیکو New Mexico میں ایک مختلف قسم سے دو چار ہونا پڑا جس سے انسان آگ بگولہ ہو جائے۔ ایسی چیزوں کو میں ہمیشہ خداوند کے سامنے رکھنا پسند کرتا ہوں۔

یہ بات ایک فون کال سے پیدا ہوئی۔ یہ کال اس آدمی نے کی جسے میں صرف ایک ہی بار ملا تھا۔ اس نے التجا کی کہ میں اس کی کلیسیا میں ضرور آؤں اور منادی کروں۔ اس نے کہا کہ ہم بڑی خطرناک حالت میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کسی کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔

اس نے بتایا کہ اس کے سنئیر پاسٹر نے کئی ماہ پیشتر استیفا دے دیا اور وہ یہاں سے چلا گیا۔ جب کہ نئی تعمیر شدہ چرچ بلڈنگ کا قرض ہمارے ذمہ داری بن گیا ہے۔ کلیسیاہ کی آمدنی بھی کم ہو گئی ہے اور اس بات کا خطرہ منڈلا رہا ہے کہ بینک اپنا قرض وصول کرنے کی خاطر کلیسیاہ کی عمارت پر قبضہ کر لے گا۔

لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ نیومیکسیکو جانا چاہیے۔

Deceitful Act

دھوکہ دیا گیا

میں نے پانچ عبادات کروائیں اور عبادتیں بہت اچھی ہوئیں اور میں وہاں ایمان پر چلا گیا اور ہر ایک عبادت کے اختتام پر ہدیہ اٹھایا۔

پانچ دن بعد صبح کو میں جانے والا تھا۔ وہ نوجوان خادم مجھے ائیر پورٹ پر الوداع کرنے کے لئے میرے ساتھ گیا اور وہاں اس نے ایک لفافہ میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ مجھے اس نے کہا کہ اسے میرے جانے کے بعد کھولنا۔ تو اس میں ایک سو پچیس ڈالر (125$) تھے۔ کلیسیا نے وعدہ کیا تھا کہ ہر میٹنگ کا ہدیہ آپ کے لئے اٹھایا جائے گا۔ تو وہ تمام کہاں گیا؟ اس نوجوان خادم نے رکھ لیا یا پھر کلیسیا میں سے کسی نے یا پھر کسی اور نے رکھ لیا۔

The Lord's Justice

خدا کا انصاف

میں نے غصہ سے کہا کہ خداوند یہ کیا ہے؟ تو خداوند نے میرے دل میں آ کر کہا کہ تو ایمان پر چل رہا ہے، میں تیرے ضروریات کو پورا کروں گا۔ میرا جہاز گھر آنے کی بجائے کیلی فورنیا چلا گیا جہاں مجھے آج شام کی عبادت لینا تھی۔ یہ بہت بڑی کلیسیا تھی اور خداوند نے لوگوں کو بہت برکت دی۔ یہ عبادت لاس انجیلیز Los Angeles میں تھی اور اس عبادت کا ہدیہ چھ ہزار ڈالر (6000$) تھا۔ اور خداوند میرے دل میں کہہ رہا تھا کہ دیکھ میں نے تیری ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ یہ اب تک میری منسٹری کے لئے سب سے بڑا ہدیہ تھا۔

Another God-incidence

خدا کا ایک اور واقع

خدا کے واقعات کے متعلق بات کرتے ہوئے نیو میکسیکو میں جو نوجوان تھا وہ لاس انجیلیز کا تیمتھیس تھا اور وہ لاس انجیلیز کی کلیسیا میں پلا بڑھا تھا۔ تو چرچ لیڈرز نے انتظام کیا کہ وہ واپس کیلی فورنیا میں آئیں۔

انہوں نے اس کے لئے بندوبست کیا کہ وہ نوجوان چھ ماہ آرام کرے اور دعا کرے اور تمام کلیسیا اس کے لئے خوش تھی کہ وہ واپس آ گیا ہے۔ جس طرح یرمیاہ نبی نے فرمایا ہے:

''یہ خداوند کی شفقت ہے کہ ہم فنا نہیں ہوئے کیونکہ اس کی رحمت لازوال ہے''

یرمیاہ 3:22-23

باب نمبر 14

Preaching with Power

قوت کے ساتھ منادی کرنا

خدا نے جو آپ کو قدرتی ذرائع عنایت کئے ہیں ان کے ہوتے ہوئے خداوند پر بھروسہ میں جن مشکلات کا آپ کو سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے جواب میں آپ یہ سوچتے ہیں کہ جب آپ کے پاس اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کے لئے قدرتی ذرائع ہیں تو پھر آپ کو خداوند کی مدد کی کیوں ضرورت ہوئی ہے؟ ۔ کیا یہ قدرتی ذرائع اور خوبیاں آپ کو خدا نے عطا نہیں کیں ہیں ؟ ۔ ان خوبیوں کو عقلی یا استدابی رنگ چڑھانا ایک فطری بات ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے تابع نہیں کر سکتے اور یہ کہ ہم خدا کے ارادہ اور مرضی کے موافق اور اس کی عطا کی ہوئی قوت سے کام کریں۔

میری سب سے بڑی خوبی عوام کے سامنے بولنے کی خوبی ہے۔ میں نے کئی مقابلوں میں حصہ لیا اور ان میں انعامات اور عطیات اس وقت حاصل کئے جب میں ہائی سکول اور کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ میں ہر فن مولا تھا۔ میں نے ڈراموں، شاعری، ترجمہ اور فی البدیہہ اور مناظر اور بحث غرض جب مجھے کسی بھی بات پر اپنا منہ کھولنے کی ضرورت پڑتی یا پھر کسی مضمون پر بولنے کے لئے کہا جاتا تو میں فوراً جواب دیتا یا اپنا نقطہ نظر بیان کرنے پر تیار ہو جاتا تھا۔

Preaching in the Flesh

جسمانی حیثیت سے منادی کرنا

آخر کار جب میں نے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کر دیا اور جب میں اورنگ کلیسیا میں خدا کا کلام سنانا شروع کیا اور میں نے جانا کہ بغیر کسی مشکل کے کلیسیا کو چلانا آسان ہے اور ہر ایک

گستاخانہ مرحلہ میرے انتظار میں تھا۔

میں نے بہت جلد اس بات کو معلوم کر لیا کہ قدرتی خوبی یا ذریعہ خدا کے موثر خدمت اور خدا کی بادشاہی کو وسعت دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ میں چاہے جس قدر بھی اپنے پیغام کو خوبصورتی کا جامہ پہنا دوں، وہ انسانوں کی بھوکی اور پیاسی روحوں کی بھوک اور پیاس کو نہیں مٹا سکتا۔

القصہ میں نے روح القدس کی نعمتوں کا مطالعہ شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

Understanding Spiritual Gifts

روح القدس کی نعمتوں کو سمجھنا

مجھے بہت جلد پتہ چل گیا کہ قدرتی اور فطرتی سلاحیوتوں اور روح القدس کی نعمتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ فطری صلاحیتیں ذہنی اور دماغی سلاحیتیں ہوتی ہیں جب کہ روح القدس کی نعمتیں فوق الفطرت ہوتی ہیں۔ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہے کم از کم ایک روح کی نعمت حاصل کر سکتا ہے (1 کرنتھیوں 12:4-11)۔

ہم ایک سے زیادہ نعمتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم اچھے مختاروں کی طرح اپنی نعمتوں کو استعمال کرتے ہوں۔ ممکن ہے کہ ہم اپنی خدمت کے لئے خداوند سے اضافی نعمتیں بھی حاصل کر سکیں تا کہ ہم خداوند کی خدمت میں ترقی کر سکیں۔

مثال کے طور پر دو اشخاص خدا کی دعا (دعائے ربانی) گاتے ہیں۔ پہلا شخص جسمانیت میں گاتا ہے اور انعام کو حاصل کر لیتا ہے جبکہ دوسرا شخص روح میں گاتا ہے اور انعام کو حاصل نہیں کر پاتا کیونکہ خدا کے روح نے لوگوں پر اتنا اثر کر دیا کہ لوگ روتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کر رہے ہیں۔ انعام کا تو خیال نہ تو گیت گانے والے کو تھا اور نہ ہی سننے والوں کو۔ جب وہ معموری سے گایا جائے تو خدا کا روح لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

Applying the Truth

سچائی کا اطلاق کرنا

ہمارے لئے یہ بات بہت بڑی مشکل پیدا کرتی ہے۔ہم اپنے آپ کو اپنی ''میں''یعنی ''انّا'' سے خالی نہیں کر سکتے۔اور یہ اس وقت اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے جب ہم کسی فطری خوبی کے مالک ہوتے ہیں۔لہٰذا ہم خدا کی نسبت اپنے آپ پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔

اسی طرح میری منادی کے ساتھ بھی ہوتا رہا۔میں تو یہ چاہتا تھا کہ لوگ میرے خطاب کے پرزور اثر کے تحت بڑی دلیری اور جوش کے ساتھ جواب دیں کہ ان پر بڑا اثر ہوا ہے۔میرے ساتھ ایسا اکثر اوقات ہوا بھی لیکن لوگ جس طرح خالی آئے ٹھیک اسی طرح خالی چلے جاتے کیونکہ میں نے ان کے سامنے خداوند یسوع کو نہیں دکھایا بلکہ میں نے تو ان کو اپنا آپ ہی دکھایا۔

میں اس مشکل کے ساتھ کئی سالوں تک کشتی کرتا رہا۔اس کے بعد اس مشکل سے رہائی حاصل ہوئی۔ایک دفعہ پھر مارٹن لائیڈ جونز Martin Lloyd Jones (وہی آدمی جس کے رسالہ سے مجھے برکت ملی)اس نے لکھا تھا کہ جب کوئی شخص پیغام کی تیاری کر رہا ہوتا ہے، اس طرح تیاری کرے کہ سب کچھ کا اسی پر انحصار ہے اور پھر منادی کرے تو سب کچھ پاک روح کی مرضی کے مطابق ہوگا۔

Experiencing the Spirit's Power

خدا کے روح کا تجربہ

میں جب نیش وِل، انڈیانا Nashvill, Indiana میں منادی کر رہا تھا تو میں ایک گاؤں میں گیا جو تقریباً 45 میل کے فاصلہ پر تھا۔یہ ایک اتوار کی عبادت تھی۔میں ایک بالکل ہی نئے تجربہ میں سے گزرنا چاہتا تھا۔میں جانتا تھا کہ یہ تجربہ اس کلیسیا کے لئے بالکل نیا تجربہ ہوگا کیونکہ یہ کلیسیا بنیاد پرست کلیسیا تھی لیکن خدا کے روح سے میں نے اس تجربہ کو شروع کر دیا۔تجربہ یہ تھا کہ جب پیغام ہوگا تو لوگوں کو صرف یہ دعوت دینا کہ لوگ آگے آئیں اور بذاتِ خود اپنے لئے

دعا کریں ۔ جماعت کا کوئی بھی شخص کسی کو بھی نہیں کہے گا کس کس بات کے لئے آپ دعا کرانا چاہتے ہیں بلکہ میں نے لوگوں کو کہا کہ خدا آپ کے پاس کھڑا ہے اور آپ بذاتِ خود اپنے خداوند سے جو آپ چاہتے ہیں مانگیں، وہ آپ کی دعا کے جواب میں آپ کو وہ عطا کر دے گا۔

میں اس عبادت کے نتیجہ کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا۔ روح القدس جماعت پر اس زور سے نازل ہوا اور درجنوں لوگ دعا کرنے کے لئے آگے آنا شروع ہو گئے۔ میں نے اپنی عبادتوں میں ایسا ہوتے ہوا کبھی نہیں دیکھا تھا کہ کچھ بہت ہی پختہ اور سنجیدہ کلیسیا کے اراکین بھی آگے آ کر اپنے لئے دعا کر رہے تھے اور وہ سب اپنے گناہوں اور اپنی اپنی جسمانی بیماریوں کے لئے خداوند یسوع سے دعا کر رہے تھے اور جب عبادت اختتام کو پہنچی تو سب کے سب بڑی خوشی سے گیت گا رہے تھے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرتا چلوں کہ یہ عبادت ہفتہ کی شام کی عبادت تھی۔ تو اتوار کے دن بھی خدا کا روح ایمانداروں پر اسی زور سے نازل ہوا کہ لوگ کھڑے نہ رہ سکے بلکہ بینچوں کو پکڑے ہوئے رو رہے تھے اور اپنی اپنی بیماریوں سے شفا پا رہے تھے۔

لوگوں نے اس بات کا چرچا کر کے اس بات کو پھیلا دیا کہ ہم تو روح القدس کی لپیٹ میں تھے اور پھر عبادت میں شامل لوگوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ آخری عبادت میں لوگوں کی کل تعداد 400 تھی جبکہ پورے گاؤں کی تعداد 740 لوگوں پر مشتمل تھی۔

An Old Time Revival

پرانے وقتوں کی بیداری

خداوند نے اس طریقہ کو پوری برکت سے استعمال کیا۔ روح القدس کی عظیم تحریک میری عبادتوں میں تھی ۔اور میں اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ یہ تحریک لیکسنگٹن کینٹکی Lexington, Kentucky کی عبادتوں میں شروع ہوئی۔ اس جگہ میں یہ میری تیسری عبادت تھی۔ کلیسیا کے سرداروں نے مجھے کہنا شروع کیا کہ پورا ہفتہ کی عبادات ہوں گی یعنی اتوار صبح کی عبادت سے ہر روز شام کی عبادت ہوا کرے گی جو اگلے ہفتہ کی شام تک جاری رہیں گی۔ میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ آج کل اتوار صبح سے لے کر بدھ شام تک ہی عبادات ہوتی

ہیں، جمعرات اور جمعہ اور ہفتہ کے روز لوگوں کی تعداد کم ہی ہوتی ہے۔حتیٰ کہ ہفتہ کے روز صرف چند لوگ عبادت میں آتے ہیں۔لیکن انہوں نے میری اس بات پر اتفاق نہ کیا۔

Overwhelmed by the Spirit

روح کے سبب سے حیران ہونا

روح القدس کے وسیلہ سے تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ عمارت میں جگہ نہ رہی۔ میں نے اپنے آپ کو ایک چھوٹا سا ناچیز خدا کا خادم پایا کیونکہ میں نے تو کہا تھا کہ ہفتہ کے دن لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گے اور یہاں اتنے لوگ آ چکے تھے کہ پاؤں دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ یہاں گنتی کے لحاظ سے 800 لوگ سے بھی بہت زیادہ تھے۔

Unity in the Spirit

روح کی یگانگت

جب خدمت کا آخر کار اختتام ہوا تو میزبان خادم صفحوں کو چیرتے ہوئے میرے پاس آیا اور مائیک کو ہاتھ میں لے کر کہنا شروع کیا کہ

''آؤ دیکھو خدا کیا کر رہا ہے۔کاش آپ بھی وہ سب دیکھ سکتے جو میں دیکھ رہا ہوں۔''

بپٹسٹ پاسٹر اور کرسچن چرچ کے چار خادم لوگوں کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ''ناظرینِ کلیسیا'' جو بہت بڑی کلیسیا ہے اس عظیم کلیسیا کے عظیم خادم بھی لوگوں کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔

''میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ اس خدا کے خادم کو دیکھیں جو اپنے کندھوں پر صلیب اٹھا کر آپ سب کو توبہ کرنے کی دعوت دیتا تھا اور آپ اس کو ٹھٹھوں اڑاتے تھے۔اب آپ اپنے گناہوں پر رو رہے ہیں اور یہ اس پیارے خادم کی اور میری بھی خوشی ہے۔آپ خداوند یسوع کو اپنا خداوند قبول کر کے اس سے دعا کر رہے ہیں۔ یہ خداوند کے پاک روح کی تحریک کے سبب سے ہے۔

باب نمبر 15

Living Out of a Suitcase

سفر میں زندگی بسر کرنا

سات سال تک آپ سڑک پر سفر کریں یا پھر آپ اپنے آپ کو سکھائیں کہ اس مشکل کام میں کس طرح خدا پر بھروسہ کرنا ہے۔ میں نے اپنی خدمت کے پہلے تین سال چند چھوٹی کلیسیاؤں میں گذارے جن کو میرے اخراجات کو پورا کرنے کی فکر رہتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے کسی نہ کسی ایماندار کے گھر میں رہنا پڑتا تھا۔ عموماً مجھے ایک ایسی بیوہ خاتون کے ہاں ٹکنے کا موقع ملتا جو مہمان خادم کی خدمت کرنے میں کوئی قصر نہ چھوڑتی تھی۔ وہ میرے کمرے میں بار بار آتی اور کہتی کہ آپ کو کچھ چاہیے؟۔

''کیا آپ کوکا کولا پینا پسند کریں گے؟ میں اسے کہتا جی نہیں!۔ اچھا تو کیا ایک کپ کافی ٹھیک رہے گی؟ اچھا آپ کیک جو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟''۔

میں بہت جلد اس بات کو سمجھ گیا کہ کسی کے گھر میں کسی میزبان کے ساتھ ایک دو دن بسر کرنا کس قدر مشکل ہے۔ خداوند ایسے لوگوں کو برکات وفضائل سے مالا مال کرے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے گھر کو اپنا گھر سمجھوں اور وہ میرا اس قدر خیال کرتے ہیں۔ میں تو ان کے گھر میں ایک یا دو دن ہی رہوں گا، تو وہ میرا جتنا بھی خیال رکھ سکیں اتنا ہی تھوڑا ہے۔

لیکن میں ان کی اس طرح کی مہمان نوازی سے اتنا تنگ آ جاتا تھا۔ ان میں سے ایک گھر میں لمبے بالوں والا کتا تھا۔ اس کے بال ہر طرف پڑے ہوتے تھے اور ایک عجیب ہی بدبو بھی اس گھر میں پائی جاتی تھی۔

Memorable Hosts

یادگار مہمان نواز

ایک دفعہ میں ایک ایسے آدمی کے ہاں ٹھہرا جس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ تو خبطی اور سودائی ہے۔ جب میں اس کے ساتھ ٹھہرا تھا تو مجھے کچھ پتہ نہ تھا کہ اسے کیا ہے۔ جو کچھ اس کے متعلق میں معلوم کر سکا وہ یہ تھا کہ وہ شخص رات کے وقت ویڈیو گیم کھیلنا پسند کرتا تھا اور وہ بھی ساری ساری رات!۔ لہٰذا یہ بات تو ہر طرح سے درست ثابت ہوگئی کہ وہ ایک خبطی اور سودائی شخص تھا۔

پھر میں ایک اور شادی شدہ جوڑے کے ہاں ٹھہرا جن کی شادی کو تو پچاس سال گزر چکے تھے مگر ان کی شادی صرف نام کی شادی ہی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات تک نہ کرتے تھے۔ وہ دونوں میرے وسیلہ سے آپس میں بات چیت کرتے یعنی میں ان کا درمیانی رابطہ تھا۔ اس آدمی کی بیوی مجھے کہتی ''ڈیوڈ میرے خاوند سے کہیں کہ اور سبزی کھائیں!''۔ اور اس کا خاوند کہتا ''ڈیوڈ میری بیوی سے کہہ دو کہ بس اپنے کام سے کام رکھے!''۔

تو اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ کیوں میں موٹل میں رہنے کو ترجیح دینے لگا۔ لیکن جب میں نے کسی بڑی کلیسیا میں منادی کرنا شروع کیا تو میں نے موٹل میں رہنے کا مطالبہ کیا۔ تاہم ایک خادم نے مجھے کہا کہ میں نے ایک ایسے گھر میں آپ کی رہائش کا بندوبست کیا ہے جہاں میں ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو اس گھر میں کوئی بھی تکلیف نہیں ہوگی۔ میں فوراً رضامند ہوگیا اور پہلی ہی رات 04:30am مجھے جاگ آئی۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے میزبان کی دس سالہ بیٹی میرے بستر کے پاس کھڑی کچھ ڈھونڈ رہی ہے۔ تو میں نے پوچھا کہ آپ کیا ڈھونڈ رہی ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے بھائی کی مدد کرنے کے لئے اٹھی ہوں کہ وہ گائے کا دودھ لے آئے۔

Bottom Line

ایک حقیقت

یہ ایک حقیقت ہے کہ میں اپنے میزبانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے اپنے

گھروں میں مجھے ٹھہرانے کے لئے بندوبست کیا۔ میں ان کے لئے کوئی غلط تاثر نہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی اکثر لوگ حالات کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ ایک منادی کرنے والے کے لئے کس قسم کے ماحول کی اسے ضرورت ہے۔

میرا ایک دوست ہے جو کیلی فورنیا میں رہتا ہے۔ وہ بھی اسی طرح بہت عرصہ سفر کر کے منادی کرتا رہا۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ

''آپ کسی ایسی جگہ یا کسی ایسے گھر میں رہنا پسند نہیں کریں گے جہاں آپ کو باتھ روم میں جانے کے لئے پتلون زیب تن کرنا پڑے۔ آمین!''۔

Mountain Hospitality

پہاڑی علاقہ کی میزبانی

میں نے اپنے ایک دوست منادکی ایک بہت ہی عجیب کہانی سنی جواب میرا متذکرہ دوست لوئس ول، کین ٹکی Louiseville, Kentucky میں ایک بہت بڑی کلیسیا کی پاسبانی کر رہا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کی خدمت کے ابتدائی سالوں میں ویسٹ ورجینیا West Virginia کے ایک پہاڑی گاؤں میں عبادات کے لئے گیا تو اسے پتہ چلا کہ اس کلیسیا کا دستور ہے کہ وہ مہمان خادم کو ایک گھر میں رکھنے کی بجائے باری باری ہر گھر میں ٹھہرایا کرتے ہیں۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ اس بیچارے کو ہر صبح کو اپنے سامان کو پیک کرنا پڑتا اور ہر شام کو سامان کھولنا پڑتا۔

اس گاؤں میں ہر ایک گھر میں جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا ہر گھر میں گھر کے باہر بیت الخلا تھا جو ہمارے لئے ایک مہم جوئی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جس گھر میں وہ بلا آخر ٹھہرا، میرے دوست نے فیصلہ کیا کہ دن کے وقت ہی بیت الخلا کا جائزہ لے لے گا۔ اس نے جائزہ لینے کے لئے اپنے میزبان سے کہا تو اس کے میزبان نے گھر کے پچھلا دروازہ کھولا اور اس نے کہا کہ چلے جائیں۔ میرے دوست نے جا کر دیکھا کہ وہاں تو کوئی باتھ روم ہی نہیں ہے۔ اس کے میزبان نے دور سے آواز لگائی اور کہا کہ جہاں آپ چاہیں حاجت رفع کر سکتے ہیں!۔

Motel Accomodation

موٹل میں رہائش

گھروں میں ٹھہرنے کا عجیب تجربہ تھا۔ تاہم موٹل بھی کوئی باغِ عدن کی طرح نہ تھے۔ ان سالوں میں جب میں موٹل میں ٹھہرنے کے بضد تھا تو ان جگہوں میں ٹھہرنا بھی ایک یادگار تجربہ ہی تھا۔ اور میں اسے ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔

میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ایک بار میں موٹل کے باتھ روم میں بند ہو کر رہ گیا۔ اس کے بعد میں نے موٹل کے باتھ روم کو بند کرنے سے اجتناب ہی کیا۔ میری رفیقِ حیات کبھی کبھی میرے ساتھ منادی کرنے کی غرض سے جایا کرتی تھی۔ وہ بھی اس وقت جب عبادت کی جگہ گھر سے زیادہ دور نہیں ہوتی تھی۔ تو وہ جمعہ یا ہفتہ کو میرے ساتھ جاتی اور اتوار کو ہم واپس گھر آ پہنچتے تھے۔ وہ میرے ساتھ نومبر کے مہینہ میں ہُوسٹن Houston شہر میں گئی۔ جو شخص ہمیں ائیر پورٹ پر ملا اس نے بتایا کہ ہمارے چھوٹے سے قصبہ میں کوئی موٹل نہیں ہے۔ اس نے ہمیں اپنے قصبہ سے دس میل کے فاصلہ پر موٹل میں چھوڑا۔ اس نے بتایا کہ یہ موٹل ہمارے قصبہ کے بہت نزدیک ہے، اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ یہ چھٹیوں میں زیادہ تر سرائے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام تبدیل کر کے موٹل رکھ دیا گیا ہے۔ اب یہ موٹل والوں کی ملکیت ہے۔

یہ مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے کوئی عمدہ جگہ تو نہ تھی۔ اتفاق سے ہُوسٹن میں اس دن ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور یہ سال کے دوسرے دنوں کے نسبت غیر معمولی سرد تھا۔ میں نے کمرہ گرم رکھنے کے لئے تھرموسٹیٹ کو آن کیا لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ میں نے موٹل کے ملازمین سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کچھ دیر بعد گیس آجائے گا۔ میں نے پوچھا کہ کتنی دیر بعد؟ تو ڈیسک پر جو خاتون موجود تھی، اس نے ایک لمبی سی سانس لی اور بولی

''ہم گرم موسم کے لئے دعا کر رہے ہیں۔۔۔''

میں یہ جواب سب کر ہکا بکا رہ گیا اور ہم نے اپنے تمام کپڑے پہن لئے اور صبح ہونے کے لئے دعا کرنے لگے۔ صبح کو ہمیں پتہ چلا کہ موٹل میں کوئی گرم پانی بھی نہیں ہے۔

Looking for a Phone

فون کی تلاش

میں ایک دفعہ ایسے موٹل میں ٹھہرا جہاں کمروں میں فون نہیں تھا۔ میرے لئے فون ضروری تھا کیونکہ مجھے تو ہر روز اپنے آفس میں فون کرنا ہوتا تھا اور اپنی بیوی کو بھی بار بار فون کرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ مجھے گلی کے آخر میں ایک ٹیلی فون بوتھ مل گیا۔ جب میں نے فون بک پر نظر ڈالی تو مجھے پتہ چلا کہ ٹاؤن میں اچھے سے اچھے موٹل بھی موجود ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ جب میرا میزبان شام کے کھانے کے لئے مجھے لینے آئے گا تو میں اسے ساری حقیقت بتاؤں گا اور یہ بھی بتاؤں گا کہ موٹل کے فون کے بل میں خود ادا کروں گا اور میں اپنے میزبان سے کہوں گا کہ مجھے کسی دوسرے موٹل میں شفٹ کر دے۔

اب میرا میزبان جب مجھے لینے آیا تو میں اس کو اپنی ضرورت کے بارے میں بتایا۔ تاہم اس نے مجھ سے کہا کہ ہمارے جانے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آپ مالک سے مل کر بات کر لیں کیونکہ وہ ہماری کلیسیا کا ایک ایلڈر ہے۔ جب کبھی کوئی مہمان خادم ہماری کلیسیا میں خدا کا کلام سنانے کے لئے آتا ہے تو یہ بھائی جو ہماری کلیسیا کا ایلڈر ہے، اس کے رہنے کے اخراجات وصول نہیں کرتا۔ خیر میں وہاں ہی سارا ہفتہ رہا، لیکن میں نے کئی دن بغیر فون کے اس موٹل میں گذارے جب کے گلی کے کونے پر فون بوتھ موجود تھا۔

Seeking a Phone Number

فون نمبر کی تلاش

مجھے موٹل میں رہائش رکھنے کا ایک اور بھی بڑا تلخ تجربہ ہوا جب میں ایک عمدہ موٹل میں ٹھہرا جو کہ اُس قصبہ میں جو ایک ٹورسٹ کورٹ ہے، واحد ایک ہی موٹل تھا۔

ہم لیکسنگٹن ائرپورٹ سے موٹل پہنچے تو پتہ چلا کہ مشرقی کینٹکی میں صرف ایک ہی موٹل ہے۔ دو آدمی میرے استقبال کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ

''ہمارے پاسٹر نے ہمیں بتایا ہے کہ جس موٹل میں آپ ٹھہریں گے وہاں صرف چھ ہی اچھے کمرے بہت اچھے ہیں۔لہٰذ آپ کو چاہیے کہ آپ ڈیسک کلک کو مجبور کریں کہ مجھ ان چھ کمروں میں سے ایک میں ٹھہرائیں''۔

جب ہم موٹل میں پہنچے تو میں نے ان کی ہدایات پر عمل کیا اور آسانی سے مجھے کمرہ نمبر 6 مل گیا۔ کمرہ تو دوسری جنگ کے وقت میں تعمیر کیا گیا تھا اور فوجیوں کی ضرورت کے تحت اس میں سب کچھ تھا۔اس کمرے میں سیگرٹ کی بو آ رہی تھی ۔ میں نے اپنا سامان کھولا اور ٹیلی فون کی طرف جا کر دیکھا کہ موٹل مینیجر کو کال کروں تو وہاں اس کا نمبر ہی نہ تھا۔ میں پھر کلرک کے پاس گیا۔ اب وہاں ایک ادھیڑ عمر کی خاتون تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ

''مجھے مینیجر کا فون نمبر چاہیے۔ان کا کیا نمبر ہے؟''

اس نے لاپرواہی سے کہا

''مجھے پتہ نہیں!''

''آپ نے کہا پتہ نہیں!اس کا کیا مطلب ہوا؟''میں نے اس سے کہا۔۔۔

وہ آگے سے بولی

''میں نے کبھی اسے کال نہیں کی!''

''دیکھئے خاتون میں سنجیدگی سے عرض کر رہا ہوں کہ مجھے اس کا نمبر چاہیے''۔ میں نے اس سے سخت لہجہ میں کہا۔اس نے مجھے کہا کہ

''میں نے بھی آپ سے سنجیدگی سے کہا ہے کہ مجھے نہیں پتہ!''۔

میں اپنا سا منہ لے کر چلنے ہی کو تھا کہ اس خاتون نے زور سے آواز لگائی اور مجھے کہا کہ

''رکیے!''

اور کہا کہ

''لیجیے''۔

یہ کہہ کر اس نے مجھے ایک بک دی جس پر موٹل کا نام اور نمبر لکھا ہوا تھا۔مینیجر کا نمبر بھی وہیں تھا۔

Missing a Dial Tune

ڈائل ٹیون کو نہ سننا

میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ ابھی میں لیٹا ہی تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی۔ لیڈی کلرک نے آ کر کہا کہ مجھے افسوس ہے میں آپ کو بتانا بھول گئی کہ ہمارے پاس ایک بہت بڑی فیملی آ رہی ہے جو ان چھ کمروں میں ٹھہریں گے۔ آپ کو دوسرے کمرہ میں جانا پڑے گا جو دوسری منزل پر آخری کمرہ ہے۔ وہ میرے ہاتھ میں کمرہ کی چابی تھما کر چلی گئی۔

جب میں اس کمرہ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ کمرے میں نیا ٹیلی فون لگایا گیا تھا۔ لیکن جب میں نے مینیجر سے بات کرنا چاہی تو فون ڈیڈ تھا۔ میں پھر سے اس خاتون کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ کمرہ کا فون ڈیڈ ہے۔ تو اس نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ہم نے گذرے ہفتہ میں وہاں نیا ٹیلی فون نصب کیا ہے۔ اور وہ خاتون میرے ساتھ اوپر آئی اور نمبر ملا کر بات کرنا چاہی تو اس کو معلوم ہوا کہ فون تو واقع ڈیڈ ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ آپ کو بغیر فون کے ہی رات گذارنی پڑے گی۔

میں نے اس خاتون سے کہا کہ آپ مجھے کوئی دوسرا کمرہ دے دیں۔

Shuffling Doors

بار بار دروازے کھولنا

ہم دوبارہ موٹل آفس میں گئے اور مجھے تیسرے کمرے کی چابی دی گئی۔ جب دروازہ کھول رہا تھا تو کسی نے مجھ سے کہا

''آپ کیا کر رہے ہیں؟''

میں نے کہا

''دروازہ کھول رہا ہوں!''

یہ موٹل کی ملازمہ تھی۔ اس نے کہا

''آپ اندر نہیں جا سکتے!''

میں نے اس سے کہا

''کیوں!!؟؟''

تو اس نے کہا

''اندر ایک خاتون پہلے سے سو رہی ہے''

لہٰذا میں پھر نیچے دفتر میں آیا اور اس خاتون کلرک سے کہا کہ

''کمرے میں تو کوئی خاتون سو رہی ہے''

تو اس نے چوتھی چابی میرے حوالہ کی اور کہا

''اس کمرے میں چلے جائیے''

جب میں اس کمرہ کا دروازہ کھولنے لگا تو وہی ملازمہ پھر سے آئی اور بولی

''آپ کیا کر رہے ہیں!؟

میں نے غصہ سے اس سے کہا

''آپ دیکھ رہی ہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں، میں دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہوں''

اس نے مجھے بتایا کہ

''پچھلے تین ماہ سے اس کمرہ میں کوئی نہیں ٹھہرا، اس وجہ سے یہ تالا زنگ آلودہ ہو گیا ہے''۔

مجھے پھر سے ایک بار اس خاتون کلرک کو جا کر یہ کہانی سنائی۔ اس نے مجھے ایک اور چابی دے دی اور کہا کہ میں اس کمرہ کو آزماؤں۔

میں نے دروازہ کو کھولا تو اس کمرہ میں کوئی نہیں تھا اور ٹیلی فون بھی کام کر رہا تھا۔ لیکن جب میں نے ائیر کنڈیشنر کا بٹن دبایا تو کلک کی آواز آئی اور ائیر کنڈیشنر کام نہیں کر رہا تھا۔ میں ایک بار پھر سے نیچے گیا، اس خاتون نے مجھ سے معذرت چاہی اور چھٹے کمرے کی چابی مجھے دے دی۔ جب میں نے اس کمرہ کا دروازہ کھولا تو سب کچھ ٹھیک تھا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے دفتر میں اطلاع دے کر کمرہ نمبر اور فون نمبر ان کو دے دیا۔ لیکن مجھے تو ایسا لگا جیسے میں دوسری جنگِ

عظیم کے زمانہ میں موجود ہوں۔

Fighting Gluttony

پیٹیوں پر قابو پانا

سفر میں سفری سامان کو سنبھالنا مشکل ہے۔ البتہ پیٹیوں پر قابو پانا بھی مشکل ہے۔ میں نے دیکھا بلکہ میرے تجربہ میں یہ آیا کہ کئی خادم جب اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے تو اس وقت ان کا وزن قریباً 400 پونڈ سے بھی زیادہ تھا۔ تو میں نے حیران اور ششدر ہو کر سوچا کہ یہ خدا کے بندہ کس طرح کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کس طرح یہ لوگ کھاؤ اور بسیار فور نکلے۔ تو میں نے بہت جلد اس بات کو سیکھ لیا کہ میں نے کس طرح سفر میں کھانا پینا ہے۔

Trying Diplomacy

حکمتِ عملی کی کوشش

میں نے جب خدا کی خدمت کے معاملے میں سفر کرنا شروع کیا تو جلد ہی میرے بدن میں بیس پونڈ وزن کا اضافہ ہو گیا۔ تو میں نے ایک حکمتِ عملی کا اعلان کر دیا۔ میں اپنے میزبانوں کو اپنے ان کے پاس پہنچنے سے پہلے ان کو خط لکھ دیتا تھا کہ میں دن میں صرف دو کھانا ہی کھایا کروں گا یعنی ناشتہ اور دوپہر کا کھانا۔ شام کا کھانا نہیں کھایا کروں گا۔ خاص طور پر میں نے ان کو یہ لکھنا کہ خدا کا کلام سنانے سے پیشتر کچھ بھی نہیں کھانا پسند کروں گا۔

لیکن اس حکمتِ عملی نے کام نہ کیا۔ ایک میزبان پاسٹر نے مجھے بتایا کہ جب خاتون بڑی محبت سے پورا دن آپ کے لئے کھانا پکانے میں صرف کرے، تو کیا یہ ممکن ہے کہ شام کو آپ اس کے گھر جائیں اور کھانے کی میز پر بیٹھیں اور کھانا نہ کھائیں، بلکہ آپ صرف کافی کے چند گھونٹ پئیں۔ کیا یہ اچھا لگے گا؟

ایک دوسرے نے اس مشکل کا حل دیگر طریقہ سے نکالا۔ اس نے کہا کہ ڈیوڈ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ عبادت سے پہلے کچھ کھانا پسند نہیں کرتے۔ لہٰذا ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ ہم عبادت

کے بعد کھانا کھایا کریں گے۔ میں نے اس سے کہا کہ جب میں پیغام سناتا ہوں تو میں اپنی طبعی و روحانی قوت سے منادی کرتا ہوں اور ختم کرتا ہوں تو پھر میں بستر پر چلا جاتا ہوں اور بس!۔

Calling on Angels

فرشتوں کی مدد

جب میں نے شروع شروع میں خدمت میں سفر کرنا شروع کیا تو میں نے خداوند کے فرشتوں کو مدد کے لئے پکارنا شروع کر دیا۔ کیونکہ خدا کے کلام یعنی بائبل مقدس میں میں نے صاف صاف دیکھا کہ خدا کے لوگ خداوند کے فرشتوں کے نرغے میں رہ کر خدمت کرتے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ کس طرح کئی جہاز آسمان سے نیچے گر کر تباہ ہو جاتے ہیں، تو میں ہوائی سفر شروع کرنے سے پہلے ہی جہاز میں بیٹھ کر دعا کرتا کہ خداوند میرا جہاز تیرے فرشتوں کے نرغے میں رہے۔

A Sobering Flight

پرسکون یا سنجیدہ پرواز

بعض فرشتے اوور ٹائم (over time) خدمت کرتے ہیں۔ میں ایک دفعہ ڈیلس سے ڈینور ہوائی سفر کر رہا تھا۔ جب ہم ڈینور پہنچے تو ہمارا جہاز ہوا میں چکر کھا رہا تھا۔ جب جہاز ایک گھنٹہ چکر کھاتا رہا تو اس کے بعد پائلٹ نے یہ اعلان کیا:

''خواتین وحضرات!

ڈینور برف کے شدید طوفان میں گھرا ہوا ہے۔

لہٰذا ہم اس وقت ائیر پورٹ پر اتر نہیں سکتے۔

سو ہم کسی دوسرے ائیر پورٹ کی طرف جا رہے ہیں''۔

اور پھر دوسری بار یہ اعلان ہوا کہ طوفان ہمارے جہاز کے اندر تک آ گیا ہے۔ مجھے پتہ چلا کہ جہاز میں ایک گروہ ایسا ہے جو آسمان سے چھلانگ لگانے کے لئے تیار تھے۔ لفظ'' برفانی

طوفان'' ان کے کانوں میں موسیقی کی طرح گونج رہا تھا اور وہ ہوا میں چھلانگ لگانے کو تیار تھے۔

پھر ایک اور اعلان ہوا کہ جہاز نیو میکسیکو کی طرف جا رہا ہے۔ چونکہ جہاز کا زمینی رابطہ بحال تھا، تو ایک بار پھر اعلان ہوا:

''خواتین وحضرات!

میں جانتا ہوں کہ آپ سب ناامیدی میں گھرے

ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کو لولڈ ڈرک پیش کرتے ہیں''۔

پھر ہم ایک دوسرے ائیر پورٹ کی زمین پر بیٹھے ہوئے اور دوسری پرواز کا انتظار کر رہے تھے۔

A Dumb Flight

ایک خوفناک اڑان

میری سب سے خوفناک اڑان وہ تھی جب میں ڈیلس سے کلیولینڈ Cleveland کو جا رہا تھا۔ کلیولینڈ کی میٹنگوں کے بعد مجھے لینکاسٹر، اوہائیو Lancaster, Ohio میں نبوتِ بائبل کے لئے دعوت مل گئی۔ میں نے جلدی سے دعوت کو قبول کر لیا۔ میں سمجھا کہ لینکاسٹر اور کلیولینڈ بہت قریب ہوں گے۔ میں نے نقشہ کو چیک کرنے کی زحمت گوارہ نہ کی۔ میں نے سمجھا کہ میں جلد ہی پہنچ جاؤں گا تو میں فوراً سے سیٹ بک کروالی۔

Rescued by Angels

فرشتوں کے وسیلہ حفاظت

جب میں جہاز میں بیٹھ گیا تو میں نے ساتھ بیٹھے شخص سے پوچھا کہ بھائی ہم کہاں کو جا رہے ہیں؟ تو اس نے مجھے بتایا کہ ہم اورلینڈو Orlando کو جا رہے ہیں۔ کیا! اورلینڈو!!! لیکن مجھے تو لینکاسٹر کو جانا تھا۔

میں یہ سن کر بہت پریشان ہوا کہ اتنے میں جہاز کے عملے میں سے ایک خاتون آئی اور مجھ سے معذرت کرنے لگی کہ ہم سے غلطی ہوگئی ہے۔ میری ٹکٹ کے حساب سے مجھے کلیولینڈ جانا تھا

لیکن میں کولمبس کے جہاز میں بیٹھ گیا تھا۔ میں ایک غلط جہاز پر بیٹھا ہوا تھا۔ تاہم خدا نے میرے لئے اپنے محافظ فرشتوں کو بھیجا۔ یہ ایک مخصوص جہاز تھا جو اورلینڈو کو جا رہا تھا، لیکن اس خاتون نے مجھے آگاہ کیا کہ وہ صرف میرے لئے کولمبس رکیں گے تاکہ میں وہاں اتر سکوں۔

جب میں دوسرے ائیرپورٹ پر اترا تو میں نے ایک خاتون سے پوچھا کہ لینکاسٹر، اوہائیو کہاں ہے؟ کیا آپ جانتی ہیں؟۔ اس نے مجھے جواب دیتے ہوئے کہا جی ہاں میں جانتی ہوں۔ کولمبس کے بالکل باہر ہی ہے۔

اور پھر میرے فون کی بیل بجی۔ یہ ائیرٹراول ایجنٹ کا فون تھا۔ اس نے کہا جناب ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے، یہ سب ہماری غلطی تھی۔ اس سب کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ میرے پاس ٹکٹ بھی غلط شہر کی تھی اور جہاز بھی غلط تھا، لیکن پھر بھی مجھے کولمبس تک مفت سفر ملا! میں کولمبس اتر کر وہاں سے لینکاسٹر کی طرف روانہ ہوا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ تیرے فرشتوں نے اوورٹائم کام کیا اور میری حفاظت کی۔

"کیونکہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دے گا
کہ تیری سب راہوں میں تیری حفاظت کریں"

(زبور 11:91)

باب نمبر 16

Maintaining a Sense of Humor

مذاقیہ طبیعت اور خوش مزاجی کو قائم رکھنا

ایک دفعہ میں پیکن ، انڈیانا (Pekin, Indiana) میں ایک چھوٹے سے چرچ میں عبادت کے لئے گیا ہوا تھا تو ایک شام ایک خاتون میرے پاس آ کر کہنے لگی

''کیا آپ مذاقیہ طبیعت کے حامل ہیں؟''۔

تو میں نے اس سے کہا

''اے خاتون! میں جو کام کر رہا ہوں اس سے خوش مذاج اور مذاقیہ ہونا تو ضروری ہے''

پھر اس نے مجھ سے کہا کہ

''یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

یہ سن کر اس نے کہا

''میں آپ کے ساتھ ایک عجیب بات کرنا چاہتی ہوں بلکہ بتانا چاہتی ہوں۔کل شام میں اور میرا چھ سالہ بیٹا عبادت کے بعد گھر جا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ وہ بڑا خاموش تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا تم کیا سوچ رہے ہو؟ تو اس نے کہا میں مناد کے متعلق کچھ سوچ رہا ہوں!۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ مناد کے متعلق کیا سوچ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ وہ بہت اچھی طرح گنجے آدمیوں کے لئے منادی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔''۔

کسی بھی مبشر کی زندگی آزمائشوں اور مشکلات میں گھری ہوئی ہوتی ہے۔تاہم پھر بھی اس کی زندگی میں بہت سی ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جن میں ذوقِ مذاق اور خوش مزاجی بھی پائی جاتی ہے اور آپ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کے دلوں میں گھور کر مسکراتے ہوئے بائبل مقدس کی سچائیوں کو بیان کرتے ہوئے خوش کن لہجے میں بات کرتے ہیں، تو لوگ واقع بہت خوش ہوتے ہیں۔

Tounge-Tied

بندشِ زبان یعنی جیسے گفتگو پر قابو نہ پانا

مجھے جب میں بدعتوں پر تعلیم دیتا ہوں تو مجھے میری زبان پر اختیار نہیں رہتا۔ مجھے اس بات کا تجربہ ہے کہ میں جب بدعتوں پر تعلیم دینا شروع کرتا ہوں تو میری زبان خواہ مخواہ پھسل جاتی ہے کیونکہ میں ان کی برائیوں کو بیان کر رہا ہوتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ یہ تعلیمات جہنم سے ہی برآمد ہوئی ہیں۔ خصوصاً یہواوہ وِیٹنس ، مونیز اور کرسچن سائنسدان۔ ان سب سے بڑھ کر وہ بدعت ہے جو لوگوں کو جہنم کی طرف لے جا رہی ہے وہ میسنز (Masons) ہے۔ میں نے ان حاضرین میں ایک عجیب خاموشی کو محسوس کیا ہے۔

اور جب میں نے ایک چھوٹا سا وقفہ لینے کا خیال کیا تو مجھے پتہ چلا کہ میں مورمون کی بجائے لفظ میسنز کو استعمال کر ڈالا ہے۔ تاہم میں نے اپنی غلطی کو ٹھیک کرنے کے لئے کچھ نہ کہا لیکن اس کے بعد کے حاضرین میں بہت سے میسنز موجود تھے۔ لیکن یہ خدا کے روح کا کام تھا۔

Grandiloquence

خوش بیانی کی شدید کمی

میری یہ ہمیشہ ہی کمزوری رہی ہے کہ جب میں جوشیلا ہو کر منادی کرنے لگتا ہوں تو خوش بیانی میں میری زبان موم کی طرح ہو جاتی ہے۔

ایک شام میں ہزار سالہ بادشاہی پر پیغام دے رہا تھا اور اس نکتہ کی وضاحت کر رہا تھا کہ جب خداوند ہزار سالہ بادشاہی کے لئے آئے گا تو خداوند نباتات اور عالمِ حیوانات کو مخلصی دے گا۔ ''وہ اسی حالت میں آ جائیں گے جس حالت میں خدا نے انہیں پیدا کیا تھا''۔ میں نے بھی بیان کیا کہ ''زمین پر کوئی بھی زہریلا پودا نہیں ہوگا، کوئی اونٹ کٹارا نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی جانور خون خوار ہوگا۔ بھیڑیا برّہ کے ساتھ رہے گا اور شیرِ ببر بیل کی طرح بھوسا کھائے گا''۔

اس جگہ مجھے وقفہ لینا چاہیے تھا مگر میں چلتا ہی گیا اور اپنے نکتہ میں مبالغہ کر دیا اور کہا کہ

''جب خدا فطرت کو بحال کر دے گا تو وہ پسوؤں کو بھی ختم کر دے گا''۔اس پر جماعت نے بڑا قہقہہ مارا۔ میں نے تو لوگوں کو ہنسنے کے لئے نہیں کہا تھا کیونکہ میں پسوؤں سے بڑی نفرت کرتا ہوں۔(جولوگ پسو کو نہیں جانتے، انہیں میں بتاتا ہوں کہ پسو ایک بہت ہی چھوٹا کیڑا ہوتا ہے جو بستر یعنی بیڈ کے بیچ میں چھپا رہتا ہے اور رات کو کاٹتا ہے جیسے مچھر کاٹتا ہے۔)

واپسی پر میری بیوی نے کہا نہیں صاحب نہیں! خداوند پسوؤں کو ختم نہیں کرے گا کیونکہ جب آپ قبر میں لیٹے ہوئے ہوں گے تو وہ آپ کے بدن کو کھائیں گے اور ہم دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

Interruptions

مداثلت

پولس رسول کو ایک ایسا تجربہ ہوا (اعمال 20 باب) کہ جب وہ آدھی رات تک خدا کا کلام سناتا رہا تو ایک جوان جو کھڑکی میں کھڑا ہوا تھا زمین پر گر گیا۔ جب لوگوں نے نیچے جا کر اسے اٹھایا تو وہ زندہ ہی تھا۔ میرا تو اب تک ایسا کوئی تجربہ نہ ہوا تھا۔ لیکن میں ایمان رکھتا ہوں کہ ایسا کسی بھی وقت ہوسکتا ہے بلکہ کسی بھی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ میں نے بھی شارٹ سرکٹ، چھتوں کا گرنا، لوگوں کے ہجوم میں دھماکے، بچوں کا چیخنا چلانا، عمر رسیدہ لوگوں کے خراٹے بھرنا حتیٰ کہ لوگوں کو دل کے دورے پڑنا بھی سنا ہے۔ اس لئے کسی کے ساتھ کسی بھی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اس کا قوّی امکان ہے۔

مجھے بھی ایسا یہ ایک عجیب سا تجربہ حاصل ہوا جب میں جینگز، لوسیانہ (*Jennings, Louisiana*) میں عبادت کروا رہا تھا۔ یہ اتوار کی شام کی بات ہے جب قریباً تین افراد خدا کا کلام سننے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ میں نے اپنے پیغام کے دوران ایک عجیب شور کو سنا اور یہ مجھے اس طرح لگا جیسے پولیس کا دھیما سا سائرن بج رہا ہو۔ پھر یہ متواتر بڑھتا جا رہا تھا۔ میں نے بولنا بند کر دیا اور مائک پر ٹک ٹک کیا لیکن وہ شور مسلسل جاری رہا۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ جو لوگ سامنے بیٹھے ہیں انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا

یعنی لوگوں نے اپنی آنکھیں نیچی کر کے بدتمیزی سے ہنسنا شروع کر دیا۔ میں اس بات کو زیادہ دیر تک برداشت نہ کر سکا تو میں نے جماعت سے پوچھا کہ یہ سب کیا ہے؟۔ پھر پیچھے بیٹھا ایک شخص کھڑا ہوا اور وہ چلّا کر بولا'' کلائی کی گھڑی ہے''۔ یعنی یہ ایک عمر رسیدہ شخص کی نئی گھڑی کا الارم بج رہا تھا اور چونکہ وہ اونچا سنتا ہے یعنی بہرہ ہے تو اس نے الارم کو بند نہیں کیا۔ یہ سن کر سب لوگ زور زور سے ہنسنے لگے۔

Dry Bones

سوکھی ہوئی ہڈیاں

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک گلوکار اور ایک پرستار میں کیا فرق ہوتا ہے۔ ایک دفعہ جب میں کین ٹکی میں ایک بہت بڑی کلیسیا میں پیغام سنانے کے لئے موجود تھا تو گلوکار نے کہا ہم سب گیت نمبر 234 کھڑے ہو کر گائیں گے۔ یہ اتوار کی شام کی عبادت تھی تو لوگ بے دلی سے کھڑے ہو گئی اور کچھ بیٹھے ہی رہ گئے اور ان کے منہ لٹکے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ یہ گیت گانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر گلوکار بھائی نے کہا کوئی بات نہیں چلو ہم بیٹھ کر ہی گا لیتے ہیں۔

مجھے پیغام سنانے کے لئے کہا گیا تو میں نے بھی ویسا ہی محسوس کیا جیسے حزقی ایل نبی سوکھی ہڈیوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر سوکھی ہڈیوں سے مخاطب تھا۔ اس کے بعد میں اپنے موٹل میں آ گیا اور گھٹنوں پر ہو کر خداوند سے دعا کرنے لگا کہ اس گلوکار کو پیچھے ہٹا دے تا کہ ہم دل سے اور دل کھول کر پرستش کریں۔

اگلی شام کے جب میں چرچ میں گیا تو ایک ڈیکن نے میرے پاس آ کر کہا کہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا جی ضرور کریں۔ تو اس نے مجھے بتایا کہ ہمارا گلوکار آج نہیں آئے گا کیونکہ کل شام اس کے انچارج نے فون کیا تھا کہ اسے ابھی کسی دوسرے شہر میں جانا ہے، لہٰذا آج ہم بغیر گلوکار کے ہی عبادت کریں گے۔ میں نے خداوند کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میں اس شہر میں ایک بہت اچھے پرستار کو جانتا ہوں، اگر آپ کہیں تو میں اس کو بلوا لیتا ہوں۔ تو

ڈیکن نے کہا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔آپ فوراً سے اس سے رابطہ کریں۔میں نے جباس کو فون کیا تو اس نے کہا بالکل ٹھیک ہے میں ابھی اس چرچ میں آ جاتا ہوں۔اور جب وہ آیا تو ہم نے خداوند یسوع مسیح کی دل کھول کر پرستش کی اور بہت لوگوں کو اس پرستش سے برکت ملی۔خداوند کی تعریف ہو!۔

A Scripture for everything

ہر ایک چیز کے لئے خدا کا کلام

میں جب خدا کا کلام پیش کرتا ہوں تو بہت سی آیات کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور لوگ بائبل کے ان حوالوں کو ڈھونڈنے سے قاصر رہتے ہیں کیونکہ وہ بائبل مقدس کی کتابوں سے ہی واقف نہیں ہوتے۔اور اس طرح اضافی حوالہ جاتِ بائبل لوگوں کے اندر بائبل کے مطالعہ کا شوق اجاگر کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک خاتون میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں اسے ایک خادم کی یاد دلاتا ہوں جو بالکل اسی طرح ہر ایک بات اور ہر ایک چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آیت کلامِ مقدس میں سے پیش ضرور کرتا تھا۔اس نے مجھے بتایا کہ ایک خدا کے خادم نے کہا تھا کہ میرے پاس ایسا کلام ہے جو ہر ایک چیز کے لئے ہے۔پھر اس نے ایک خوش کن انداز اور مسرور لہجے میں ایک مثال دی جس کے متعلق وہ مجھ سے گفتگو کر رہی تھی۔لگتا یوں ہے کہ خدا کا خادم ایک دن اپنے گلہ کی دیکھ بھال کے لئے گیا یعنی کلیسیا کی ایک خاتون کو ملنے کے لئے گیا جو ابھی ابھی ہسپتال سے آئی تھی۔اس نے اس کے دروازہ پر دستک دی اور انتظار کیا کہ اس نے سنا کہ گھر کے اندر کے کسی کمرہ کا دروازہ کھلا اور کسی شخص کے دوڑنے کی آواز نے اس خادم کو چونکا دیا۔لیکن کوئی بھی اس کے لئے دروازہ کھولنے کو نہ آیا۔وہ خدا کا خادم دروازہ مسلسل کھٹکھٹاتا رہا اور وہ مسلسل گھر کے اندر شور کو سنتا رہا۔لیکن دروازہ کھولنے کو کوئی نہ آیا۔آخر کار وہ تھک ہار کر اپنی کار میں آ کر بیٹھ گیا تو اس کے دل میں ایسی آیت آئی جو اس واقع پر ٹھیک آتی ہے۔اس نے ایک منٹ کے لئے سوچا اور اس نے اپنا تعارفی کارڈ نکالا اور اس کی پشت پر مکاشفہ 3:20 آیت لکھ دی اور کارڈ کو دروازہ پر چسپاں کر دیا۔

اب آیت ملاحظہ ہو:

''دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔
اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو
میں اس کے پاس اندر جا کر اس کے ساتھ
کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ''۔

دو دن کے بعد اس خادم نے ڈاک میں ایک لفافہ وصول کیا اور اس کے اندر اس کا وہی کارڈ موجود تھا جو وہ اس خاتون کے گھر کے دروازہ پر چسپاں کر کے آیا تھا۔ اس کے لکھی ہوئی آیت کے نیچے پیدائش 10:3 آیت لکھی ہوئی تھی۔ اب وہ آیت بھی ملاحظہ ہو:

''میں نے تیری آواز باغ میں سنی تھی
اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا۔
اس لئے میں نے اپنے آپ کو چھپایا''۔

باب نمبر 17

Teaching the Future

مستقبل کی بابت تعلیم

بشارتی عبادتوں کے علاوہ میں نے نبوتی سیمیناروں اور کروسیڈز میں تمام امریکہ میں خدا کا کلام سنایا۔ یہ سیمینار بدھ سے اتوار تک عموماً ہوا کرتے تھے۔

میں نے اس بات کو جان لیا کہ بہت لوگ اس طرح کے سیمیناروں میں کلامِ خدا کو سننے کے لئے آتے تھے۔ لیکن آنے والے میرے پیغام سے کچھ اکتا جاتے تھے کیونکہ میں ان کے ساتھ ایک خاص نکتہ پر قائل ہو جاتا اور ان کے دلوں کو تبدیل کرنے پر زور دیتا تھا۔ اور یہ بات ان کے لئے مشکل ہو جاتی تھی جو انہوں نے دیگر نبوتی اساتذہ سے سنی ہوتی تھی۔

میں تو اس بات کو بالکل نہ سمجھ سکا تاہم معلوم یہ ہوتا تھا کہ نبوتِ بائبل کی فطرت سے بات اخذ کی گئی تھی کہ نبوتِ بائبل پر اپنے عقائد کو چسپاں کرتے تھے۔ تمام دنیا کے تخت پر موجود نبوتِ بائبل کے استاد جو اپنے اپنے عقائد کے تحت نبوتِ بائبل کو بیان کرتے تھے۔ وہ ان پر اثر انداز ہوتے تھے۔ وہ اپنے اپنے انداز کے مطابق جذباتی مناظر کا منظر پیش کرنے والے تھے۔

لہٰذا روایتی نبوتِ بائبل کے استاد کے پاس تو اس بات کا جواب ہوتا ہے۔ اور اس کے پاس ہر ایک سوال کے لئے ایک ہی جواب ہوتا ہے اور وہ اسے صحیح سمجھتا ہے۔ وہ بحث و دلائل اور بحث و تکرار پر اتر آتا ہے۔ اور اکثر اوقات بڑی فصیح و بلیغ ہوتا ہے۔ اور ان نکات پر وہ متفق نہیں ہوتا۔ ان نکات کے لئے وہ جھگڑتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے نکات کو مثبت اور درست مانتا ہے اور یسوع مسیح کی بجائے مخالفِ مسیح کی منادی کرتا ہے۔

اس طرح نبوتِ بائبل کے اساتذہ دیگر ایسے لوگوں کے نام لینے سے بھی گریز نہیں کرتے جو صریحاً ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں جیسے جین فونڈا کے نام کو 666 کے عدد سے جوڑ دیتے

ہیں۔ لہٰذا اس طرح نبوتِ بائبل کی بابت جب لوگ سنتے ہیں تو لوگ ڈر کے مارے سہم جاتے ہیں۔

Teaching Purposes

اپنے مقاصد کی تعلیم

مختصر یہ کہ میں کوئی ایسی منادی نہیں کرتا جس میں میری کوئی کوشش ہو کہ میں کسی کو اپنے کسی خاص مقصد کے لئے تبدیل کروں۔ لوگوں کے دلوں میں شک مجھ سے پہلے آنے والے لوگوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ میرے پاس ایک ایسا ہی نظریہ ہے اور میرے نزدیک وہ بڑا مضبوط ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص میرے اس نظریہ پر اتفاق نہیں کرتا تو مجھے اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے حاضرین خدا کے نبوتی کلام کا مطالعہ کرنا شروع کریں۔ یہ کلام بائبل کے ایک تہائی حصہ پر مبنی ہے اور یہ افسوس کی بات ہے کہ مسیحی عوام نے اسے نظرانداز کر رکھا ہے۔

میرا دوسرا مقصد لوگوں کو خداوند یسوع کی طرف مائل کرنا ہے کہ خداوند یسوع مسیح بہت جلد آ رہا ہے اور نبوتی کلام کو پڑھنے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اگر نبوتِ بائبل ٹھیک طرح سے سکھائی جائے تو پھر یہ کام خود بخود ہی ہو جائے گا کہ ''یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے'' (مکاشفہ 10:19)۔

میرا تیسرا مقصد یہ ہے کہ باوجود ان کا کوئی بھی اور کیسا ہی نظریہ ہے لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے لئے تیار ہوں۔

Differing Views

مختلف نظریات

نظریات کے اختلافات پر احترام کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ جو لوگ نبوتِ بائبل پر کسی بھی طرح کے نظریہ کے حامل ہیں اس دوسرے نظریات پر کچھ اثر نہیں پڑتا اور بات صرف یہ ہے کہ مختلف نظریات کے حامل لوگ اپنی ابدیت کہاں گزاریں گے؟ آسمان میں نبیوں کے حامل لوگ یعنی وہ لوگ جو

1) ہزار سالہ بادشاہی کی نفی کرتے

2) کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ہزار سالہ بادشاہی پر ایمان رکھتے ہیں

پوسٹ ملینی ال نظریہ ایمان کو رکھتے ہیں۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ مصیبت کے دور میں کلیسیا زمین پر رہے گی اور دکھ اٹھائے گی۔

3) تیسرا نظریہ پری ملینی ال یعنی کلیسیا آسمان پر اٹھائی جائے گی اور زمین پر بڑی مصیبت ہوگی۔ یہ مصیبت سات سال کے عرصہ تک رہے گی اور مصیبت کے بعد خداوند یسوع مسیح اپنی کلیسیا کے ساتھ آئے گا اور زمین پر ہزار سالہ بادشاہی کرے گا۔ یہ سب آسمان میں زندگی بسر کریں گے اور وہ بھی ابدیت میں گذاریں گے بشرطیکہ انہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔

ان باتوں کے لئے چار چھوٹے بچوں کی کہانی کچھ یوں ہے کہ ان چار لڑکوں نے کہا آیئے ہم اپنے اپنے ایمان کی بابت ایک دوسرے کو بتائیں کہ ہم کیا مانتے ہیں۔ وہ چاروں سنڈے سکول کے طالب علم تھے۔ لہٰذا ان میں سے پہلے لڑکے نے کہا کہ ''میں پری ملینی ال ہوں''۔ دوسرے نے کہا کہ ''میں اے ملینی ال ہوں''۔ تیسرے نے کہا کہ ''میں پوسٹ ملینی ال ہوں''۔ لیکن چوتھا لڑکا خاموش ہی رہا۔ بہت زور لگانے کے بعد اس لڑکے نے کہا میں شاید پینا ملینی السٹ ہوں۔ تو ان تینوں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟۔ اس لڑکے نے ان تینوں کو جواب دیا کہ

''اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ آخیر زمانہ کے بعد کیا ہوگا۔ جو کچھ بھی مجھے معلوم ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا سب کچھ پر کنٹرول ہے اور آخیر زمانہ کے بعد خدا سب کچھ خدا سنبھال لے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ سب سچائیاں ٹھیک تو ہیں تاہم مطلب یہ ہے کہ آپ نبوتِ بائبل کے متعلق کیا جانتے ہیں؟ اس لئے خدا نے نبیوں کی معرفت جو کچھ بیان کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔

Impacting Behavior

روّیہ اور طریقہ پر اثر انداز ہونا

جو بات میں بیان کر رہا ہوں میں اس کی بذاتِ خود بہت بڑی مثال ہوں۔ میں اپنی زندگی کے پہلے تیس سالوں میں بائبل مقدس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ میں نے نجات تو حاصل کر لی تھی اس لئے کہ میں نے خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا تھا۔ تاہم میری روحانی ترقی غلط نظریات اور میری جہالت اور خدا کے کلام کو نظر انداز کرنے کے باعث رک گئی۔ جیسے روح القدس اور نبوتِ بائبل کے متعلق تعلیم کی بابت مجھے کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔

اور ان تیس سالوں میں میں نے خداوند یسوع کے جلد واپس آنے کے متعلق کبھی نہیں خیال کیا تھا۔ اور اگر کبھی میں نے خیال کیا بھی تو اس طرح کیا کہ خداوند آئے گا اور مجھے گناہ کی حالت میں پائے گا۔ اسی طرح کی باتیں میرے ذہن میں گردش کرتی تھیں اور میں نے کبھی بھی ''مارانا تھا'' یعنی ''خداوند آنے والا ہے'' (1 کرنتھیوں 22:16) کی دعا کی تھی۔ میری بے دلی اور سرد مہری خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے لئے وجہ یہ تھی کہ حتیٰ کہ میں خوف زدہ تھا کہ جب خداوند آ کر اچانک مجھے گناہ کرتے ہوئے پکڑ لے گا تو پھر کیا ہوگا؟۔

نبوتِ بائبل کے مطالعہ نے میری زندگی میں انقلاب کا کام کیا۔ اس سے میں نے خدا کے رحم اور اس کی محبت کو بہتر طور پر جانا اور سمجھا اور اس مطالعہ نبوتِ بائبل نے مجھے سکھایا کہ خداوند کی واپسی ''میری مبارک امید ہے'' نہ کہ خوف کا باعث ہے۔ اور میں نے یہ بھی جان لیا کہ خداوند بہت جلد آنے والا ہے۔ اس پر میرا یقین اور ایمان پختہ ہو گیا۔ اس ایمان نے مجھے پاکیزہ زندگی

بسر کرنے کے لئے بڑی مدد کی۔اس لئے کہ اسی بات نے مجھے جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کرنے میں میرے دل میں تحریک پیدا کی۔ یہ میرے ساتھ پہلی بار ہوا۔ میں نے خدا کو اپنا خداوند اور نجات دینے والا قبول کر لیا۔

Understanding Prophecy

نبوتِ بائبل کو سمجھنا

میں نے اپنے ہر ایک سیمینار میں اس نکتہ کی وضاحت شروع کر دی کہ جب تک کوئی شخص اپنی زندگی صحیح طور پر خدا کے حضور میں نہیں گزارتا تب تک وہ نبوتِ بائبل بھی نہیں سمجھ سکتا۔ بہت سے لوگوں نے غلط نظریات کو اپنایا ہوا ہے کہ انسان کو نبوتِ بائبل کو سمجھنے کے لئے لوگوں کے ساتھ تعلقات کی ڈگری حاصل ضروری ہے یا تصورات کے علم کی ڈگری حاصل کرنا بھی ضروری ہے تا کہ وہ بائبل مقدس سمجھ سکیں۔ نبوتِ بائبل کو سمجھنے کی بابت تو کوئی مشکل نہیں ہے تاہم اس پر ایمان لانا مشکل ہے!۔اگر آپ اس پر ایمان لے آئیں گے تو پھر اس کو سمجھ بھی سکیں گے۔

Prophetic Ignorance

نبوتی نظر اندازی

میں نے یہ معلوم کیا کہ اکثر مسیحی ایماندار نبوتِ بائبل سے بالکل ناواقف ہیں۔ جب وہ اس نبوتِ بائبل کی بابت سمجھ جاتے ہیں تو پھر میرے سیمیناروں میں آتے ہیں اور پھر ان کے دلوں میں دفاعی رویہ نہیں ہوتا۔

میں حاضرین کے سامنے اس بات کو شروع کرتا ہوں کہ اپنے عمر کے پہلے تیس سالوں میں میں نبوتِ بائبل کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ باوجود یہ کہ تیس سال تک میں اپنے گرجا گھر میں جاتا رہا، میں نبوتِ بائبل کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ Rapture یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کی بابت میں سوچتا تو تھا اور محسوس بھی کرتا تھا کہ یہ ایک موقع ہو گا جب کسی کی دوست اس کو پیار سے چوم لیتی ہو۔ جوج ماجوج کی بابت میں سمجھتا تھا کہ یہ کسی مزاحیہ ٹیم کے رکن

ہوں اور مخالفِ مسیح کی بابت یہ کہ وہ کسی فرقہ کا منادہوگا۔

ممکن ہے کہ خدا نے مجھے نبوتِ بائبل سکھانے کے لئے بلایا ہو۔ میں ایسے لوگوں کو پہچانتا ہوں جو ساری عمر گرجا گھر تو جاتے رہے ہیں تاہم انہیں یہ پتہ نہیں کہ ''حزقیاہ کی کتاب'' بائبل مقدس میں موجود ہی نہیں ہے۔ جب میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ ''حزقیاہ کی کتاب'' بائبل مقدس میں کہاں ہے تو کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جو یہ بتا سکے کہ یہ تو کوئی کتاب ہے ہی نہیں، بلکہ لوگ کتابِ مقدس میں سے اس کو ڈھونڈنے لگ پڑتے ہیں!۔

Handling Questions

سوالات پر قابو پانا

میں اپنے سیمیناروں میں قریباً آدھا وقت سوالات کے لئے مختص کر لیتا تھا۔ ان میں سے کسی کسی کے سوالات تو بڑے ہی حیران کن ہوتے تھے۔

تین ایسے سوالات تھے جن کو میں درحقیقت درست مانتا ہوں اور سوال مندرجہ ذیل ہیں:

1) بائبل مقدس میں یو۔ایس۔اے۔کہاں موجود ہے؟

2) کلیسیا کب آسمان پر اٹھالی جائے گی؟

3) کیا ہم آسمان میں ایک دوسرے کو جانیں گے؟

بعض لوگ کچھ غیر معمولی اور غیر واجب سوال بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

1) کیا آسمان میں ہمارے ساتھ ہمارے پالتو جانور بھی ہوں گے؟

2) کیا مخالفِ مسیح بھی بڑی مصیبت میں سے گزرے گا؟ (اور یہاں ایک درست سوال بھی بنتا ہے کہ کیا کلیسیا بھی بڑی مصیبت میں سے گزرے گی؟)

3) کیا میں اپنے جلالی بدن میں موت کے حوالہ ہوں گا؟

4) میں اپنے جلالی بدن میں خوراک سے پرہیز کروں گا؟

5) کیا ہم آسمان میں اپنے دشمنوں کو بھی پہچانیں گے؟

6) آسمان میں کلیسیا کی خدمات کب تک جاری رہیں گی؟

7) کیا ہزار سالہ بادشاہی طوفانِ نوح کے چالیس دنوں کی مانند ہوں گے؟

8) کیا مجھے آسمان میں بربط بجانے کا طریقہ سیکھنا پڑے گا؟

9) کیا جہنم بھی ایسا ہی ہے جیسے خلا میں کوئی بلیک ہول (Black hole in space) ہوتا ہے؟

10) کیا آسمان میں کھیلوں کی ٹیمیں بھی ہوں گی؟

اب آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ میں لوگوں کے سامنے کیوں پریشانی اور افسوس کرتا ہوں، لیکن ان میں نے اس بات کو سیکھ لیا ہے کہ بات کو کس طرح سمیٹا جاتا ہے۔ اور میں یہ بات سادگی سے اپنے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہوں کہ ''مجھے اس سوال کا جواب نہیں معلوم''۔

Audience "Helpers"

سامعین کے مددگار

ایک سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ **''آسمان پر کون سی زبان بولی جائے گی؟''**۔ میں نے ہمیشہ یہ جواب دیا ہے کہ میں اندازہ کرتا ہوں کہ آسمان میں عبرانی زبان بولی جائے گی اور اس کی حمایت میں کئی ایک حوالہ جات دیئے۔

ایک میکسیکن - امریکن دوست نے میری بات کو سن کر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ عبرانی نہیں بلکہ ہم وہاں سپینش زبان بولیں گے۔ میں نے اس سے کہا

''تو نے یہ اونٹ پٹانگ بات کہاں سے سیکھ لی ہے؟''

تو وہ بولا

''میں نے یہ بائبل میں سے سیکھا ہے''

اور اس کے جواب میں میں نے اس سے سوال کیا

''واہ! یہ کہاں لکھا ہے؟

اس نے مسکرا کر کہا

''کیا آپ نے

''چیکینو گلوری آف دی لارڈ'' *Chicano Glory' of the Lord*

کے بارے میں کبھی نہیں سنا؟''

یقیناً وہ شکینہ گلوری آف دی لارڈ کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

سب سے بڑا تکلیف دہ سوال اس وقت ہوا جب ہم ایک ٹیلی وژن پروگرام کے ایک سلسلہ کی ریکارڈنگ میں مصروف تھے۔ پروگرام میں حاضرین بھی موجود تھے تو مجھے وہاں ان کو 25 منٹ سیکھانا تھا، 5 منٹ بریک کرنی تھی اور پھر 25 منٹ ان کے سوالات کا جواب دینا تھا۔ ہم نے اپنے حاضرین سے کہا کہ وقت کی قِلت کے سبب اپنے سوالات مختصر ہی رکھیں۔

اس شام میں یہودیوں کے متعلق پیغام دے رہا تھا جس کا عنوان تھا ''یہودیوں کی بابت نبوت''۔ تو سب سے پہلے سوال ایک خاتون نے کیا۔ وہ میرے پاس آئی اور اس نے پوچھا کہ

''کیا آپ غیر زبانوں میں دعا کرتے ہیں؟''

اس طرح کے سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں جن کا کوئی تُک نہیں بنتا۔

Prophetic Rumors

نبوت کے متعلق افواہیں

ایک اور خاص بات جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ نبوتِ بائبل کے متعلق افواہیں ہیں جیسے کہ:

1) بیلجیم میں کمپیوٹر کا حیوان موجود ہے، جس میں دنیا کے ہر ایک شخص کا نام اور پتہ موجود ہے۔
2) عہد کا صندوق مل گیا ہے اور وہ نئی تعمیر شدہ ہیکل میں رکھنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔
3) ہینری کسنگر لا نام عدد 666 ہے۔
4) 666 کا عدد بہت جلد ہمارے ہاتھوں ہر کنندہ کر دیا جائے گا۔
5) سوشل سکورٹی چیکوں کی تصدیق عدد 666 کے ساتھ کی جائے گی۔

باب نمبر 18

Filling the Airwaves

ہوا کی لہروں کو بھرپور کرنا

جب ہماری منسٹری کا آغاز ہوا تو ریڈیو پر منادی کرنے کا ہمارا کوئی ارادہ نہ تھا۔ ہم تو عبادات، سیمینار اور کیسٹ ٹیپ پر انحصار کرتے تھے۔ ہاں کتابوں کا شائع کرنا بھی خدمت کا ایک اہم فریضہ تھا۔

ہماری منسٹری کو شروع ہوئے صرف چھ ہفتے ہی ہوئے تھے جب ہمارے ایک ٹرسٹی Trustee نے مجھے فون کر کے کہا کہ ہیفورڈ، ٹیکساس (Hereford, Texas) میں ایک کسان ہے، آپ اس سے رابطہ کریں۔ ہمارے ٹرسٹی نے ڈیلس شہر میں ایک مذہبی اجتماع میں اس کسان کے ساتھ ملاقات کی تھی اور اس کسان نے کہا تھا کہ میں برادر ریگن سے ملنا چاہتا ہوں۔ تو میں نے فوراً ہی اس کسان کو فون کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ

''میں نے آپ کی ایک کیسٹ کو سنا ہے جو آپ نے خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد پر تیار کی''۔ ''کیا آپ ریڈیو پر اپنا پیغام نشر کرتے ہیں؟''۔ اس نے مجھ سے پوچھا۔۔

میرا جواب تھا

''جی نہیں!

تو اس نے فوراً سے پوچھا

''کیوں نہیں؟!

تو میں نے اس کو بتایا کہ

''ہمارے پاس اس کام کو کرنے کے لئے فنڈز نہیں ہیں''۔

''بات یہ ہے کہ یہ منسٹری صرف چھ ہفتے پیشتر شروع ہوئی ہے، اس لئے ہمارے پاس

پیسے نہیں ہیں کہ ہم ریڈیو پر اپنا پیغام نشر کر سکیں''۔

تو اس کسان بھائی نے مجھ سے کہا

''لیکن میری شدید خواہش ہے کہ آپ مسیح کی دوسری آمد کا پیغام ریڈیو پر نشر کریں۔

آپ میرے پاس آنے کی زحمت گوارہ کریں گے؟''

پھر کیا ہوا کہ میں ہیفورڈ کے راستہ میں تھا جو ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جو ٹیکساس کے اونچے میں واقع تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو خدا کی قدرت کو دیکھ کر بڑا خوش ہوا کہ اس نے ہم دونوں کو ملا دیا۔

The Generous Man of Faith

خدا کے کام میں مدد کرنے والا حقیقی مردِ ایمان

جب میں وہاں پہنچا تو مجھے پتا چلا کہ یہ کسان ملک کی خوراک کی بڑی بڑی کمپنیوں کا مالک ہے۔ پھر وہ ایک حلیم انسان تھا جو خدا سے محبت رکھتا تھا اور اس کا دفتر بھی چھوٹا سا تھا جس میں صرف دو ہی آدمی بیٹھ سکتے ہوں۔ ہم وہاں بیٹھ کر آرام سے بات چیت کرتے رہے۔ ہم نے دو گھنٹوں کے لئے خداوند یسوع مسیح کے متعلق باتیں کیں۔ پھر آخر کار وہ اصلی مقصد کی طرف آیا۔ وہ بولا

''کیا ریڈیو پر پیغام نشر کرنا بڑا مہنگا ہے؟''

تو میں نے اس کو بتایا کہ

''ساٹھ ڈالر (60$) روز کے صرف ڈیلس شہر میں''

''یہ تو مونگ پھلی ہے'' اس نے کہا۔

''جی ہاں آپ کے لئے تو یہ مونگ پھلی ہو سکتی ہے لیکن ہمارے لئے تو یہ بہت بڑی رقم ہے''۔ میں نے اسے جواب دیا۔۔۔

اس نے تھوڑے سے وقفہ کے بعد کہا

''میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کیا کرنے والا ہوں!

میں آپ کو ایک چیک دیتا ہوں جس سے آپ ریڈیو پر خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد

پر پیغام نشر کر سکیں گے۔ یہ تو صرف ایسا پیسا ہے جو ایک بیج ہے۔ اگر خدا چاہتا ہے کہ آپ ریڈیو پر اپنا پیغام نشر کرتے رہیں تو خداوند اور بھی مہیا کرتا رہے گا۔ لیکن آپ مجھ سے اس کے علاوہ کچھ اور کی توقع نہ کریں۔ یہ ایک تحفہ ہے جو ایک نئی آؤٹ ریچ کو شروع کرنے کے لئے کافی ہو گا۔ میں یہ اس لئے دے رہا ہوں کہ خدا نے مجھے قائل کیا''۔

پھر اس نے چار ہزار ڈالر (4000$) کا چیک لکھ کر مجھے دے دیا۔ میں کچھ بول ہی نہ سکا۔ اس نے تو مجھے میرے ایمان یا فرقہ کی بابت کوئی سوال بھی نہ پوچھا۔ اس نے تو صرف میرا ایک پیغام سنا تھا جس نے اس کے دل کو چھوا اور اس نے چاہا کہ دیگر لوگوں تک بھی اس زندگی بخش پیغام کو ضرور سنیں۔

A New Outreach

ایک نئی پہنچ

اس مردِ ایمان اور مردِ خدا کی وجہ سے جو خداوند سے محبت رکھتا تھا، ہم نے ریڈیو منسٹری کا آغاز 1980 کے موسمِ گرما میں کر دیا اور اس پروگرام کا نام ہم نے ''کرایسٹ اِن پرافیسی Christ In Prophecy رکھا۔ یہ پروگرام ہر روز سوموار تا جمعہ ہوا میں نشر ہونے لگا۔ ایک سال تک تو ہم خدا کا کلام ڈیلس ریڈیو سٹیشن سے ہی نشر کرتے رہے۔ میرے پیغامات کا موضوع خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد اور نبوتِ بائبل تھا۔ اور میں انہی موضوعات پر زور دیتا رہا۔

تو پہلے سال کے اختتام پر میرا دل اور ذہن دوسری سمت پر چل نکلے۔ میں نے نیشنل اور انٹرنیشنل موضوعات پر بائبل کے تناظر میں پیغام دینے شروع کر دئے اور اس بات کو لوگوں کو (یعنی منادی کر کے) بتانے لگا کہ بہت سے نشانات اور بہت سے ثبوت خداوند یسوع کے جلد آنے سے متعلق بائبل مقدس میں موجود ہیں۔

میرے پیغامات میری بائبل مقدس کی تحقیق اور میری وہ ٹریننگ جو میں نے نیشنل اور انٹرنیشنل سیاست میں حاصل کی اور جسے میں پڑھتا بھی رہا اب وہ باتیں میں بائبل مقدس کے تناظر میں سیمیناروں اور نبوتِ بائبل کانفرنسوں میں سکھانا شروع کر چکا تھا۔ تو یہ نیا طریقہ بہت مفید ثابت

ہوا۔لوگوں کی تعداد ڈرامائی انداز میں بڑھنے لگی اور خداوند نے لوگوں کے دلوں کو چھوا اور لوگ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے لئے شدت سے دعا کرنے لگے۔''مارانا تھا! ہمارا خداوند آنے والا ہے''(1 کرنتھیوں 22:16)۔تو میں نے فیصلہ کرنا شروع کیا کہ دیگر ریڈیو سٹیشنز پر بھی اپنا پروگرام شروع کروں اور اس کو فروغ دے کر اور زیادہ موثر کر کے اسے ترقی دوں۔

ہماری ڈاک جو ہماری طرف آنے لگی اس سے ہم نے جانا کہ لوگوں کی ضرورت ہے کہ ہم ان تک رسائی حاصل کریں۔پھر میں نے فحش کتابوں کے خلاف بھی بولنا شروع کر دیا کہ ان گندی کتابوں کی وجہ سے نوجوان اخلاق باختہ ہو رہے ہیں۔اور میں نے اسقاطِ حمل اور ہم جنس پرستی اور مذہبِ انسانیت کے خلاف بھی بولنا شروع کر دیا۔

ہماری منسٹری کے لئے لوگوں کی دلچسپی اور امداد بھی بڑھنے لگی۔پھر ہماری مشکلات میں بھی اضافہ ہونے لگا کہ ہم اس ریڈیو سٹیشن کا چناؤ کریں یا پھر دوسرے کا۔

Wise Counsel

ایک دانشمندانہ صلاح مشورہ

میں خدا کا اس دانشمند ٹرسٹی کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ریڈیو منسٹری کے شروع میں مجھے اچھی صلاح دی۔اس پیارے بھائی نے مجھے دو کام کرنے کے لئے بہت اصرار کیا۔پہلا کام یہ تھا کہ ہم انتہا پسندانہ نظریات کی کبھی بھی منادی نہیں کریں گے۔دوسرا یہ کہ ہم کبھی بھی ریڈیو پر پیسہ کی مانگ نہیں کریں گے۔انہوں نے مجھ پر یہ بات بار بار عیاں کی کہ خدا ہماری ریڈیو کی خدمت کے لئے خود مہیا کرے گا، شرط یہ ہے کہ ہم خدا کی وفاداری میں قائم رہیں گے اور ہم اپنی خدمت کے پھیلاؤ میں اس (خدا) کی مرضی کے موافق چلیں گے نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں خدمت کو آہستہ آہستہ محتاط انداز اور دور اندیشی کے ساتھ بڑھانا ہوگا۔اور یہ کہ ہمیں بہت سا وقت دعا میں گذارنا ہوگا کہ ایک ممکنہ انداز اور ہر ایک سمت میں بڑھنے کے لئے دعا کرتے رہنا ہے۔بعض آثار تو بڑے دلچسپ ہوتے تھے اور دوسری دفعہ وہی آثار ڈرامائی طور پر ظاہر ہوتے تھے۔

A Clear Sign

ایک واضح نشان

ان آثار میں سے ایک بہت ہی ڈرامائی انداز میں ظاہر ہوا۔جب میں ڈبلیو۔ ایکس۔ایل۔این ۔ ریڈیو سٹیشن لوئس وِل کینٹکی (WXLN radiostation Louisville, Kentucky) میں فون کیا تو میں نے سٹیشن منیجر کے ساتھ بات کرنا چاہی لیکن منیجر اس وقت وہاں نہیں تھا۔تو مجھے سیلز مین سے بات کرنے کی ہدایت کی گئی۔میں نے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ میں اس سٹیشن پر اپنی خدمت کو شروع کرنا چاہتا ہوں۔تو اس نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنا پروگرام نشر کرسکتا ہوں۔اس نے ریڈیو سٹیشن کی تجاویز اور شرائط کا بیان کیا۔وہ اپنی بات ختم کرنے سے پہلے ہی رک گیا اور اس نے کہا کہ

''آپ نے اپنا نام کیا بتایا تھا؟

تو میں نے اس کو اپنا نام بتایا۔پھر اس نے مجھے بتایا کہ ہم تو پہلے بھی ملے ہیں۔میں نے اس سے کہا کہ نہیں مجھے تو ایسا نہیں لگتا تو اس نے کہا کہ آپ کا نام تو بڑا مشہور نام ہے۔پھر وہ اپنے کام کی طرف آیا۔تب اچانک وہ پھر ٹھہر گیا اور اس نے ہیلیلو یاہ، ہیلیلو یاہ کے نعرے لگانا شروع کر دیئے۔تو میں نے سمجھا کہ یہ بے چارہ اپنی عقل کھو بیٹھا ہے۔آخر میں نے اس سے پوچھا

''بھائی بات کیا ہے؟

تو اس نے مجھے جواب دیا

''اوہ خدا کی تعریف ہو۔۔۔مجھے تو یقین نہیں آتا۔

میں نے اس سے پوچھا

''کس بات کا یقین''؟

اس نے پھر کہا

''آپ کا نام بڑا مشہور نام ہے۔میں نے اپنی دعائیہ فہرست پر نظر ڈالی تو آپ کا نام اس میں تھا''۔

''یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟''۔میں نے اس سے جاننا چاہا۔

تو اس نے مجھ سے پوچھا

''کیا آپ دو ماہ پہلے 700 کلب میں نہیں تھے؟

تو میں نے اسے بتایا کہ

''دو ماہ پہلے تو میں وہاں موجود تھا''۔

تو پھر اس نے بتایا کہ

''میں بیماری کی وجہ سے وہاں پہنچ تو نہ سکا لیکن میں نے آپ کے انٹرویو کو دیکھا اور خدا نے میرے دل کو آپ کے لئے دعا کرنے کی غرض سے متاثر کیا۔اور میں آپ کی منسٹری کے لئے دعا کرتا رہا۔آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے پورے دو ماہ آپ کے لئے دعا کی اور آج آپ نے مجھے فون کیا''۔

اس وقت تو میں نے بھی ہیلیلویاہ کا نعرہ لگایا۔اس سے مجھے کوئی شک نہ رہا کہ خدا نے میرے لئے اس ریڈیو سٹیشن سے خداوند یسوع کی جلد آمد کی منادی کرنے کے لئے دروازہ کھولا ہے۔

More Signs

دیگر علامات

اس کے بہت دیر نہیں ہوئی ہوگی کہ مجھے ایک اور ریڈیو سٹیشن سے فون آیا جو کرولی، لوسیانا (Crowley, Louisiana) میں واقع تھا۔اس نے ہمارا پروگرام ہوسٹن ریڈیو سٹیشن پر سنا تھا اور اس کی بھی خواہش تھی کہ یہ پروگرام ان کے سٹیشن پر بھی نشر کیا جائے۔میں تو اس میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔میں تو چاہتا تھا کہ میں بہت سے لوگوں تک خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کا پیغام پہنچاؤں۔اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم شہری علاقوں میں پیسہ خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنا چاہتے ہیں لیکن کرولی ایک چھوٹا سا دیہی علاقہ تھا۔اور میں نہیں چاہتا تھا کہ گائیوں اور مرغیوں کے آگے ہمارا پروگرام نشر کیا جائے۔

تاہم کرولی منیجر بار بار پروگرام نشر کرنے کے لئے مجبور کرتا رہا۔وہ فون پر فون کرتا اور وہ

''نہیں'' سننا ہرگز پسند نہ کرتا تھا۔تو میں نے خدا سے صاف صاف ہدایت کے لئے دعا کرنا شروع کردی کہ خداوند کی طرف سے اونچی اور صاف آواز میں جواب آیا۔

پہلے تو مجھے ڈاک میں جناب جے ورنن میک جی (J. Vernon McGee) کا مسیحی براڈکاسٹنگ کی چالیسویں سالگرہ کی دعوت موصول ہوئی۔ یہ سب سے عزت مآب آدمی تھا جو 600 سے زائد ریڈیو سٹیشنوں پر ہر روز اپنا پروگرام نشر کرتا تھا۔اس دعوت نامہ پر ایک گواہی جو کہ ڈاکٹر میک جی کی تھی موجود تھی اور ہر ایک جملہ جو لکھا ہوا تھا میرے نظریں اس پر جم کر رہ گئیں۔ اس میں لکھا ہوا تھا۔اس میں لکھا ہوا تھا کہ جن جن بھی ریڈیو سٹیشنز پر میں نے اپنے پروگرامز کو نشر کیا ان میں سے تین ریڈیو سٹیشن خاص طور پر بڑے موثر ثابت ہوئے اور ان میں سے ایک کرولی کا ریڈیو سٹیشن بھی تھا۔

دو دن کے بعد ایک اور خط ملا جس میں ایک خاتون نے کہا کہ اگر آپ کرولی کے سٹیشن پر اپنا پروگرام شائع کرنا پسند کریں تو میں اور میرا شوہر ہر ماہ آپ کو ڈھائی سو ڈالر ($250) کا عطیہ دیا کریں گے۔تو اس وقت سے ہمارا پروگرام کرولی ریڈیو سٹیشن پر جاری ہے!۔

Expanding Cautiously

احتیاط سے کام پھیلانا

مشکل ہی سے ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ کم از کم دو یا تین فون کال ہر روز آنا شروع ہو گئے۔ لوگوں کی مانگ تھی کہ ہمارے ریڈیو پر اپنا پروگرام جاری کریں تو ان کی پیشکش بڑی فائدہ مند تھی کہ پہلا مہینہ مفت پھر دوسرے مہینہ میں آدھی قیمت اور پھر تیسرے مہینہ میں قیمت دو تہائی حصوں میں ادا کرنا اور چوتھے مہینہ میں ہمیں ریڈیو پر پروگرام کرنے کے لئے پوری قیمت بروقت ادا کرنا ہو گی۔اب یہ ہوئی نہ بات!۔

یہ ایک بہت اچھی پیشکش تھی۔اور یہ حیرت کی بات نہیں کہ کئی ریڈیو اور ٹیلی وژن پر پروگرام کرنے والی منسٹریز بڑی آسانی سے قرض کی لعنت میں ڈوب کر رہ گئیں۔ مجھے کئی سال پہلی کی بات یاد آ گئی جب میں اپنے ایک دوست کو ملنے گیا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کتنے ریڈیو

سٹیشنز پر اپنا پروگرام نشر کرتے ہیں؟ تو میں نے اسے بتایا کہ پندرہ سٹیشنز پر میں خداوند کا کلام پیش کرتا ہوں۔ تو اس نے مجھ سے پوچھا

''آپ کو پروگرام نشر کرنے میں کیا مشکل ہے؟

''کیا مطلب؟'' میں نے اس سے پوچھا

''کیا آپ ریڈیو پر پانچ سال سے اپنے پروگرام نشر نہیں کر رہے؟''

''ہاں جی ایسا ہی ہے!'' میں نے جواب دیا

''ٹھیک ہے! مجھے اپنے خدمت شروع کئے ہوئے ابھی چھ ماہ ہی ہوئے ہیں۔ میں تو ابھی سے تیس ریڈیو سٹیشنز پر اپنے پروگرام نشر کرتا ہوں''۔

یہ بات تو سچ تھی کہ میرا دوست ایسا ہی کرتا تھا۔ میں ایسا کر سکتا تھا لیکن میں نے نہیں کیا اور وہ میرا پیارا دوست جو یہ کرتا تھا تو ایک وقت ایسا آیا کہ جب ریڈیو سٹیشن کے بل آنا شروع ہو گئے۔ تو اب میرے دوست کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا کہ وہ اپنا کام جاری رکھ سکے۔ لہٰذا تمام ریڈیو سٹیشنز سے اس کے پروگرام ہٹا دیئے گئے کیونکہ وہ خدا سے بھی آگے بھاگ رہا تھا۔

Financial Blessing

مالیت میں برکت

پانچ سال کے عرصہ میں ہم ریڈیو منسٹری چلاتے رہے لیکن ہر ایک کے آخر پر ہمارے اتنے پیسہ بنتے کہ ہم آسانی سے ان کا بل ادا کر دیتے تھے۔

کبھی کبھی ہم ڈاک میں آنے والے پچیس لفافوں کھولتے، تو ان میں سے کسی میں بھی سوائے معذرت کے کچھ نہ نکلتا۔ آخر کار ہم بے دلی سے چھبیسواں لفافہ کھولتے تو اس میں دو سو پچاس ڈالر نکلتے۔ اور یہ کسی ایسے شخص نے بھیجے ہوتے جسے ہم جانتے بھی نہ تھے۔ کئی بار ایسا ہی ہوا۔ اور اس ایک لفافہ سے سارا کام مکمل ہو جاتا۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے۔

Financial Crisis

مالی بحران

ہم اپنی ریڈیو منسٹری میں کبھی بھی مالی بحران سے دوچار نہیں تھے کہ جنوری 1986 میں ہمارا پینڈہ خالی ہو گیا اور ہمارے پاس کچھ نہ بچا۔ اور پچھلے مہینہ میں ہم میں سے کسی کو یاد نہ رہا کہ ہمارے پاس صرف ایک ہی سٹیشن کے لئے فنڈز باقی تھے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب مہینہ کا آخری دن آ پہنچا تو ہمارے پاس ریڈیو سٹیشن کے بل ادا کرنے کے لئے پیسہ نہ تھے۔

میں اپنی روح کو پرکھنے کے لئے دعا کرنے کے لئے چلا گیا۔ خدا نے مجھے شخصی طور پر اپنی خدمت اور اپنے کام اور اپنی مرضی سے دور کر دیا تھا۔ میں نے دعا کرتے ہوئے خدا کی مرضی کو جاننا چاہا تو ایسا کرتے ہوئے مجھے پتہ چلا کہ یہ خداوند کی طرف سے ہمارا امتحان ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ اس امتحان کا دو چیزوں کے ساتھ تعلق ہے۔

بلا شک وشبہ اس امتحان کا ہمارے بورڈ کے فیصلے کے ساتھ تعلق تھا جو انہوں نے پچھلے سال کیا تھا۔ بورڈ نے اتفاقِ رائے سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ 1987 منسٹری کا ساتواں سال ہوگا، لہٰذا انہوں نے میرے لئے کہا تھا کہ آپ نے ساتوں سال منادی کے لئے کوئی سفر نہیں کرنا۔ بس آپ آرام کرنا اور مطالعہ کرنا اور لکھنے والا کام کرنا۔ باقی کچھ نہیں!۔

اس وقت ہمیں پچیس ہزار ڈالر سالانہ عطیات ہدیوں اور سیمیناروں اور بائبل کانفرنسوں کے وسیلہ سے حاصل ہوا کرتا تھا۔ اب کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ اس قدر فنڈز کب اور کہاں سے اور کسے مہیا کئے جائیں گے۔ ان سب کا یہ ایمان تھا کہ خدا اپنے کلام کے لئے مہیا کرے گا۔ میں بورڈ کے فیصلہ سے بڑا خوش تھا اور ہمت اور حوصلہ کے لئے خوشی منا رہا تھا۔ اور میں جانتا تھا کہ خدا اس منسٹری کو ایک سال کی مدت میں اپنی بادشاہی کو وسعت دینے کے لئے تیار کرے گا جس کا میں نے کبھی اندازہ بھی نہیں کیا تھا یا یوں کہہ لیں کہ جس کے متعلق میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میں نے یہ جان لیا کہ شیطان اس فیصلہ میں بڑی رکاوٹ ڈالے گا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ میں جنوری 1986 کے سارے بحران پر ابلیس کا ہاتھ دیکھ رہا تھا۔ مانو یوں لگ رہا تھا جیسے ابلیس ہمیں ڈانٹ رہا ہو کہ

ہمارا ایمان جو خداوند یسوع مسیح پر ہے اسے وہ متزلزل کرے کہ ہم اس فیصلہ کو جو ہم نے سالِ آرام کے لئے چنا ہے اس سے پیچھے ہٹ جائیں یعنی آرام کا سال نہ منائیں۔

A Test of Commitment

وعدے کا امتحان

میں نے یہ بھی دیکھا کہ یہ بحران ایک دوسری قسم کا بحران ہے۔ میں نے یہ سمجھا کہ خداوند دیکھ رہا ہے کہ آیا ہم اس کام میں جو ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ہم ریڈیو پر ایسا اشتہار نہیں دیں گے جس میں پیسہ مانگا جائے پورا اترتے ہیں یا نہیں۔

لہٰذا بورڈ ان تمام فیصلوں پر قائم رہا۔ بورڈ آف ٹرسٹی کے سب ممبر 1987 کے سال کو سالِ آرام کہنے پر متفق تھے۔ حتیٰ کہ مالی بحران کے اندر بھی وہ سب ایمان پر ڈٹے رہے۔ انہوں نے اپنے اصول پر سمجھوتا نہ کیا۔ تو انہوں نے ریڈیو سٹیشنز کی تعداد کو کم کر دیا بلکہ آدھے سٹیشنز پر نشریات کو کم کر دیا۔ ان ریڈیو سٹیشنز کی تعداد کو کم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔

یہ سال بڑی مشکلات کا سال تھا لیکن خدا نے ہمیں فتح بخشی۔ ہم یہ سال چند ایک ہی ریڈیو سٹیشن پر اپنے پروگرام نشر کرتے رہے لیکن ہمارے سب بل عین وقت پر ادا ہوتے رہے۔ پھر حقیقت تو یہ ہے کہ 1987 کے اوائل میں ہم پھر اس قابل ہو گئے کہ جو سٹیشنز ہم نے بند کئے ان میں سے چند ایک کو پھر سے بحال کر سکیں۔

Encouraging Mail

ڈاک کے ذریعہ سے حوصلہ افزائی

ریڈیو منسٹری میرے لئے خوشی اور حوصلہ افزائی کی خدمت تھی۔ جب بھی میں اداس ہوتا تو ریڈیو منسٹری کے متعلق آئے ہوئے خطوط کو پھر سے پڑھنا شروع کر دیتا جس سے مجھے بڑی خوشی اور حوصلہ ملتا۔

اسی طرح ڈینور کی ایک سیاح فام خاتون نے مجھے لکھا

''ہیلیلو یاہ! برادر ریگن میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے آپ کو اپنا منہ بولا ابو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ کے لئے میرے دل میں ویسی ہی عزت ہے جیسے میرے اپنے باپ کے لئے ہے۔ کیا آپ مجھے اپنی ایک فوٹو بھیجیں گے تا کہ میں اسے اپنے فیملی ایلبم میں لگا سکوں؟''۔

اسی طرح کین ٹکی سے ایک خاتون نے بڑا حوصلہ افزائی والا خط لکھا کہ میں پہلے پال ہاروی کا پروگرام سنتی تھی لیکن جب سے میں نے آپ کا پروگرام سنا ہے تو اس کے بعد میں نے پال ہاروی کو سننا بند کر دیا۔ اس کے پروگرام بھی بہت اچھے ہوا کرتے تھے لیکن آپ کے پروگرام سے مجھے بہت زیادہ برکت ملی''۔

Speaking to a deep need

بڑی ضرورت کے لئے بات کرنا

ریڈیو منسٹرے کے حوالے سے سب سے بڑا قابلِ یادگار واقع جو میری زندگی میں رونما ہوا وہ تب تھا جب میں لیکنسنگٹن کین ٹکی میں ایک بڑی کلیسیا میں کلام سنا رہا تھا۔ اور اس سے چند روز پیشتر میں نے ریڈیو پر بہت ہی خاص مضمون پر پروگرام کیا۔ مضمون کا نام تھا ''موت کے بعد کیا ہوگا؟''۔ میں نے اسی مضمون پر سارا ہفتہ کلام سنایا۔ تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم اسی مضمون کے حوالہ سے شائع شدہ چیزیں اور میٹریل ٹیپ بھی تیار کریں اور لوگوں کو دیں۔

تیسری اور چوتھی شام کو جب مقامی پاسٹر عبادت کو ختم کرنے کو تھا تو ایک پولیس کا ملازم نے آگے آ کر پاسٹر سے چند الفاظ بولنے کی اجازت چاہی۔ اس نے کہا کہ میں ایک اور پولیس اہلکار کو کلام سنا تا ہوں جو مرنے کے قریب ہے۔ اسے آخری سٹیج کا کینسر ہے۔ میری یہ پوری کوشش تھی کہ وہ مرنے سے پہلے خداوند یسوع مسیح کو قبول کرے لیکن مجھے ناکامی ہو رہی تھی۔ ایک دن جب میں اپنے دفتر سے ہسپتال کی طرف جا رہا تھا تو مجھے فون آیا کہ جو پروگرام ریڈیو پر چل رہا ہے اس کی چند کاپیاں لیتے آنا۔ اور ہسپتال میں جب میں نے جا کر اسے وہ پڑھ کر سنایا کہ موت کے بعد کیا ہوگا؟۔ اس کا اس کے دل پر ایسا اثر پڑا کہ اگلی ہی صبح اس نے ہسپتال کے پاسٹر صاحب کو کہا کہ میں یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرنا چاہتا ہوں اور پھر اس کے چند دنوں کے بعد ہی وہ

خداوند میں سو گیا۔

A Touching Momento

دل کو چھو جانے والا یادگار لمحہ

یہ کہانی بتانے کے بعد وہ پولیس اہلکار میرے پاس آیا اور فریم شدہ ایک رنگین تصویر مجھے پیش کی۔ اس تصویر میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک زخمی شخص گلی میں پڑا ہوا تھا اور ایک پولیس مین اس کے پاس گھٹنوں کے بل ہو کر اس زخمی کو خداوند یسوع مسیح کے متعلق بتا رہا تھا۔ اور اس پولیس والے کے بازو کے اوپر سے خداوند یسوع دیکھ رہا تھا۔ گویا وہ کہہ رہا ہو کہ یہ اپنے بھائی کا رکھوالا ہے۔ اور یسوع چڑیا کے گرنے کی طرف بھی اشارہ کر رہا تھا۔

یہ تصویر آج بھی میرے آفس میں لگی ہوئی ہے۔ یہ میرے لئے ہر روز حوصلہ افزائی کا باعث ہے کہ کس قدر ریڈیو منسٹری لوگوں تک نجات کا پیغام لے جانے میں موثر ثابت ہوئی۔

باب نمبر 19

Adventuring Abroad

غیر ممالک تک مہم جوئی

1984 کی گرمیوں میں میرے لئے ممکن ہوا کہ میں مشرقی یورپ میں جا کر منادی کروں۔تو میں نے کئی ایک ہفتوں تک مشرقی یورپ میں خدا کے کلامِ پاک کی منادی کی اور تعلیم دینے میں صرف کئے۔اور جس طرح ہمیشہ ہوتا آیا تھا میں نے ان دنوں میں خدا کے کلام کی منادی بھی کی اور لوگوں کو سکھایا بھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے بذاتِ خود بہت کچھ سیکھا اور حاصل کیا۔

جب میں غیر ممالک میں جانے کی تیاری کر چکا تھا تو میں نے انفرادی طور پر ایمانداروں اور کلیسیاؤں سے کہا کہ میرے لئے دعا کرتے رہیں۔تو انہوں نے ہمیشہ کی طرح کہا کہ ہاں وہ دعا کریں گے اور وہ ترجمان کے لئے بھی دعا کریں گے کہ خدا اس کو آپ کی باتیں سمجھنے کے لئے اس کا دل اور ذہن کھولے تا کہ وہ ٹھیک ٹھیک ترجمہ کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں تک پہنچے کیونکہ میرے خطاب کا انداز بہت تیزی سے بولنا اور جارحانہ ہوتا ہے۔

Translation Frustrations

ترجمہ میں مایوسی

مجھے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ ترجمان کے ذریعہ خدا کا کام کرنا میں مایوسی قدم قدم پر میرے لئے مشکلات پیدا کرے گی۔لہٰذا مجھے اپنا منادی کرنے اور تعلیم دینے کا ڈھنگ تبدیل کرنا پڑا۔اب مجھے چھوٹے چھوٹے جملے اور آہستہ آہستہ بولنے کی عادت اختیار کرنی تھی۔اور اب مجھے اشاروں اور مثالوں کو استعمال نہیں کرنا تھا۔

اور بولتے وقت بات کو نہ سمجھنا اور ترجمان کو جملہ کے بیچ میں مجھ سے پوچھنا پڑتا تھا کہ آپ کے اس لفظ کا کیا مطلب ہے؟۔اس سے میں اپنے موضوع کو کھو دیا کرتا اور لوگوں کے پلے کچھ بھی نہ پڑتا تھا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ میں ''حبقوق'' کی کتاب سے پیغام سنا رہا تھا۔میرا موضوع تھا ''کٹھن اور مشکل ایمان کا مرحلہ''۔میں قریباً بیس منٹ منادی کرتے ہوئے گزارے اور لوگوں کو بتایا کہ کٹھن ایمان کیا ہوتا ہے۔یہی جملہ یعنی کٹھن ایمان فقرہ اور جز کو استعمال کرتا رہا۔ قریباً پندرہ دفعہ ترجمان نے رک کر مجھ سے پوچھا کہ اس لفظ ''Tough یعنی کٹھن'' کا کیا مطلب ہے؟۔مجھے اس ترجمان کے لئے بڑا افسوس ہوا کہ میں بار بار یہ لفظ بولتا رہا اور یہ آدمی اب مجھ سے پوچھ رہا ہے اور میں بالکل نہ سمجھ سکا کہ یہ آدمی بیس منٹ تک کیا ترجمہ کرتا رہا ہے۔میں ابھی تک بھی اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔

تاہم مشرقی یورپ کے لوگ تحمل کرنے اور صبر کرنے والے ٹھہرے اور وہ بڑے نرم دل بھی واقع ہوئے ہیں۔وہ تمام ناساز حالات میں بیٹھ کر سنتے رہے جس طرح بھی ان کا ترجمان ان کو بتاتا رہا وہ خوشی خوشی سنتے رہے اور خدا کے کلام کو اپنی روحانی خوراک سمجھ کر حاصل کرتے رہے تھے۔ممکن ہے کہ وہ اس سب کچھ کو نہ بھی سمجھتے ہوں ، پھر بھی وہ تحمل کا مظاہرہ کرتے تھے۔ میرا ترجمان انہیں کہتا تھا کہ وہ میرے یہاں آنے پر بہت شکر گزار ہیں اور اس کے فوراً ہی بعد تمام لوگ کھڑے ہو گئے اور میرے لئے تالیاں بجا کر مجھے شکریہ کہتے۔تب مجھے خیال آیا کہ ان لوگوں اور میرے ملک کے لوگوں میں کس قدر تضاد ہے۔وہ تو بذاتِ خود مجھے خشک تعلیمی پیغام سنانے کے عوض کوئی سزا دے دیتے۔

Dropping In Unannounced

بے اطلاع میٹنگوں کے لئے تیار رہنا

میرا مشرقی یورپ کا دورہ مجھے یاد دلاتا ہے کہ ہمارے بعض امریکن لوگ وقت کو اپنے من مانی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس آزادی کا ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔کسی بھی میٹنگ

کے لئے کوئی اطلاع نہیں دی جاتی تھی۔ پہلے پہل تو یہ سارے اصول مجھے بہت ہی عجیب نظر آئے لیکن آہستہ آہستہ ان سب اصولوں سے میں متفق ہو گیا۔ کیونکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ خفیہ پولیس کا آدمی ہماری میٹنگوں میں موجود ہوتا ہے اور اگر ہم میں سے کوئی ایسی بات کر دے جو کیمونزم کی بابت ہو تو پھر ہمیں پولیس سے بھی ملاقات کرنی پڑ سکتی ہے اور وہاں ان کے پاس جا کر وضاحت کرنی پڑے گی اور حکومت تفتیش کرے گی۔

اسی طرح اگر کوئی مغربی باشندہ بطور مہمان خادم کسی بھی کلیسیا میں خدا کا کلام پیش کرتا ہے تو اس کلیسیا کے تمام عہدیداروں کی تفتیش ضرور ہوتی تھی۔ اگر یہ بات پائی جاتی کہ کلیسیا کے عہدیداروں نے اس مغربی مہمان کو خود بلایا ہے تو تمام کلیسیا کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن اگر وہ حقیقت میں صاف گوئی سے یہ بتا دیتے کہ ہم اسے نہیں جانتے، لیکن ہمیں جب پتہ چلا کہ یہ شخص ہمارے شہر میں آیا ہے تو ہم نے اسے اپنی کلیسیا میں کلام سنانے کی دعوت ضرور دی۔ پھر کلیسیا اور مہمان کو چھوڑ دیا جاتا۔

Incredible Openness

ناقابلِ یقین صاف دلی اور کشادگی

پس میں اور میرا گائیڈ، ہم کسی بھی کلیسیا میں اطلاع دیئے بغیر ہی پہنچ جاتے اور ہمارے پہنچنے کے چند منٹ بعد ہی عبادت شروع ہو جاتی۔ عبادت کے شروع میں میں صرف یہ کہہ کر اپنا تعارف کرواتا کہ میں ایک انجیلی مبشر ہوں۔ اور مجھ سے کسی کو کوئی بھی سوال پوچھنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ اور ان کی وہ خواہش جو مجھ کی ہوتی اس نے مجھ پر بڑا اثر کیا۔

اس طرح مجھے ان کے روّیہ نے بھی متاثر کیا جو یو۔ ایس۔ اے۔ سے بڑا متضاد تھا۔ ہم تو کسی اجنبی کو اپنی کلیسیا میں دعوت دیتے ہوئے تعلیمی اختلاف کے لئے بڑے فکرمند ہوتے ہیں کہ وہ کس قسم کی تعلیم اور منادی کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ مہمان خادم یہ بتائے کہ وہ کس کلیسیا کا رکن ہے بپٹسٹ، پریسبٹیرین یا پینتیکاسٹل ہے۔ لہٰذا اشترا کی ممالک میں ایماندار اس بات کو جانتے ہیں کہ اصل دشمن کون ہے۔ لیکن مغربی ممالک اس بات کا پردہ نہیں کرتے بلکہ ہم نے تو فرقہ وارانہ

دیواروں کو بڑی اہمیت دے کر بڑی اونچی اونچی دیواریں کھڑی کر رکھی ہیں تا کہ ہم تعلیمی بگاڑ سے محفوظ رہیں کیونکہ ہم تو ایک دوسرے کی تعلیم کو برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ ہم تو اپنی آزادی کو نفرت انگیز بنائے رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے اختلاف کی دیواروں کو قائم رکھتے ہیں۔

Visitation Rules

کلیسیاؤں میں منادی کرنے کے اصول

اب ایک اور اصول جس کی پابندی ہم نے ہر وقت کرنی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو اونچی آواز میں نہیں کرنی۔ کوئی نہ کوئی ہماری مخبری کر رہا ہوتا، لہٰذا ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنی ہے تو دھیمی آواز میں ہی کرنی تھی اور ہم اپنے تعلقات کے متعلق کوئی بھی بات نہیں کرتے تھے۔ جب ہم پیدل چل کر کسی کلیسیا میں جاتے تو آپس میں اپنی منادی کے متعلق کوئی بات نہ کرتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ کوئی خفیہ پولیس والا ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور پھر جس کلیسیا میں ہم نے منادی کرنی یا تعلیم دینی ہے اس کے متعلق ہمیں پولیس کو اطلاع بھی دینا ہے کہ ہم فلاں کلیسیا میں ملاقات کے لئے آئے ہیں۔

Romanian Oppertunity

رومانیہ جانے کا موقع

مشرقی یورپ میں سے گذرنے کے واقعہ میں جو میں نے دو ہفتے وہاں گزارے ان میں سے یادگاری واقعہ وہ ہے جب میں ویانہ Vienna میں سے گذرا۔ یہ آسٹریہ کا دارالحکومت ہے۔ اور میں اس شہر کے ایک دیہاتی علاقہ کے ایک گھر میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ علاقہ ایلپس Alps یعنی پہاڑوں کے دامن میں واقع تھا۔ اور جس گھر میں میں ٹھہرا ہوا تھا وہ ایک بڑا دیہاتی احاطہ تھا۔ اور یہ احاطہ مشرقی یورپی منادوں کے لئے تربیت گاہ میں تبدیل کیا گیا تھا۔ سارا منظر بہت ہی خوبصورت تھا۔

میں یہاں دو ہفتے بائبل کی نبوت کے اسباق کو پڑھانے کے لئے آیا تھا۔ اس نبوتِ

بائبل کی جماعت میں رومانیہ کے پندرہ افضل یعنی سینئر پاسٹر صاحبان شامل تھے۔حکومت نے تمام مذہبی کارویوں کوسختی سے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا تھا۔وہاں صرف ایک ہی پروٹسٹنٹ سیمنری تھی۔اس سیمنری میں ہر سال قریباً ایک سو درخواستیں وصول کی جاتی تھیں لیکن ان میں سے صرف دس طالب علموں کی گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہوتی۔سوصرف دس ہی طالب علم سیمنری میں خدا کا کلام سیکھنے کے لئے آتے۔دوسری طرف حکومت کی جانب سے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ پاسبانی خدمت پر معمور ہو جب تک کہ وہ کسی سیمنری سے فارغ التحصل نہ ہو۔اس طرح ہر ایک پاسٹر کے پاس پانچ سے سات کلیسیائیں ہوتی تھیں جن کی اس نے ذمہ داریاں سنبھالی ہوتی تھیں۔

A Shopping Spree

خوب ساری شاپنگ

میں اس وقت کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا جب ہم رومانیہ کے لوگوں کے ساتھ ایک مغربی طرز کے شاپنگ مال میں گئے۔ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا خریدیں جبکہ ہر ایک کو ایک سو ڈالر ($100) دیئے گئے تھے۔وہاں چیزوں کی اتنی ویرائٹی تھی اور طرح طرح کی چیزیں تھیں کہ ان کو کچھ پتہ ہی نہ چلے کہ کیا خریدنا ہے اور کیا نہیں کیونکہ وہ اتنی ورائٹی دیکھنے کے عادی نہ تھے۔جب ہم ایک جوتوں کی دکان میں گئے تو پتہ چلا کہ سب جوتے ٹوٹے ہوئے ہیں کیونکہ سرحدی پولیس نے ان کو توڑ پھوڑ دیا تھا۔

کئی ایک خواتین کی آنکھیں بھر آئیں جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے مغربی اشیا کی بہتات موجود تھی۔وہ سب کی سب ان کے ناقابلِ استعمال تھیں کیونکہ جب ہم باڈر کو پار کریں گے تو باڈر پر موجود گارڈ سب کچھ ان سے چھین لیں گے۔اس لئے وہ سب ان کے لئے ناکارہ چیزیں تھیں کیونکہ وہ ان کو استعمال تو کر نہ سکتی تھیں۔

Getting to Know One Another

ایک دوسرے سے واقف ہونا

رومانیہ کے لوگ گیت بڑے شوق سے گاتے ہیں۔ بائبل انسٹیٹیوٹ میں رہائش کے دوران میں نے دیکھا کہ کھانا کھاتے وقت یہ دستور تھا کہ ہر ایک کوئی نہ کوئی پیارا گیت گاتا ہے اور میں نے ایسی کافی بھی کبھی نہیں پی تھی جو مجھے رومانیہ میں ملی!۔ ان کی ہر ایک بات اور ہر ایک چیز میں ایک منفرد روایتی مزہ تھا۔ کھانا کھاتے اور کافی پیتے وقت سب لوگ اکٹھے ہوتے اور سب مل کر خداوند یسوع مسیح کے لئے دل کھول کر گیت گاتے اور آپس میں خوشی مناتے تھے۔

A Spiritual Wrestling Match

روحانی زور آزمائی

جب میں نے اس موسمِ گرما میں مشرقی یورپ کو الوداع کہا تو میں نے اپنے آپ کو اپنے گناہ کے حوالہ سے روحانی زور آزمائی اور جدوجہد میں پایا۔ روح القدس بڑے زور سے میری زندگی کے اندر مزاحمت کر رہا تھا اور مجھے مجرم ٹھہرا رہا تھا۔

تو یہ جنگ مشرقی یورپ میں بھی ہر وقت جاری رہی تھی۔ میں نے بالکل اسی طرح محسوس کیا جس طرح پولس رسول نے رومیوں 7 باب میں محسوس کیا تھا، جہاں اس نے روحانی جدوجہد کا ذکر کیا۔ پولس رسول کچھ اس طرح بیان کرتا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ ٹھیک کام یا درست کام کیا ہے۔
اور جو میں کرتا ہوں اس کو نہیں جانتا کیونکہ جس کا ارادہ
کرتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھ کو نفرت ہے
وہی کرتا ہوں''۔

میں نے اس بات کو جان لیا کہ پولس رسول کس طرح محسوس کرتا ہے اور اسی کی طرح میں بھی چلا رہا تھا کہ **''ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں''** (رومیوں 24:7)۔

مشرقی یورپ میں جب میں نے اپنی منادی کے دورے کو ختم کر لیا تو میں نے اس دیہاتی جھونپڑی نما گھر میں دو ہفتے گذارے تا کہ میں اپنے دیس میں واپسی سے پہلے کچھ آرام کر لوں۔ تو میں نے ایک پہاڑی پر چڑھنا شروع کر دیا جو دو ہزار فٹ کی بلندی پر تھی۔ جوں جوں میں اوپر چڑھتا گیا جنگل گھنا ہوتا گیا اور یوں لگنے لگا جیسے میں کسی غار میں گھس گیا ہوں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ میں ایک سیاہ رات کے اندھیرے میں چلتا جا رہا ہوں حالانکہ درحقیقت میں دن کی روشنی میں چل رہا تھا۔

جس طرح اس اندھیرے نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اسی طرح میں روحانی تاریکی میں گھرا ہوا تھا۔ تو اچانک پتہ چلا کہ میں گناہ اور برائی میں گھرا ہوا ہوں۔ برائی اور گناہ میرے چاروں طرف ہیں۔ انہوں نے مجھے گھیرا ہوا ہے۔ اس سے پہلے میری شیطانی حقیقت کے ساتھ مڈبھیڑ نہیں ہوئی تھی۔ میں نے کبھی بھی براہِ راست شیطانی قوت کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ اور پھر میرا سانس لینا دوبھر ہو گیا، میں نے چلنا بند کر دیا اور لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر میں نے ایک بڑی حولناک خاموشی کا نوٹس بھی لیا اور ہوا بالکل بند ہو گئی تھی اور پتے ہل رہے تھے۔ ہر طرف ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی۔ اس وقت اگر وہاں تالی بھی بجائی جاتی تو وہ بھی ایک گرجکی سی آواز پیدا کرتی۔

پھر مجھے اپنی زندگی میں روحانی جدوجہد کا تجربہ ہوا۔ اس کے بعد ایک آواز نے میری روح کے ساتھ گفتگو کی۔

''تو تو ایک گیا گزرا انسان ہے!
تو ایک گنہگار ہے!
تیرے پاس کوئی امید ہے؟
تو نا امید ہے!
تو کبھی بھی تبدیل نہیں ہو سکتا!
تو خدا کے لئے ایک الجھن سے کم نہیں ہے!

تجھے تو خدمت ہی سے الگ ہو جانا چاہیے نکمے آدمی!

تجھے اس کام کو ترک کر دینا چاہیے!''۔

فتویٰ پر فتویٰ مجھ پر لگایا جا رہا تھا اور میں عدالت اور سزا کے بوجھ تلے دبا جا رہا تھا۔ لہٰذا میرا الزامات اور اندیشوں کی بھرمار سے برا حال تھا۔ میں اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑا اور میں نے رونا شروع کر دیا اور میں کہنے لگا کہ

''اے خداوند یہ بات تو سچ ہے کہ میں ایک بہت بڑا گنہگار ہوں۔

خداوند نے مجھ سے کہا ''میں جانتا ہوں! میں گنہگاروں کے وسیلہ ہی سے تو میں کام کرتا ہوں''۔ خداوند نے پھر سے کہا۔۔۔

''لیکن خداوند میں تو نا قابل اور ناقص ہوں''۔

خداوند نے جواب دیا کہ

''میں جانتا ہوں لیکن تو میرے لئے بڑا قیمتی ہے کیونکہ تو میرے عزیز بچوں میں سے ایک ہے''

لیکن اس بدی کی آواز نے مجھ سے پھر کہا

''تیرے پاس کوئی امید نہیں ہے! اور تو اپنی خدمت کے وسیلہ سے خدا کے نام پر شرمندگی لائے گا''۔

ایک بار پھر سے خداوند نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا

''تجھے میری محبت کو یاد رکھنا ہے اور میری روح کی قوت کو بھی یاد رکھنا ہے''

اور میرے ذہن میں فوراً یہ آیت آئی

''کیونکہ جو تم میں ہے وہ اس سے بڑا ہے جو دنیا میں ہے''

(1 یوحنا 4:4)

Bathed with Scripture

کلام سے غسل

جوایک آیتِ مقدسہ میرے ذہن میں آئی ان الفاظ کے ساتھ میں نے خدا کے روح کو آواز دی۔ ''کیونکہ جوتم میں ہے وہ اس سے بڑا ہے جو دنیا میں ہے'' (1یوحنا4:4)۔اور خدا کے کلام اور خدا کی قوت وقدرت سے میں نے ابلیس کو جھڑکنا شروع کیا۔تب میں نے خدا کے سامنے چلانا شروع کیا اور خداوند یسوع کے نام سے اس بری روح سے آزاد ہونے کے لئے پکارنا شروع کر دیا۔

''اے خداوند!'' میں نے خداوند کو پکارا۔

اور میں نے کہا

''اے خداوند میں آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

اگر میں اس خدمت کو پورے دل اور سالمیت اور دیانت داری

سے انجام نہیں دے سکتا تو پھر میری یہ التجا ہے کہ تو میری جان لے لے''۔

جب میں نے یہ سب کچھ اپنے خداوند سے کہا تو ساری جدوجہد کا خاتمہ ہوگیا۔اور بدی کی قوت زائل ہوکر رہ گئی اور میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔اور میرا اطمینان حد سے زیادہ بڑھ گیا۔اور پھر یہ آیتِ مقدسہ میرے ذہن پر مچلنے لگی۔مجھ پر یہ بات واضع ہوگئی۔

''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر
خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی
کو پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لئے جو خدا
کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں''۔

''اب جو مسیح یسوع میں ہیں
ان پر سزا کا حکم نہیں''۔

''ابد تک خداوند پر اعتماد رکھو کیونکہ
خداوند یہوواہ ابدی چٹان ہے
اور وہ تم کو کامل اطمینان بخشے گا''۔

The Peace Beyond Understanding

اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے

تب میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ اب مکمل طور پر رات ہو گئی تھی۔ میں وہاں گھنٹوں تک بیٹھا رہا تھا لیکن مجھے یوں لگا کہ جیسے یہ ساری جدو جہد چند منٹوں تک محدود رہی ہو۔

جیسی ہوا صبح سویرے چلتی ہے بالکل ویسی ہی پرسکون تر و تازہ ہوا چل رہی تھی، جس سے میری روح کو تازگی مل رہی تھی۔ حتیٰ کہ خداوند نے میری روح کو تازگی بخشی۔ جونہی کہ اس رات میں بستر پر دراز ہونے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ تو میں نے اپنی بائبل مقدس کو کھولا تو میرے سامنے یہ آیتِ مقدسہ موجود تھی۔

''کیونکہ خداوند کی آنکھیں ساری زمین پر پھرتی ہیں۔
تا کہ وہ ان کی امداد میں جن کا دل اس کی طرف کامل ہے
اپنے تئیں قوی دکھائے''
(2 تواریخ 9:16)

Off to Africa

افریقہ کی طرف روانہ

1985 کے موسمِ خزاں میں خداوند نے میرے لئے ایک اور ملک کا دروازہ کھولا۔ ایک دن اچانک مجھے ایک ایسی مشن کی طرف سے دعوت ملی جو جنوبی افریقہ میں حقائق جاننے کے لئے جانے کو تیار تھی۔ انہیں وہاں جا کر یہ پتہ لگانا تھا کہ کس طرح اس ملک کے جنوبی حصہ میں خداوند کا

کام کیا جا سکتا ہے۔ میں نے یہ دعوت قبول کر لی اور جانے کے لئے تیاری شروع کر لی۔ میرے ساتھ بیس اور خادم جا رہے تھے۔ میں نے جلد ہی عبادتوں کا نصابِ ترتیب دے دیا۔ اور سچ میں مجھے کوئی خبر نہ تھی کہ جوہانسبرگ Johannesburg دنیا کے دوسرے کونے میں واقع ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں۔ میں نے تمام ایشیا، یورپ اور مڈل ایسٹ میں تو سفر کیا تھا لیکن افریقہ میں تو میرا یہ پہلا دورہ تھا۔ میں نے مصر کے شہر قاہرہ کا سفر بھی کیا ہے تاہم میں اسے افریقہ کی نسبت مڈل ایسٹ ہی کا حصہ سمجھتا تھا۔

میں تو جنوبی افریقہ کی خوبصورتی سے بڑا متاثر ہوا۔ بالخصوص کیپ ٹاؤن کی دل کش خوبصورتی پر تو میں عش عش کر اٹھا جس نے میرا دل موہ لیا۔ میں نے خدا کی صنعت کاری کا اس قدر دلکش عجوبہ پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ کیپ ٹاؤن میں خدا اس سب پر کچھ جو اس نے خلق کیا سبقت لے گیا۔ لیکن میں اس سرزمین کے لوگوں سے اس سے بھی بڑھ کر متاثر ہوا۔ وہ مکمل طور پر مختلف تھے۔ وہ ہر لحاظ سے شاندار تھے۔ وہاں سیاہ فام، سفید فام، رنگ دار آنکھیں۔ وہاں ہندوستانی بھی ذات پات کی بنا پر آپس میں منقسم تھے۔ اور پھر ان گروہوں میں بھی کئی ایک اقسام پائی جاتی ہیں۔ وہاں مسیحی، ہندو اور مسلمان بھی موجود تھے۔ سیاہ فام لوگ دس قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے۔ سفید فام بھی آپس میں قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے۔ سب کی اپنی اپنی الگ الگ تہذیب اور زبان تھی۔ یہ سب کچھ میرے لئے ایک عجیب، نیا اور دلکش منظر تھا۔

A National Spiritual Awakening

قومی روحانی بیداری

لیکن ایک اور وجہ بھی تھی جس نے مجھے لوگوں اور جغرافیائے سے بھی بڑھ کر متاثر کیا وہ یہ تھی کہ لوگوں کے دل انجیل کی خوشخبری کو سننے کے لئے کھلے ہوئے تھے۔ جس طرح مشرقی یورپ کے لوگ بھوکے تھے ٹھیک اسی طرح جنوبی افریقہ کے لوگ بھی کلامِ مقدس کی آواز کو سننے کے لئے تیار تھے۔ اس سرزمین کے لوگ اور اس سرزمین کی رنگ دار نسلوں کے لوگ خدا کے کلام کو اس طرح قبول کر رہے تھے جس طرح ایک بھوکا پیاسا بچہ خوراک اور پانی کو دیکھ کر بڑی خوشی سے اسے قبول

کرتا ہے۔ میں نے ان کا ایسا ایمان دیکھا جیسے بچوں کا ہوتا ہے۔

جب میں نے اپنا پیغام ختم کیا تو مجھے کچھ پتہ نہ چلا کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ میں مقامی پاسٹر کو پوچھنا بھول گیا کہ میں لوگوں کو آگے آنے کی دعوت دوں؟۔ تو میں ایک لمحہ کے لئے رک گیا اور اس کی طرف میں نے دیکھا اور پوچھا اب میں نے کیا کرنا ہے؟ تو پاسٹر صاحب بولے

''جو کچھ آپ چاہتے ہیں اور جو کچھ خدا کا روح چاہتا ہے آپ کریں!''

An Alter Stampede

مذبح پر بھاگ دوڑ

میں تو وہاں کی رسم ورواج سے ناواقف تھا۔ میں وہاں کے پاسٹر کو کسی بھی طرح ناراض کر سکتا تھا اور یہ میں چاہتا نہیں تھا۔ میں کسی کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں کچھ نہیں جانتا تھا کہ اب کیا کروں۔ لیکن میں یہ ضرور چاہتا تھا کہ کچھ وقت ان کے ساتھ دعا میں گذاروں۔ تو میں نے ان پر واضع کیا کہ میں اس بات یا اصطلاح کے متعلق میں کیا سمجھتا ہوں۔ میں نے ان کو دعا کے لئے آگے بلایا اور یہ بھی کہا کہ اگر ان کے دل میں کوئی بھی بات ہے جس کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے لئے دعا کروں تو وہ آ کر مجھے ضرور بتائیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ سب مکمل طور پر آزاد ہیں اور دعا کروا سکتے ہیں، میں ان کے لئے دعا کرنے کو تیار ہوں۔

مجھے اس بات کا کوئی اندازہ نہ تھا کہ ان کا اس بات سے کیا ردِعمل ہوگا۔ ہم کھڑے ہو کر گیت گا رہے تھے کہ اچنک قربان گاہ یعنی مذبح پر بھاگ دوڑ شروع ہوگئی۔ لوگ آگے یعنی سامنے آنے کے لئے بے تاب تھے اور مذبح کی طرح بڑھ رہے تھے۔ میں ان کے اس ردِعمل کی وجہ سے حوصلہ مند ہو کر آگے بڑھا اور ان کے آگے بڑھتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے ان کے ہاتھوں پر نگاہ ڈالی اور ایک ایک کر کے ان کو گنا تو میں نے دوسو ہاتھ گنے جو دعا کے لئے اٹھے ہوئے تھے۔ اگلا پورا گھنٹا ہم نے ان کے ساتھ انفرادی طور پر دعا کرنے میں گذارا۔

جب میں اپنے ہوٹل کے کمرہ میں پہنچا تو میں مکمل طور پر تھکا ہوا تھا۔ میں بیٹھ گیا اور سر پکڑ کر اس کلیسیا اور امریکن کلیسیا میں جو تضاد ہے اس کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ یہ لوگ بچوں کی مانند

تھے جو اپنے آسمانی باپ سے اپنے لئے سب کچھ مانگ رہے تھے۔

A Return Crusade

ایک نیا کروسیڈ

میں بڑے بوجھل دل کے ساتھ جنوبی افریقہ سے امریکہ واپس آیا۔ اور میرا دل چاہتا تھا کہ میں ایک کروسیڈ ٹیم کے ساتھ جنوبی افریقہ میں ایک دفعہ پھر جاؤں اور اس بات کی منادی کروں کہ یسوع بہت جلد واپس آ رہا ہے۔ میرا دل یہ چاہتا تھا کہ میں افریقہ کے سارے برِاعظموں میں خداوند یسوع مسیح کی جلد واپس آنے کی منادی کروں۔ میں نے اپنے عملہ کے ساتھ اپنی اس رویہ کو پورا کروں۔ میں نے اپنی ٹیم کے ساتھ بات کی اور وہ سب اس کے لئے متفق ہو گئے۔ انہوں نے اس کے لئے پیسہ جمع کرنا شروع کر دیئے تا کہ اس دورہ میں کام آئیں۔ خدا نے نہایت ہی عجیب طریقہ سے فنڈز مہیا کئے اور ہم دس افراد اگست 1986 کو جنوبی افریقہ جانے کے لئے ڈیلس سے روانہ ہوئے۔

لیکن ابلیس کچھ اور ہی طرح سے سوچ رہا تھا۔ وہ اس دورہ کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ ہمیں نیویارک ائیر پورٹ پر 06:15 بجے شام کو پہنچنا تھا اور وہاں سے 08:15 بجے شام کو جنوبی افریقہ کو روانہ ہونا تھا۔ جونہی ہمارا جہاز ٹرمینل کی جانب ٹیکسی کر رہا تھا تو اچانک سے پائلٹ کی آواز آئی ۔ اس نے انٹرکام کے ذریعہ اعلان کیا کہ ہیرسبرگ پینسل وینیا ,Harrisburg Pennsylvania میں خوش آمدید!۔ جنوبی افریقہ جانے کے لئے صرف دو ہی فلائٹس تھیں اور ہم ان کو پکڑ نہیں سکتے تھے۔ میرا دل بہت اداس ہوا اور میں شدید پریشان ہوا۔

ہم دو گھنٹوں تک ہیرسبرگ میں بیٹھے رہے اور نیو یارک میں جانے کے لئے جہاز کا انتظار کرتے رہے اور پھر زور کی آندھی کا طوفان شروع ہو گیا۔ خیر ہم ساڑھے نو 09:30 بجے نیو یارک پہنچے۔ ہمارا جہاز جنوبی افریقہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا اور ہم اس میں بیٹھ نہ سکے۔ کہیں آدھی رات کے وقت ہم اپنے کمرے میں پہنچے۔ اس وقت میں جسمانی، طبیعی اور ذہنی طور پر بڑی مایوسی کا شکار تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ اب کیا کروں۔ میں نے ائیر لائن سے پتہ کیا تو انہوں نے مجھے

بتایا کہ صرف ایک ہی فلائٹ ہے جو براہِ راست جنوبی افریقہ کو روانہ ہوگی اور وہ اسی ہفتہ میں ہی جائے گی یعنی تین دن بعد وہ جہاز جانے والا تھا۔ میں تو بہت خوش ہوا۔لیکن اگلی بات سن کر میں پھر سے مایوس ہوکر رہ گیا۔اس جہاز میں کوئی بھی سیٹ خالی نہ تھی۔اب تو ہمارے ہوش اڑ کر رہ گئے۔

Encouraged by Prayer Warriors

دعائیہ لوگوں کے وسیلہ سے حوصلہ افزائی

لیکن خداوند کی تعریف ہو کہ ہمارے گروپ میں چند ایسی خواتین تھیں جو خداوند کے چہرہ سے اپنی آنکھیں نہیں ہٹاتی تھیں۔جب میں اپنے کمرہ میں افسردگی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا تو وہ ایک الگ کمرہ میں جمع ہوکر دعا کرنے لگیں۔سو وہ دعا کے بعد اس کمرہ میں سے نکل کر میرے کمرہ میں آئیں اور آ کر مجھ سے کہنے لگیں کہ خداوند کی یہ مرضی ہے کہ ہم جنوبی افریقہ ضرور جائیں گے۔

ان میں سے ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ خداوند نے اپنے کلام کے وسیلہ سے تسلی دی ہے اور اس نے اپنی بائبل مقدس کھولی اور میرے سامنے لوقا 22:8 کو پڑھا۔شاگرد کشتی میں سوار ہوکر جھیل کے پار جا رہے تھے کہ طوفان نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی اور خداوند یسوع سو رہا تھا۔انہوں نے یسوع کو جگایا۔ مالک! ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ یسوع نے اٹھ کر طوفان کو جھڑکا اور امن ہوگیا اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ''تمہارا ایمان کہاں گیا؟''۔

میں نے اس بہن کا خدا کے اس کلام کے لئے شکریہ ادا کیا اور میں نے اس بات کا یقین کیا کہ اگر ہم خدا پر بھروسہ رکھیں گے تو خداوند ضرور ہماری مدد کرے گا۔ میں نے اس بہن سے مذاقیہ انداز میں کہا کہ

''ہاں! یسوع انہیں جھیل کے پار تو لے گیا لیکن تم یہ نہ بھولو کہ جب وہ جھیل کے کنارے پر پہنچے تو کیا ہوا تھا''۔

''کیا ہوا تھا؟''۔اس نے مجھ سے پوچھا۔

تو میں نے اسے بتایا کہ

''ان کا ایک بدروح گرفتہ شخص سے واسطہ پڑ گیا''۔

اس نے کہا

''اے خداوند! اس بات سے ہمیں محفوظ ہی رکھنا!''۔

اگلے دن ائیر لائن نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے جنوبی افریقہ جانے کا بندوبست براستہ لندن کر دیا ہے۔ ہمیں لندن سے جوہانسبرگ جاتے جاتے ایک اضافی دن لگا، لیکن خداوند کی حمد ہو، ہم جوہانسبرگ پہنچ چکے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم سب تھک کر چور ہو گئے تھے۔

A Precious Memory

ایک قیمتی یاداشت

ہم نے اس ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک منادی کی۔ ایک دن ہم زولولینڈ Zululand کے مرکز میں ایک چرچ میں گئے۔ یہ تمام ٹاؤن ایک ہی شخص کی ملکیت تھا اور وہ شخص برٹش تھا۔ وہاں ہم نے ایک چرچ میں عبادت کا اہتمام کیا۔ اس عبادت میں ہر رنگ و نسل کے لوگ موجود تھے۔

تاہم جب عبادت کے آخر میں میں نے لوگوں کو آگے آنے کے لئے دعوت دی۔ جب میں نے دعوت دے کر اپنی آنکھیں کھولیں تو میرے سامنے ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا تھا کہ میں اس کے لئے دعا کروں۔ اس کی چھاتی میں درد ہوتی تھی اور وہ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ میں نے اس کے لئے دعا کی۔ پھر اس بلڈنگ اور علاقہ کا مالک کھڑا ہوا اور میرے پاس آگے آیا۔ اس نے آ کر مجھ سے کہا کہ میرا دل بہت برا ہے، آپ دعا کریں کہ خدا مجھے اچھا دل دے یعنی میرا دل بدل دے۔ میں نے اس کے لئے بھی دعا کی اور میں بہت خوش ہوا کہ خدا اپنا کام کر رہا ہے!۔

The Need of Excorcism

بدروحوں سے آزاد ہونے کی ضرورت

بدروحوں کو نکالنے کا میرا تو کوئی تجربہ نہیں تھا۔ میں نے کسی قدر اس معاملے میں تجربہ حاصل نہیں کیا تھا۔ میں بدروحوں کی حقیقت پر یقین تو رکھتا تھا۔ اس بارے میں میں نے کافی

مطالعہ بھی کیا ہوا تھا۔حتیٰ کہ میں نے اس موضوع پر ایک انڈین خادم کے ساتھ بھی گفتگو کی ہوئی تھی۔اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ افریقہ میں بدروحوں کو نکالنا مسیحیت کے لئے ایک بڑی خدمت ہوگی کیونکہ وہاں اس جگہ میں یہ ایک عام سی بات ہے۔سوافریقہ میں اس بات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

وہ خادم جو ہمارے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ میں نے اور میرے ہم خدمت خادم نے ایک برطانوی نوجوان کے لئے کئی بار دعا کی کہ وہ اس بدروح سے آزاد ہو جائے۔تاہم وہ ایک ایسی بدروح کے قبضہ میں ہے جس کے متعلق خداوند یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ یہ قسم زور اور دعا کے بغیر نہیں نکل سکتی۔

Supernatural Reality

فوق الفطرت حقیقت

جو پاسٹر میرے ساتھ تھا اس نے مجھے بتایا کہ جو کچھ ہم نے اپنی دعا میں معلوم کیا ہے وہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری دنیا جو مادی اور دیدنی دنیا ہے۔اس کے علاوہ ایک ایسی دنیا بھی ہے جو نادیدنی اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے۔اسے فوق الفطرت دنیا کہا جاتا ہے اور وہ بدروحوں کی دنیا ہے۔

A Sad Revelation

افسوس ناک مکاشفہ

اگلے دن اس پاسٹر نے کچھ بہت ہی افسوس ناک خبر سنائی۔اس نے کہا کہ حالانکہ بدروحوں کو نکالنے کی ہماری خاص خدمت ہے پھر بھی ہم اپنے ان لوگوں کو اس کے متعلق کچھ بتانے سے قاصر ہیں۔لہٰذا آپ بھی جب امریکہ میں واپس جائیں گے تو اس خدمت کا آپ نے ذکر نہیں کرنا ہے کیونکہ امریکن لوگ اسے ایک وہم خیال کرتے ہیں۔

American Hypocrisy

امریکن ریاکاری

جنوبی افریقہ کے متعلق آخری بیان یہ ہے کہ ہر ایک جماعت جس میں بھی ہم نے منادی کی اہم اور عظیم جماعت تھی۔ خداوند یسوع کی محبت ان لوگوں کے دلوں میں بستی تھی اور وہ اس طرح ظاہر ہوئی کہ انہوں نے طبقاتی اور قومی سطح سے اونچائی دکھائی۔ مطلب یہ ہے کہ وہاں ہم طبقاتی اور قومی اثر کو نہیں دیکھا۔

میں نے یہ ایمان اپنے آخری پیغام میں دیا۔ جو کچھ میں نے کہا ملاحظہ فرمائیں:

''میں نے اس بات کو جانا ہے کہ ہم تو امریکہ کے باشندے ہیں
سب کے سب کسی نہ کسی طرح سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں،
ایک دوسرے کے فرقہ کو برا کہتے ہیں۔ جب کہ افریقہ میں یہ بات میں
نے کہیں بھی نہیں دیکھی۔ جب میں امریکہ میں کروسیڈ یا سمینار منعقد کرتا
ہوں تو میں سفید فام لوگوں کو ضرور دیکھتا ہوں اور وہ جیسے عبادت میں آتے
ہیں ویسے ہی واپس بھی چلے جاتے ہیں۔
کاش خدا ہم پر رحم کرے
اور وہ ہم پر ہماری ریاکاری کو ظاہر کرے۔

باب نمبر 20

Walking in the Footsteps of Jesus

خداوند یسوع کے نقشِ قدم پر چلنا

میں نے 1979 میں اسرائیل کے ملک کا پہلا دورہ کیا۔ یہ میری زندگی کو بدل ڈالنے کا سبب ٹھہرا، جس نے میری زندگی میں بائبل مقدس کو زندہ و جاوید کیا، جس نے مجھے خداوند کے اور قریب کر دیا۔ جب میرے ایک خادم دوست نے مجھے بتایا کہ اسرائیل کا دورہ کسی بھی انسان کی زندگی میں تین سال سیمنری سے بھی کہیں بہتر ہے اور یہ بات جو اس نے کہی وہ بالکل ٹھیک ہی تھی۔

جب میں کوہِ زیتون پر کھڑا ہوا تھا تو میں نے نیچے خوبصورت شہرِ یروشلم پر نظر ڈالی۔ یہ تو سچ مچ ہی ایک دل فریب اور عجیب شہر مجھے نظر آیا۔ تب میں نے اپنے دل میں جانا کہ میں تو درحقیقت **''دنیا کے مرکز''** میں کھڑا ہوں! (حزقی ایل 5:5 اور 12:38)۔

یہاں خداوند خدا جسم میں چلتا پھرتا رہا تا کہ اپنا خون انسان کے گناہوں کے لئے صلیب پر بہادے اور یہاں ہی سے وہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور یہ وعدہ کیا کہ ایک دن پھر اسی جگہ پر آسمان سے اترائے گا تا کہ دنیا کی سب قوموں پر سلطنت کرے۔

A Magnetic Mount

ایک مقناطیسی دلکش پہاڑ

میں اس دورہ میں اس پہاڑ کی طرف مقناطیس کی طرح کھینچا چلا جاتا تھا۔ میں اس جگہ سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہ سکا۔ یہ کوہِ زیتون واقعی جادوئی یا پھر کچھ اور تھا کہ میں وہاں سے ہلنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ ہر بار اسرائیل کے دورہ میں کچھ ایسی کیفیت طاری ہو جاتی جیسے کسی نے لوری سناتے ہوئے مجھے وہاں سلا دیا ہو۔ میں اکثر ٹیکسی پکڑتا اور کوہِ زیتون پر جا کر دعا کرتا، خداوند کی

باتوں پرغور کرتا، پاک صحائف کا مطالعہ کرتا، خدا سے بات کرتا اور بس وہاں بیٹھ کر خاموشی سے سارے شہر کا خوبصورت منظر دیکھتا رہتا اور کھو جاتا۔

اپنے دورہ کے آخری دن میں صبح تین بجے جاگا اور ایک ٹیکسی لی اور کوہِ زیتون پر پہنچ گیا۔ میں نے شہرِ یروشلم میں سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا۔ واہ! کیا نظرہ تھا!۔ میں وہاں سے شہر کو تاریکی سے روشنی میں تبدیل ہوتا دیکھنا چاہتا تھا۔

یہ ایک ٹھنڈی صبح تھی اور میں یہودی قبرستان میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ صبح کچھ زیادہ ہی ٹھنڈی تھی کیونکہ میں کانپ رہا تھا۔ یہ جگہ کوہِ زیتون کے آگے تھی اور میں اس انتظار میں تھا کہ سورج کی روشنی سامنے شہر پر پڑے اور یروشیلم کو جگادے۔ تو میں دیکھا کہ میری پچھلی طرف سے سورج کی کرنیں سامنے ٹیمپل ماؤنٹ Temple Mount کو چمکا رہی تھیں۔ یہ ٹیمپل ماؤنٹ اہلِ اسلام کی مسجدِ اقصیٰ ہے۔

میں نے مرغوں کی آواز سنی۔

اور گدھوں کی ہینگ۔

اور کہیں دور گھنٹیوں کی رونقیں بحال ہوتے ہوئے سنیں۔

آہستہ آہستہ شہر کی رونق بحال ہو رہی تھی۔

پھر سورج کی سنہری کرنوں نے کوہِ زیتون جسے ہم مقدس ہیکل کا پہاڑ کہتے ہیں

اسے اس نے نور افشاں کر دیا۔

یہ صبح تھی!۔

میں اپنی روح میں اب یروشیلمی بن گیا تھا۔

میں اس واقع کے بعد کئی دفعہ یروشیلم کی سحرانہ حالت کو کبھی بھی بھول نہ سکا۔ میں یروشلم سے یہ دلکش اور حسین امنگ لے کر واپس آیا۔

Annual Pilgrimage

سالانہ زیارت

میری خدمت کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ میں ہر سال دو یا ایک دفعہ یروشلم کی زیارت کے لئے لوگوں کو لے کر جاتا تھا تا کہ وہ ارضِ مقدس میں جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھیں، جہاں ہمارا خداوند چلتا پھرتا اور معجزات کرتا تھا، جس سے روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔

عموماً ہم براہِ راست تل ابیب کا سفر اختیار کرتے تھے۔ ہم پہلی رات تو تل ابیب میں بسر کرتے اور پھر ہمارا پہلا ٹھہراؤ رومیوں کی قدیم بندرگاہ قیصریہ پر ہوتا جہاں پر پہلے غیر قوم انسان کرنیلیس نے خداوند یسوع کو قبول کیا تھا اور انجیل کے لئے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ اور یہی وہ جگہ تھی جہاں پولس رسول دو سال کے عرصہ تک قید و بند کی صورتیں جھیلتا رہا۔

قیصریہ کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی خالی کیا گیا تھا، تو زمانہِ حال کی سب سے بڑی دریافت یہ سماعت گاہ ساری سمندر سے صاف صاف نظر آتی ہے جو بحیرہِ روم کے سامنے ہی تھی۔

A Prophetic Discovery

نبوتی دریافت

تو میں ہمیشہ اس سماعت گاہ میں صبح کے مراقعہ کے لئے اپنے گروپ کو لے جاتا تھا اور ہم کچھ گیت وہاں گایا کرتے تھے۔ ایک سال کی بات ہے جب ہم نے اپنی دعا ختم کی تو میں نے گروپ کو کہا کہ آپ اِدھر اُدھر ذرا گھوم لیں۔ گروپ کے لوگ تیس منٹ تک گھومتے پھرتے رہے اور تباہ ہوئی چیزوں کو دیکھتے رہے۔ میں کچھ دیر کے لئے وہاں ٹھہر گیا اور میں بیٹھ کر سمندر پر نگاہیں جما کر دیکھتا رہا۔ جب میں ایسا کرنے میں مگن تھا تو میں نے اپنی بائبل مقدس اٹھائی اور اس کو کھول کر پڑھنے لگا۔ تو جو حصہِ کلام میں نے کھولا وہ یسعیاہ 11 باب تھا۔ اس نے میری توجہ کو اپنی گرفت میں لے لیا کہ یسعیاہ نبی آخری دنوں کی بابت بیان جاری کرتا ہے۔

''اور اس وقت یوں ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائے گا کہ اپنے

لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو اسور اور مصر اور فتروس اور کوش اور عیلام اور سنعار اور
حمات اور سمندر کی اطراف سے واپس لائے۔ اور وہ قوموں کے لئے ایک
جھنڈا کھڑا کرے گا۔ اور یہودی دنیا کے چاروں کونوں سے اپنے وطن کی طرف
واپس آئیں گے۔

میں نے اپنے سامنے براہِ راست ایک جھنڈا کو جوریت میں گرے ہوئے پول پر جھوم رہا تھا دیکھا۔ یہ اسرائیل کا جھنڈا تھا۔ تو میں خوشی سے جھوم اٹھا کہ ایک نشان جو یسعیاہ نے رویا میں دیکھا تھا وہ یسی کے گھرانے کا صاف نشان تھا جس پر داؤد کا ستارہ موجود تھا۔ اس جھنڈے نے مقناطیسی کام کیا کہ اسرائیلی قوم اپنے آباؤ اجداد کے وطن کی طرف کھینچے چلے آ رہے ہیں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں قدیم زمانہ میں کی گئی نبوتیں آج پوری ہو رہی ہیں۔ اور وہ ہماری اپنی نظروں کے سامنے ہیں کیونکہ جو کچھ نبوتوں کی معرفت کہا گیا تھا آج وہ پورا ہو رہا ہے۔

The Glory of Galilee

گلیل کا پرکشش جلال

سارے اسرائیل میں ایک ایسی جگہ ہے جو دل تھام کر دیکھنے کے لائق ہے اور وہ جگہ گلیل کی جھیل ہے۔ یہ ان چند جگہوں میں سے ایک ہے جو خداوند یسوع کی زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کیونکہ خداوند یسوع اس جھیل پر بار بار آیا کرتے تھے اور اس جگہ میں یسوع کو خاص راحت ملتی تھی کیونکہ اسی جھیل کے پاس ہی کفرنحوم کا شہر بھی واقع تھا۔ لہٰذا یہ خداوند یسوع کی خدمت کی مرکزی جگہ بھی تھی۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ جب بھی میں اسرائیل کی زیارت کے لئے یہاں آیا ہوں تو میں جھیل کے بیچ میں کشتی کو روک کر کھڑا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور پانی کی لہروں کے ساتھ آہستہ آہستہ گیت گانا شروع کر دیتا۔ گیت کے بعد ہم چھوٹا سا کلام کا حصہ رکھتے اور ظاہری بات ہے کہ کلام کا حصہ میں ہم اسی کہانی کو یاد کرتے اور پڑھتے جب پطرس رسول خداوند یسوع کے ساتھ پانی پر چل رہا تھا۔ میں اپنے کلام کو ایک عظیم شاعر Carl Sandburg کے لفظوں سے ختم کرتا:

''خداوند یسوع گلیل کی جھیل پر
غروبِ آفتاب کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔
یسوع جھیل میں کشتیوں کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔
یسوع مچھلیاں پکڑنے والوں کو دیکھ کر خوش ہوتا اور انہیں پیار کرتا تھا۔
جب یسوع نے کہا خدا حافظ۔۔۔خدا حافظ۔۔۔میں پھر آؤں گا۔
جب یسوع نے خدا حافظ کہا تو یسوع نے تو سورج کو خدا حافظ کہا تھا اور پھر
خداوند نے مچھیروں کو اور دیگر لوگوں کو خدا حافظ کہا تھا۔اور اس نے خدا حافظ
سب کو کہا۔اس کے معنی یا تو سب کے لئے تھے یا پھر صرف ان کے لئے
جو اس پر ایمان نہیں لاتے۔''

Baptismal Rites

بپتسمہ کے رسوم

گلیل کی جھیل پر جہاں سے دریائے یردن نکلتا ہے وہاں اسرائیل کی حکومت نے ایک نہایت ہی خوبصورت بپتسمہ کی جگہ تعمیر کی ہوئی ہے۔ یہ کام حکومت نے 1980 میں انجام دیا تھا جسے میں دیکھ کر اس قدر حیران ہوا کہ اسرئیل کی حکومت نے یہ جگہ مسیحی ایمانداروں کے بپتسمہ کے لئے تعمیر کی ہے۔ مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے یہ چند ایک مسیحی ایمانداروں کو وہاں بپتسمہ دئے ہیں۔

جب میں پہلے پہل اپنے گروپ کو اسرائیل کی زیارت کے لئے لے جایا کرتا تو یہ جگہ یعنی بپتسمہ کا منظر اس وقت نہیں تھا۔تو صدیوں تک زائرین دریائے یردن میں ہی بپتسمہ پاتے تھے۔لیکن 1980 میں یہ جگہ مخصوص ہوئی۔یسوع نے بھی دریائے یردن میں بپتسمہ حاصل کیا تھا۔ لیکن 1967 کی چھ دن کی جنگ جو یہودیوں نے جیت لی، تو مسیحی ایمانداروں کے لئے بپتسمہ کے لئے کوئی بھی جگہ نہیں تھی۔کیونکہ تب سے یہ جگہ No-man's land قرار پائی، کیونکہ اردن میں واقع تھی اور جب جنگ ہوئی تو اسرائیلیوں کو فتح نصیب ہوئی تو یہ جگہ نو مین لینڈ قرار

پائی۔تو پھر مسیحی ایمانداروں کے لئے بپتسمہ کی جگہ شمالی علاقہ میں تبدیل ہوئی اور یہی وہ جگہ ہے جو مسیحی ایمانداروں کے لئے بپتسمہ کے لئے محفوظ ہے۔

Gentile "Ducks"

غیر قوم بطخیں

جب میں پہلی دفعہ اسرائیل کی زیارت کے لئے گیا تو ایک تجربہ کار انسان کے ساتھ گیا۔ وہ ہم سب کو اس جگہ لے گیا جو مستقل بپتسمہ کی جگہ کے قریب ہی تھی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو بیس اسرائیلی اس جگہ پکنک منا رہے تھے۔ ہمارا لیڈر، جس کے لئے اسرائیلیوں کے لئے بہت بوجھ تھا، وہ یک لخت اتر کر اسرائیلی گروپ کے پاس چلا گیا۔

ہمارا لیڈر اور جو لوگ بپتسمہ پانے والے تھے 50 گز کے فاصلے پر اوپر کی طرف چلے گئے جہاں سے وہ پکنک منانے والوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر سب جو بپتسمہ پانے والے تھے ایک لائن میں پکنک منانے والوں کی طرف جا رہے تھے۔

یہ ایک عجیب پریڈ پکنک منانے والوں کے پاس تک پہنچ گئی اور ہمارے لیڈر نے مجھے کہا تھا کہ جب ہم ان کے پاس پہنچ جائیں تو اونچی آواز سے متی 3 باب کی تلاوت کرنا اور انسانی بطخوں کا یہ جلوس پکنک منانے والوں کے پاس پہنچ گیا۔ جونہی میں نے متی 3 باب کو پڑھنا ختم کیا تو لیڈر نے ایک شخص کو کہا کہ ''Yeshua Hamashiach یسوع مسیح'' کے نام پر تجھے بپتسمہ دیتا ہوں۔تو اس نے ان بیس اشخاص کو ''یسوع مسیح'' کے نام میں بپتسمہ دیا۔ کیونکہ عبرانی پاک صحائف میں ''Yeshua Hamashiach یسوع مسیح'' ہی لکھا ہے تو اس نے یسوع مسیح کے نام میں ان سے کو بپتسمہ دے دیا۔

تو پکنک منانے والوں میں سے کسی نے بھی مجھے کچھ نہ کہا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔خداوند کی تعریف ہو!

The Valley of Decision

فیصلہ کی وادی

اس کے بعد ہم جنوب سے یروشلم کے لئے روانہ ہوگئے۔تو ہم یزرعیل کی وادی کو دیکھنے کے لئے گئے۔اسے ہرمجدون کی وادی یا پھر فیصلہ کی وادی بھی کہتے ہیں (مکاشفہ 16:16)۔تو ہم اس پہاڑی پر چڑھ گئے جہاں سے پرانے شہر کا منظر صاف صاف نظر آتا تھا جو ایک قلعہ بند شہر (یریحو) کے نام سے موصوم تھا۔اس کا اولین نام ''مجدو'' تھا۔یہ اسرائیل کے ملک میں سب سے بڑی وادی ہے اور سارا سال یہ وادی ہری بھری رہتی ہیں اور اس میں سب سے زیادہ سبزہ زار ہے۔ تاہم پھر بھی یہ وادی انسانیت کی آخری جنگ کی خبر دیتی ہے کہ اسی وادی میں انسانوں کا اس قدر خون بہے گا کہ دوسو میل تک بہتا ہی چلا جائے گا اور گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ جائے گا (مکاشفہ 20:14)۔میں ہمیشہ پرانے عہد نامہ میں سے اُس جنگ کے بارے میں پڑھتا ہوں جو یہاں لڑی جائے گے:

> ''گروہ پر گروہ انفصال کی وادی میں ہے کیونکہ خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آ پہنچا۔
> سورج اور چاند تاریک ہوجائیں گے اور ستاروں کا چمکنا بند ہوجائے گا۔
> کیونکہ خداوند صیون سے نعرہ مارے گا اور یروشلم سے آواز بلند کرے گا اور آسمان وزمین کانپیں گے لیکن خداوند اپنے لوگوں کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا قلعہ ہے۔
>
> (یوایل 3:14-16)

The Gate of Prophecy

باب النبوت

پرانے یروشلم کے فصیلدار شہر میں مشرقی پھاٹک کی جسے سنہری پھاٹک بھی کہا جاتا ہے

میرے دل میں خاص جگہ ہے۔ کیونکہ یہی وہ پھاٹک ہے جسے خدا نے اپنے کلامِ نبوت کے لئے میری آنکھوں کو کھولنے کے لئے استعمال کیا۔

1967 کی بات ہے اور یہ واقعہ چھ روزہ جنگ کا تھا کہ اسرائیلی ریاست کی تقدیر ترازو میں لٹکی ہوئی تھی۔ میں نے روزانہ شائع ہونے والے اخبارات میں روز مرّہ جنگ کی معلومات کو حاصل کرنا شروع کیا۔ جون کی سات تاریخ کو جنگ ایک اہم موڑ پر آ گئی جب اسرائیلی فوج نے شیر ببر کے پھاٹک میں سے داخل ہو کر یہودیوں کے لئے ایک ہزار آٹھ سو ستانوے سالوں کے بعد پہلی دفعہ پرانے شہر یروشلم کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اگلے دن یہودی کمانڈو گروپ کے متعلق جو یروشلم کے شہر پر حملہ میں شامل تھا حیران کن خبر پڑھنے کو ملی۔ شائع شدہ مضمون میں یوں لکھا تھا کہ گروپ کے بعض شرکاء نے یہ تجویز دی تھی کہ مشرقی پھاٹک کو بارود سے اڑا کر اردن کے دفاعی دستے کو منظر سے ہٹا دینا چاہیے۔ لیکن گروپ کے راسخ العقیدہ یہودی لیڈر نے اس نظریہ کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ''مشرقی پھاٹک صرف مسیحا کی آمد پر ہی کھل سکتا ہے''۔

اس بیان نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں اس کے اس بیان سے مبہوت سا ہو کر رہ گیا۔ میں مشرقی پھاٹک کے متعلق صرف اتنا جانتا تھا کہ شہر کا صرف یہ واحد پھاٹک ہے جس سے براہِ راست ہیکل میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اس پھاٹک کے متعلق اور کچھ معلوم نہ تھا۔ مجھے تو اس کے سر بمہر بند ہونے کا کوئی علم نہ تھا۔ اور نہ ہی اس بات کا کہ اس کے کھلنے کا کوئی سرا بائبل کے مطابق مسیحا کے واپس آنے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

میں نے اپنی بائبل کھولی اور میں نے تحقیق کی اور ڈھونڈا کہ حزقی ایل 43 اور 44 باب میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ مشرقی پھاٹک بند کر دیا جائے گا اور مسیحا کے آنے کے وقت کھولا جائے گا۔ خداوند حزقی ایل کو باب 43 میں ہزار سالہ دور کی ہیکل میں مشرقی سمت سے مشرقی پھاٹک سے داخل ہو کر اپنا جلال بھی دکھاتا ہے۔ خداوند حزقی ایل کو فرماتا ہے ''اے آدم زاد یہ میری تخت گاہ ہے اور میرے پاؤں کی کرسی ہے جہاں میں بنی اسرائیل کے درمیان ابد تک رہوں گا (حزقی ایل 43:7)۔ پھر خداوند حزقی ایل پر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مشرقی پھاٹک بند رہے گا۔

اب جب تک مسیح اپنے جلال میں واپس نہ آئے دوبارہ کھولا نہ جائے گا (حزقی ایل 44:1-3)۔

اس پیشنگوئی کی تکمیل کے لئے چار سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے عثمانی ترکوں نے سلیمان عالی جاہ کی زیرِ کمان 1510 میں یروشلم کو فتح کر لیا۔ اس نے شہر کی قدیم دیواروں کو پھر سے تعمیر کرنے کا حکم دیا اور اس تعمیری پراجیکٹ کے عین وسط میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس نے مشرقی پھاٹک کو پتھروں سے چن کر بند کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یوں اس پیشنگوئی کی تکمیل کے لئے میدان تیار ہو گیا۔

سلیمان کے پھاٹک بند کرنے کے حکم کے متعلق بہت سی روایات ہیں۔ سب سے معتبر روایت یہ ہے کہ جب دیواروں کی تعمیر ہو رہی تھی تو ایک افواہ پھیل گئی کہ مسیحا آ رہا ہے۔ سلیمان نے بعض علماء کا بلا بھیجا اور ان سے مسیح کی بابت معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے اسے بتایا کہ مسیح ایک عظیم فوجی افسر ہو گا جو خدا کی طرف سے بھیجا جائے گا۔ وہ مشرقی پھاٹک سے داخل ہو کر غیر ملکی قبضہ سے شہر کو رہائی دلائے گا۔ یہ سن کر سلیمان نے یہودیوں کو ختم کرنے کے لئے مشرقی پھاٹک کو بند کر کے اس پر مہر کرنے کا حکم دے دیا۔ اس پھاٹک کے سامنے ایک مسلم قبرستان اس یقین کے ساتھ بنایا گیا کہ کوئی یہودی مقدس شخص مسلم قبرستان میں سے گزر کر اپنے آپ کو ناپاک نہیں کرے گا، لہٰذا داخلہ بند رہے گا!۔

جب تک میں نے یہ سب کچھ دریافت کر لیا تھا تب تک میں نبوتِ بائبل کا سٹوڈنٹ تھا اور پاک روح نے مجھے بہت برکت دے رکھی تھی اور تب ہی سے میں ایک طالب علم کی طرح مطالعہ کرتا ہوں۔

سو آپ سب سمجھ سکتے ہیں کہ یہ پھاٹک میرے لئے کیوں خاص ہے۔ میرے لئے یہ ایک ثبوت ہے جو بائبل مقدس نے ظاہر کیا ہے کہ خدا اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ یہ پھاٹک مجھے اس لئے مجھے پسند ہے کیونکہ میں اب جانتا ہوں کہ جیسے اسے خداوند نے بند کیا ٹھیک اسی طرح وہ اپنے بیٹے کو بھیجے گا اور اس پھاٹک کو پھر سے کھولے گا۔

A Wall for Prayer

دعا کرنے کی دیوار

یروشیلم میں میری دلچسپی کا ایک اور سبب ہیکل کے پہاڑ کے دوسری جانب مشرقی پھاٹک کے بالمقابل والی دیوار ہے جسے مسیحی ایماندار دیوارِ گریہ یا دعا کرنے کی دیوار کہتے ہیں۔ تاہم یہودی اسے دیوارِ مغرب کہتے ہیں۔ وہ اسے دیوارِ گریہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس عمارت کے اندر ایک اور عمارت ہے جس کے اندر گھر ہیں، ان پر ٹیکس عائد ہے۔

یہ جگہ اہلِ یہود کے لئے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے۔ یہ دیوار ٹمپل ماؤنٹ کو تحفظ مہیا کرتی ہے۔ یہ اس لئے سب سے زیادہ مقدس مانی جاتی ہے کہ یہی ایک ایسی نشانی مقدس ہیکل کی عمارتوں میں سے باقی بچی ہے اور یہ کہ وہ قابض فوجی یہودیوں کو اس دیوار تک پہنچنے کی اجازت دیا کرتی تھیں۔ یہودی حکومت اس دیوار کو آگے نہیں بڑھا سکتے کیونکہ اس کے پیچھے مسلمانوں کا قبرستان ہے۔ شمالی دیوار اور مغربی دیوار کے مابین جو عمارت تعمیر کی گئی ہیں وہ اب اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ یہی بات جنوبی دیوار کے لئے بھی سچ ہے اور یہ ساری تاریخ اسرائیل میں موجود ہے۔ صرف ایک چھوٹا سا حصہ دیوارِ مغرب کا یعنی صرف پچاس گز کا حصہ ہے جہاں تک یہودیوں کو جانے کی اجازت تھی تو مکانات جو تعمیر کئے گئے ہیں وہ صرف چند فٹ ہی میں تعمیر ہیں، جو ایک تنگ گلی میں سے گزر کر یہودیوں کو ان کے مکانوں میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتے تھے تاکہ وہ وہاں دعا کر سکیں۔

آج کے دن سارا علاقہ صاف کر دیا گیا ہے اور یہودی ساری دنیا سے آ کر وہاں دعا کرتے ہیں کہ اے خداوند اس جگہ کو پھر بحال کر دے اور وہ سب کے سب اپنے خاص تہواروں کو وہاں ہی مناتے ہیں۔ میں اپنے آپ میں تھوڑا سا پریشان ہو جاتا ہوں کہ میں اس جگہ کا آپ سے تعارف کروا رہا ہوں جس کو خدا نے خاص مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور خدا نے اپنے ''چنے ہوئے لوگوں کو الگ کر رکھا تھا''۔

میں ہمیشہ اس دیوار تک بڑی عزت و تعظیم اور آنسوؤں کے ساتھ پہنچتا ہوں اور اس پردہ

کے لئے روتا ہوں جو اہلِ یہود کی آنکھوں پر پڑا ہوا ہے (2 کرنتھیوں 4:3)۔ میں یہودیوں کے بقیہ کے لئے دعا کرتا ہوں (رومیوں 11:25-32)۔ اور میں پھر یروشلیم کی سلامتی کے لئے دعا کرتا ہوں جس طرح ہمیں زبور 122 میں حکم دیا گیا ہے اسی طرح دعا کرتے ہوئے میرا ایمان بڑھ جاتا ہے اور اس طرح میں خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس لئے کہ خدا کا کلام اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ یروشلم اس وقت تک بھی سلامتی حاصل نہیں کرتا جب تک کہ ''سلامتی کا شہزادہ نہ آئے گا'' (یسعیاہ 62:1-5 اور زکریاہ 2:10-13)۔

A Place of the Skull

کھوپڑی والی جگہ

جگہ میرے لئے بڑی دلچسپی والی جگہ ہے۔ یہ یروشلم میں باغِ گتسمنی کی جگہ ہے جہاں خداوند یسوع کی خالی قبر موجود ہے، اور یہ قبر دیکھنے والوں کو منہ چڑھا رہی ہے کہ دیکھو مجھ میں کوئی شخص دفن نہیں ہے، جو شخص یہاں دفن ہوا تھا وہ تو تیسرے دن ہی جی اٹھا تھا۔

یہ دمشق کی راہ پر دوبلاک کے بعد شروع ہوتی ہے۔ یہ جگہ برٹش آرمی نے 1800ء میں دریافت کی تھی اور اس شخص کا نام جنرل گارڈن Gen. Gordon تھا جو ایک نبوتی عالم اور ایک پختہ آثاریات کا بھی ماہر تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ روائتی کیتھولک جگہ جہاں خداوند یسوع مسیح کو مصلوب کیا گیا تھا، جس کا نام آج کل ''چرچ آف سِکل'' یعنی ''چرچ کھوپڑی'' کہا جاتا ہے۔ وہ جگہ اصلی جگہ نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ جگہ بائبل کی ٹائپ یا بائبل کے طریقہ کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ بائبل مقدس یہ بیان کرتی ہے کہ صلیب کا واقعہ پہاڑی کے کہیں اوپر واقعہ ہوا تھا۔ یعنی واقعہ کہیں کوہِ موریا کے پہاڑ پر ہوا تھا، جہاں ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان کرنے کے لئے لٹایا تھا اور وہ پہاڑ آج کل کئی ایک حصوں پر منقسم ہے اور کئی ایسی جگہ میں واقع ہے جو ٹیمپل ائیریاہ یعنی مقدس ہیکل کی جگہ میں واقعہ ہے۔ لیکن اس علاقہ کا کسی قدر بڑھ جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جگہ پرانے شہر یروشلم کے باہر ہی ہوسکتی ہے، جسے تاریخی طور پر یرمیاہ کے جھونپڑے کی طرح ہوگا۔ یا یرمیاہ کی غار کی طرح ہوگا۔

یہ وہ جگہ اور علاقہ ہے جو برطانوی جنرل گارڈن نے دریافت کی ہے اور یہ ایک پہاڑی کے ایک طرف غیر تراشدہ جگہ ہے۔ پھر یہی جگہ ایک بہت بڑی کھوپڑی کی طرح نظر آتی ہے اور یہی جگہ کوہِ موریا ہے، جسے بائبل میں گلگتا (جس کا ترجمہ کھوپڑی جیسی جگہ) کہا گیا ہے۔ جنرل گارڈن نے اس مقام کو مسیح کی صلیب کا مقام ٹھہرایا ہے۔

The Place of Peace

سلامتی کی جگہ

''اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا اور اس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ پس انہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث یسوع کو وہیں رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی'' (یوحنا 19:41-42)۔

اس بات کو کھدائی نے ثابت کر دیا کہ قبر کے اردگرد ایک خوبصورت باغ بھی تھا۔ پھر برطانیہ کے ایک بشارتی گروپ نے اس علاقہ اور اس مقام کو خرید لیا اور انہوں نے اس باغ کی قدرتی خوبصورتی کو بحال کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دستاویز تیار کی کہ **''کسی بھی قسم کا کوئی بھی یادگار یا پھر کسی قسم کا چرچ اس جگہ یا اس مقام پر کبھی بھی تعمیر نہ کیا جا سکے گا''**۔ لہٰذا یہ جگہ اپنی جگہ پر خاص الخاص جگہ ہے جہاں خداوند یسوع کی قبر تھی۔ تاہم خداوند یسوع تو تیسرے دن قبر سے جی اٹھے تھے اور قبر خالی پڑی تھی۔ اسرائیل کے ملک میں یہی وہ ایک ایسی جگہ ہے جو یسوع مسیح کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ یہ جگہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ اگر خداوند آپ کو ملکِ اسرائیل میں لے جائے تو آپ یروشلم کے مصروف ترین حصہ میں سے نکل کر اس باغ میں جا کر خدا کی باتوں پر دھیان دیں اور دعا کریں۔ وہاں روح کو عجیب سا سکون اور تازگی ملتی ہے۔ تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ میں بھی جہاں خداوند یسوع چلتے پھرتے تھے انہی جگہوں میں پھر رہا ہوں۔

تو اس باغ میں چڑیوں کے چہچہانے کے علاوہ کسی گروپ کے گیت گانے کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں جو اس باغ میں ''عشائے ربانی'' منا رہے ہوتے ہیں۔ یہ واقع ہی ایک سلامتی کی جگہ ہے۔

Tests of Patience

صبر کے امتحان

ارضِ مقدس بہت سے معاشرتی اصولوں کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ ارضِ مقدس اپنے اندر یونانی، فارسی، رومی اور بازنطینی روحانی جنگوں، عربوں وغیرہ کی ثقافت اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہے۔اور پھر ایک عام امریکن کے لئے یہ سب کچھ اپنے ذہن میں محفوظ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ یہ ہے ہی بہت کچھ۔تاہم اس سے بھی زیادہ کو وہ اپنے دل کے گوشے میں محفوظ کرسکتا ہے۔تاریخی لیکچر کے بعد لوگوں کی آنکھوں کے سامنے جب گائیڈ نے نئے عہد نامہ سے پہلے کی تاریخ کے واقعات کو بیان کرنا شروع کیا تو میرے لوگوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

شاید سب سے بڑا صبر کا امتحان اس وقت شروع ہوا جب امریکن لوگوں کو ایک چھوٹا سا وقفہ لینا پڑا۔

مجھے اپنی پہلی وزٹ کبھی بھی نہیں بھولتی جب میں اسرائیل کی زیارت کے لئے یہاں آیا تھا۔ہم نے مصدہ کے راستہ بحیرہ مردار کو جانا تھا۔تو گائیڈ نے بس ڈرائیور کو سڑک کے کنارے بس کو روکنے کو کہا۔تو پھر گائیڈ نے بحیرہ مردار پر اپنا لیکچر شروع کر دیا۔اس نے اس کی لمبائی، چوڑائی اور اس کے اندر پائی جانے والی معدنی اشیاء کی فہرست کو بیان کیا۔جب اس نے اپنا لیکچر ختم کیا تو اس نے سوالات کا حصہ شروع کیا جس میں حاضرین کو سوال پوچھنے کے لئے کہا گیا۔میں نے بھی ایک سوال پوچھا!۔میں نے پوچھا کہ یہ پانی جو ہماری بس کے چاروں طرف ہے اس کا کیا نام ہے؟۔

Free Spirits

آزاد روحیں

ہر ایک گروپ کی اپنی شخصی اجتماعی ایک حقیقت ہوتی ہے لیکن ہر ایک گروپ کے اندر کئی

قسم کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ کچھ مختار ہوتے ہیں تو کچھ نہ مختار۔ الگ الگ شخصیات کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی شخصیت ہے جسے میں آزاد تاج کہتا ہوں۔ یعنی وہ انسان جو کسی بھی ضابطہ کا پابند نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ کھانا پر دیر سے پہنچتا ہے اور بس پر سوار ہونے کے لئے بھی دیر سے آتا ہے اور وہ اپنے گروپ کے ساتھ بھی نہیں ہوتا جب کسی خاص مقام کی زیارت کی جاتی ہے اور جب ہمارا گائیڈ لیکچر دیتا ہے تو وہ اِدھر اُدھر پھرتا رہتا ہے اور پھر وہ گائیڈ سے توقع کرتا ہے کہ جو کچھ اس نے لیکچر میں بتایا وہ پھر اسے بتائے۔

Special Memories

خاص یادیں

میرا دل کئی خوبصورت یادوں سے بھرا پڑا ہے۔ میرے دل میں ارضِ مقدس کی یادیں میرا عظیم اثاثہ ہیں، تاہم ان میں سے دو یادیں میرے لئے بہت ہی قیمتی تھیں۔ ان دونوں واقعات نے میرے دل پر بڑا اثر کیا۔

پہلا واقعہ باغِ گتسمنی کی قبر کا واقعہ تھا۔ میرے ساتھ جو گروپ تھا میں تو اس جگہ کئی دفعہ گیا تھا اور مجھے کسی واقعہ کی توقع بھی نہیں تھی۔ میں روحانی طور پر کچھ تھکا ماندا تھا اور یہ ایک غیر معمولی بات تھی کہ ایک شخص جو لیکچر دے رہا تھا اس کے بعد میں چلتا ہوا قبر کی طرف جا رہا تھا اور اس طرح میں نے عشائے ربانی کی عبادت میں بھی شرکت کی اور اس کو ختم بھی کر دیا۔

تو جس شخص نے تین چار ماہ قبل لیکچر دیا تھا اس کی یاد مجھے پھر آ گئی۔ جتنے بھی لیکچرار ہوتے وہ اکثر یورپین ملک سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر خاص طور پر انگلینڈ سے ان کا تعلق ہوتا تھا۔ وہ قریباً ایک منٹ قبر کی کیفیت پر لیکچر دیتے تھے اور تشریح کرتے تھے کہ جس طرح یہ جگہ معلوم کی گئی۔ وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ ہم اس کے اختیار کو ثابت نہیں کر سکتے۔ اس کی حقیقت کو بھی ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔ اس بات پر زور دیتے تھے کہ صرف ایک بات جو ہمیں اپنے ذہن میں رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ یہ قبر خداوند یسوع ہی کی ہے اور یہ قبر خالی پڑی ہوئی ہے اور یہ میرے دل کی بھی آواز ہے۔

Word of Power

قوت سے بھرے الفاظ

یہ اس دن کی بات ہے جب ایک ڈچ آدمی ہمیں لیکچر دینے کے لئے آیا تھا۔ وہ دیکھنے میں تو بدصورت سا تھا۔ لمبا ترونگا آدمی مگر بہت پتلا۔ مجھے تو وہ ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ ہی لگتا تھا۔ وہ مکمل گنجا تھا۔ اور اس کے کان بھی بہت لمبے لمبے تھے اور باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ اس کی ناک بھی ایسی لگتی تھی جیسے وہ کئی بار ٹوٹ چکی تھی۔ جب اس نے بولنا شروع کیا تو میں اس کی باتوں پر توجہ دینا شروع کیا۔

اس نے بلا تمہید کہنا شروع کیا کہ میں آپ کے ساتھ چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خداوند یسوع نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ جو کچھ اس کے بعد اس نے کہا وہ مجھے یاد نہیں۔ لیکن یہ ضرور یاد ہے کہ اس نے کہا تھا کہ خداوند یسوع نے میری زندگی کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے اور میرا دل خداوند یسوع کی قدرت کے باعث تبدیل ہو گیا۔ اس کے بعد ہم سب چپ سادھے بیٹھے رہے تو میرے ساتھ ایک خاتون جو کسی دوسرے گروپ کے ساتھ تھی اس نے مجھے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ پولس رسول کیوں اتنی قوت سے منادی کرتا تھا؟۔ وہ اس آدمی کی طرح کمزور ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا مگر وہ خداوند کی قدرت سے بھرا ہوا تھا کیونکہ اس میں اس آدمی کی طرح خداوند کی قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔

تین جملوں میں اس خاتون نے میری طرف ایسا کلام نشر کیا جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ جو کچھ میں نے اس کے جواب میں کہہ سکا وہ ''آمین'' اور ''خداوند تیرا شکر ہو''۔

A Museum of Death

موت کا عجائب گھر

ایک اور یادگار چیز جو میرے دل میں ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ یروشلیم کا موت کا عجائب گھر ہے۔ یہ انسانوں کو وہ کارنامہ ہے جو دل ہلا دینے کے لئے کافی ہے۔ اس عجائب گھر کا نام

Yad Vesham ہے۔انگلش میں اسے Holocaus Museum کہتے ہیں۔ یہ انسانیت کی تاریخ کا ایک بڑا واقعہ ہے اور یہ واقع انسانیت کے منہ پر ایک سیاہ داغ نشاندہی بھی کرتا ہے۔

اگر آپ حساس طبعیت کے مالک ہیں تو پھر اس میں سے آپ کا اس میں سے گزرنا بہت ہی مشکل ہو جائے گا۔ یہ عجائب گھر ایک تواریخی سلسلہ کو یاد دلاتا ہے۔ پہلا کمرہ ایک تحریری نقشے پر مشتمل ہے اور ہٹلر کا برا اقتدار۔

اگلا کمرہ نازیوں (Nazi) کی یہودیوں کے ساتھ ظلم وتشدد کو ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں پر ظلم ڈھائے۔ سب تصاویریں وہاں اس کمرہ میں موجود ہیں۔ یہودیوں کے جوانوں اور بچوں کو گاڑیوں کے ساتھ باندھ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ کوئی چیز بھی چشمِ جرعت کے لئے عجیب نہیں تھی۔ جو کچھ بھی نازیوں نے یہودیوں کے ساتھ کیا وہ اس عجائب گھر میں محفوظ کیا گیا ہے۔

جونہی میرے گروپ کے لوگ اسے دیکھ لیتے تو میں انہیں جلدی کرنے کے لئے کہتا کہ جا کر اپنے آپ کو راستباز ٹھہرانے کے لئے دعا کریں اور اس جگہ میں جائیں جہاں غیر قوم راستبازوں کے لئے درخت لگائے گئے ہیں ، ان میں سے ایک درخت Corrie ten Boom کے نام سے بھی لگایا گیا ہے جس نے یہودیوں کی نازیوں سے بچنے اور بھاگنے میں بہت مدد کی۔

Weeping with My Daughter

اپنی دختر کے ساتھ رونا

جب میں نے Yad Veshem کی زیارت کی تو میرے ساتھ میرے خاندان کے افراد بھی تھے۔ سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا۔ مجھے سب کچھ درست لگ رہا تھا۔ کہ واپس جانے کا وقت آ گیا۔ تو ہم نے اپنے لوگوں کی گنتی کی۔ گنتی میں میری بیٹی بیٹی روت Ruth ، جو اس وقت تئیس (23) سال کی تھی، وہ وہاں موجود نہ تھی۔ میں نے اس کی تلاش شروع کر دی لیکن اس کا کہیں کوئی پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں گئی ہے۔ میں نے پھر سے ایک دفعہ عجائب گھر میں جانے کا فیصلہ کیا اور وہاں جا

کر چھان بین کی اور اسے ڈھونڈا، لیکن اس جگہ کا کونہ کونہ چھان مارنے کے باوجود روت مجھے وہاں نہ ملی۔

جونہی میں باہر نکلنے والا تھا تو میں نے سیڑھیوں پر نظر ڈالی، مجھے معلوم تھا کہ یہ سیڑھیاں کہاں کو جاتی ہیں اور یہ بھی معلوم تھا کہ یہ عام طور پر تو سیاحوں کے لئے نہیں کھولی جاتیں، لیکن میں اس راستہ پر ہولیا۔ یہ ایک طویل و تاریک راستہ تھا جہاں ان لوگوں کے دستاویزات رکھے گئے تھے جو نازیوں کے ظلم و ستم سے مارے گئے تھے۔ تو میں نے اس تاریک راستہ میں چلنا شروع کر دیا، کچھ آگے جا کر میں نے بہت دور کسی انسان کی تاریکی میں دھندلی سی شبیہہ دیکھی۔ میں اور پاس گیا۔ وہاں کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہ تھی تو میں اسے پکار کر پوچھ نہیں سکتا تھا کہ وہاں کون ہے۔

میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلتا گیا۔ پاس جا کر میں نے دیکھا کہ وہ میری پیاری بیٹی روت ہی تھی۔ وہ وہاں ایک نمائشی بورڈ کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے تھی۔ یہ اس بورڈ کی لائٹ مدھم سی تھی اور وہ روشنی ایک دستاویز پر روشنی ڈال رہی تھی۔ یہ ایک دس سالہ لڑکی کی تصویر تھی۔ اس لڑکی کے بارے میں سب معلومات بھی دی گئیں تھیں۔ اس کے والدین، گھر کا ایڈریس وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ اس کے قید خانہ کی معلومات بھی موجود تھیں۔

روت وہاں کھڑی وہ پڑھ رہی تھی اور رو رہی تھی۔ میں نے اسے گلے لگایا اور اس کو پیار کیا۔ اس نے مجھ سے روتے ہوئے پوچھا:

''ڈیڈی! ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟

میں نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ میں بول نہیں سکتا تھا۔ میں اپنی بیٹی کی باہوں میں باہیں ڈالے وہاں چپ چاپ کھڑا رہا اور اپنی بیٹی کے ساتھ روتا رہا۔ میں اس تصویر پر نظریں جمائے ہوئے تھا جو خدا کے چنے ہوئے ساٹھ لاکھ لوگوں کی نمائندگی کر رہی تھی۔

باب نمبر 21

Growing in the Lord

خدا میں بڑھنا

خدا ہمارے کاروبار کو تبدیل کرتا رہتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بیٹے کی شکل پر تبدیل کرے اور اس سے وہ ہمیں اپنے بیٹے کی شکل میں ڈھالے۔ وہ یہ کام اس روح کے وسیلہ سے کرتا ہے جو ہم میں کام کرتی ہے۔ اس کا روح اس کلام، دعا اور ہمارے تجربات کے ذریعہ سے کام کرتا ہے۔

بڑھنا اور ترقی کرنا، یہ کام کچھ اتنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ خدا تبدیلی کو پسند کرتا ہے لیکن ہم تبدیل نہیں ہونا چاہتے۔ ہم اپنے پرانے رواج سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔ اور ہم انہی میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور ان سے باہر نکلنا اور ان کو چھوڑنا نہیں چاہتے ہیں۔ بعض اوقات تو خدا ہمیں جھڑکتا اور صدمہ میں جانے دیتا ہے تاکہ وہ ان پرانے رسم و رواج کو توڑ کر ہمیں ان سے آزاد کرے۔ وہ ہمارے پرانی معاشرت کو چکو لے بھی دیتا ہے اور وہ ہمیں ایسے تجربات میں سے گزرنے دیتا ہے جن سے ہم گزر کر بڑھنا سیکھتے ہیں۔

جس طرح میں نے اس بات کو معلوم کیا اور میں نے کئی ایک تجربات سے یہ سیکھا کیونکہ میں تو بہت ہی سخت دل تھا اور خداوند نے مجھے آرام سے تبدیل کیا۔ میں نے اپنے آپ میں بہت تبدیلی پائی اور یہ بھی تاخیر سے ہوتا تھا۔ میری ترقی اور بڑھنا میرے بشارتی کام تو ہوتا رہا۔ مجھے بہت سی ترقی ملی لیکن ابھی مجھے خداوند میں اور بھی بڑھنا تھا۔ تاہم کچھ بھی ہم کرتے ہیں، اس میں ہم سب کو بڑھنا ہے۔

خداوند ہمیں اس طرح کے تجربات ہماری اندرونی حالت کے متعلق بھی عطا کرتا رہتا ہے تاکہ خداوند بڑھنے میں ہماری مدد کرے۔ بعض اوقات ہم خدا سے زیادہ روحانی ہو جاتے ہیں

کہ ہم اپنے اندرونی خیالات اور اپنے تجربات کو فضول سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دیگر وقتوں میں تجربات اور میری سطح پر جب ظاہر ہوں تو وہ ہمیں غیر معلوم ہوں لیکن وہ اپنا گہرا اثر ہم پر چھوڑیں گے کیونکہ ہم نے اپنے روحانی انٹینا کو ان سب مظاہر کو قبول کرنے کے قابل کیا ہوتا ہے جو خدا ہمیں عطا کرتا ہے۔

جیسے میں اپنی خدا داد دولت پر نگاہ کرتا ہوں جو اس نے مجھے میری خدمت کے پہلے سات سالوں میں عنایت کی، میں نے خدا کی خدمت دو اصولوں کے تحت کی اسے شروع کیا تھا جو میری خدمت کی بنیاد ٹھہرے، جن کے وسیلے سے خدا نے اپنی خدمت میرے سپرد کی۔ ان دونوں اصولوں نے اس بات میں میری مدد کی کہ میں خدا کے پیغام کی اہمیت کو جانوں کہ خداوند یسوع بہت جلد واپس آ رہا ہے۔ پیغام کا ایک حصہ تو غیر ایمانداروں کے لئے ہے۔ خدا نے میرے ان دونوں تجربات کو مجھے متحرک کرنے کے لئے استعمال کیا تا کہ میں اس پیغام کو لوگوں تک پہنچا سکوں اور اس کی تشہیر کر سکوں۔ خدا نے میرے دل میں یہ نقش کر دی کہ خداوند کی آمد بہت قریب ہے۔

A Sudden Death

اچانک موت کا واقعہ

میری خدمت کا وہ حصہ جو غیر ایمانداروں کے لئے ہے وہ میری خدمت کے آغاز ہی میں ظاہر ہو گیا۔ اس واقعہ میں آنا لوسیانا Louisana کے دیہی علاقہ شروع ہوا۔

میں ایک بہت بڑی کلیسیا میں عبادت کروا رہا تھا۔ تو اتوار کی عبادت کے بعد میں لوگوں کو الوداع کہنے کے لئے مرکزی دروازہ پر کھڑا تھا کہ جوان عورت جو قریباً تیس سال کی عمر کی تھی، وہ میرے پاس آ کر میرے پیغام کی بابت بڑی جذباتی انداز میں تعریف کر رہی تھی۔ اس نے کہا کہ میں سوموار شام کی عبادت کے لئے بے تابی سے انتظار کر رہی ہوں۔ جس میں میں آثارِ زمانہ پر پیغام دینے والا تھا اور جس کا عنوان یسوع جلد آنے والا ہے تھا۔ تو اتوار کی عبادت نے اس عورت کے تصورات پر قابو پا لیا تھا جس سے وہ بڑی جذباتی ہو گئی تھی۔

اس نے کہا مجھے آپ سے بہت سے سوالوں کے جواب پوچھنے ہیں لیکن میں نے ان

سوالوں کو عبادت کے بعد آپ سے پوچھنے کے لئے پسِ پشت رکھا ہے کیونکہ کہ مجھے اپنی کام کے لئے بہت جلدی ہے۔

اوہ! میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اتوار کی شام کو کیا کام کرتی ہیں؟ میں ایک سکیٹنگ پارک کو چلاتی ہوں اور آج بہت سے بچے وہاں آ رہے ہیں تو مجھے وہاں جا کر دیکھنا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے یا نہیں۔ میں نے اس کی تعریف کی اور اس پیغام کے لئے اس کی قدر کی اور اس سے کہا کہ آپ اپنے سوالات کو نہ بھولنا جو آپ نے مجھ سے پوچھنے ہیں۔

قریباً ساڑھے دس بجے رات کو جس گھر میں میں ٹھہرا ہوا تھا، فون کی گھنٹی بجی۔ یہ کلیسیا کے ایک ایلڈر کا گھر تھا اور اس نے بہت جلدی سے کہا کہ آپ کوٹ پہن کر تیار ہو جائیں کیونکہ ہمیں اسی وقت ہسپتال میں جانا ہے۔ جونہی ہم اس کے ٹرک میں جا رہے تھے کہ یہ فون متذکرہ عورت کا تھا جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ وہ اچانک فرش پر گر پڑی تو وہ جلدی سے ہسپتال میں پہنچائی گئی۔ یہ واقعہ بڑا حیرت ناک تھا۔

جب ہم ہسپتال میں داخل ہوئے تو پتہ چلا وہ اس جہان سے جا چکی ہے۔ وہ عورت ایک شدید دماغی حملے کا شکار ہو گئی تھی۔ ابھی اس کی عمر صرف تیس (30) سال کی تھی۔ موت فوری طور پر اس کو اس جہانِ فانی سے دوسری دنیا میں لے گئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ وہ شاید زمین پر گرنے سے پہلے ہی فوت ہو چکی تھی۔

Reaching in the Lord

خداوند تک پہنچ

کچھ ہی دیر کے بعد اس کی بڑی بہن وہاں آ پہنچی۔ ہم نے اسے تسلی دینا شروع کی تو اس نے ہمیں ہی تسلی دینا شروع کر دی۔ اس نے کہا کہ اس کی بہن اب خداوند کے پاس جا پہنچی ہے۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اس کی بہن ایک گروپ سے دوسرے گروپ میں جاتی اور لوگوں کو خداوند کی آمد کے بارے میں بتایا کرتی تھی کہ خداوند بہت جلد آنے والا ہے۔ اس کی بڑی بہن بھی ایماندار تھی۔

کچھ دیر کے بعد اس کا بھائی آیا جو ایک دنیا دار آدمی تھا۔ تو اس نے اپنی بہن کو اس کی مذہبی زندگی کے لئے جھڑکنا شروع کر دیا۔ جب اس کو اپنی بہن کی موت کا پتہ چلا تو وہ زمین پر گر پڑا، بے تحاشا رویا اور ماتم کرنے لگا۔ اس کی بڑی بہن اس کی طرف بڑھی اور اسے بازوؤں سے تھام لیا اور اس نے اسے فرش پر سے اٹھا لیا اور اس کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے اس سے یوں کہا

''اپنی بہن کے لئے مت رو، وہ تو اب خداوند کے پاس آسمان میں ہے۔
تو خدا اپنے آپ پر رو کیونکہ جہاں وہ پڑی ہے اگر تو وہاں ہوتا تو اب تک سیدھا
جہنم میں جا چکا ہوتا!''

یہ بات تو اس کے بھائی کے لئے بڑی عجیب اور اندوناک تو تھی تاہم ایک سال کے بعد اس کے بھائی نے بھی خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا۔

Reaching Outside the Lord

خداوند کے بغیر اس جہان سے کوچ کرنا

میں ہسپتال کے ہال میں ادھر ادھر چل پھر رہا تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ لوگوں کو کچھ تسلی کے الفاظ کہوں جس سے ان کو تسلی ملے۔ اچانک دروازہ کھلا، کچھ لوگ ویل چیئر پر کسی شخص کو قریباً ساٹھ سال کی عمر کا لگتا تھا لئے آ رہے تھے۔ اور انہوں اسے آپریشن تھیٹر میں داخل کر دیا۔ پھر لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ ٹکسیڈ و لباس میں ملبوس تھے۔ وہ ایک قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کسی نائٹ کلب کے ممبران ہیں اور مذکورہ شخص جو آپریشن تھیٹر میں تھا وہ ناچتے ہوئے نائٹ کلب میں گر گیا تھا اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور لوگوں کی نظریں ڈاکٹر کے آنے پر لگیں ہوئی تھیں۔ اتنے میں ڈاکٹر آیا اور اس نے یہ غمناک خبر سنائی کہ یہ آدمی اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا ہے۔

اس آدمی کی بیٹی جو شام کے سرخ لباس میں ملبوس تھی، آگے بڑھی اور اس نے کوئی افسوس کی بات نہیں کی اور وہ ایک بوڑھی عورت پر لعن طعن کرنے لگی۔ یہ سب تمہارا قصور ہے، صرف تمہارا! تم نے اسے غم کے سوا اور کچھ نہیں دیا۔ باتیں کرتی ہوئی لڑکی کی طرف اس نے دیکھا

اوراس کی ماں نے بھی روتے ہوئے کہا۔ یہ جنوبی لوسیانا کے علاقہ میں بہت بڑا حادثہ تھا۔

A Startling Contrast

پرلے درجہ کا تضاد

اس وقت میں ہال وے کے ایک طرف کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کو تسلی دے رہے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف میں نے یہ دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کو تسلی دے رہے ہیں اور ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔ اور خداوند میں مرنے والوں کے لئے میں نے خداوند کا جلال بھی دیکھا۔ اور پھر میں نے یہ دیکھا کہ جن کے پاس کوئی امید نہیں وہ صرف رو پیٹ ہی رہے ہیں۔

اس وقت خداوند نے میرے دل پر ان لوگوں کے لئے بڑا بوجھ ڈالا جو لوگ اس جہان میں خداوند یسوع مسیح سے دور ہیں۔ ان کے لئے بھی ابھی خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری سنانے اور اسے قبول کرنے کا ان کے لئے بھی موقع ہے (عبرانیوں 15:2)۔

''اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے
غلامی میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے۔''

اور پھر مکاشفہ 13:14 میں یوں لکھا ہے کہ

''پھر میں نے آسمان سے یہ آواز سنی کہ لکھ
مبارک ہیں وہ مردے جو اب سے خداوند
میں مرتے ہیں۔ روح فرماتا ہے۔ بیشک
کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے
اور ان کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔''

Trying to be "Jazzy"

آنکھوں کو چھنیا دینے کی کوشش

ایمانداروں کے لئے میری خدمت کا آغاز اس وقت ہوا جب میں ایک مین لائن فرقہ کی کلیسیا میں جو گرینڈ پریری ٹیکساس میں واقع ہے۔

گرینڈ پریری، ٹیکساس میں ایک بڑا علاقہ ہے جو ڈیلس اور فورٹ رتھ کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ ایک ایسا علاقہ ہے جسے بائبل مقدس کے بیلٹ کا بکل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ معاملہ ہماری ریڈیو خدمت کے جلد ہی بعد شروع ہوا۔

مجھے ایک آدمی نے فون کیا جو کلیسیا کے ڈیکن کے طور پر اپنا تعارف کروا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ ہمارے چند آدمیوں نے آپ کے ریڈیو پر پیغام کو سنا ہے اور ان کی یہ خواہش ہے کہ اگر ممکن ہو تو آپ ہمارے چرچ میں اتوار کی شام آ کر ''نبوتِ بائبل'' پر پیغام پیش کریں۔ تو اس نے مجھے پوچھ لیا کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں ضرور آؤں گا۔ تو اس نے جواب میں کہا کہ ایک مشکل درپیش ہے۔ ہم نے اتوار کی شام کو آنے والے لوگوں کو بڑی مشکل سے تیار کیا ہے تو کیا آپ کوئی ایسا عنوان مجھے بتائیں گے جو لوگوں کی توجہ کو کھینچنے والا ہو یعنی آنکھوں کو چندھیا دینے والا ہو؟۔

ایک ایسا عنوان جو آنکھوں کو خیرہ کرنے والا ہو؟ جی ہاں! ہمیں ایک ایسے ہی عنوان کی ضرورت ہے جو حاضرین کے لئے ایک انوکھا عنوان ہو، جس کو حاضرین سن کر اپنے آپ میں خوشی محسوس کر سکیں۔

میں نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور اچانک میرے ذہن میں ایک عنوان ابھرا۔ اس عظیم کرۂ ارض کا مستقبل کیا ہوگا؟ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہ کیسا مضمون ہے؟ اس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا یہ تو واقعی ایک حقیقی انوکھا عنوان ہے اور اب ایک اور مشکل بھی ہے۔ میں نے اس سے کہا اب وہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ ہمارا پاسٹر بائبل سٹڈی کے لئے کچھ زیادہ سرگرم نہیں ہے۔ وہ ایسے گیتوں کا رسیا ہے جو عوامی گیت ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اس عنوان کو

پسند نہ کرے۔تو میں نے اسے کہا کہ مجھے تب فون کرنا کہ جب سب کچھ طے ہو جائے۔تو اس نے دوسرے ہی دن مجھے فون کر دیا۔ وہ شخص بڑا خوش تھا کہ اس کے پاسٹر نے اس مضمون کو بڑا پسند کیا ہے۔اور اس نے کہا کہ ہمارا پاسٹر رضامند ہے کہ آپ آ کر خدا کا پیغام ہمیں سنائیں۔

A Mistaken Invitation

ایک غلط دعوت نامہ

جب میں شام کو جو کچھ اس ڈیکن نے کہا تھا کہ شام کو لوگوں کو آنے کی دعوت دی ہوئی ہے لیکن وہاں تو صرف پچاس لوگ ہی حاضر تھے۔

تو پاسٹر نے مجھے یہ کہتے ہوئے معذرت چاہی کہ لوگ تھوڑے سے آئے ہیں ۔ میں اپنے لوگوں کو کوئی الزام نہیں دیتا کیونکہ آج دن بڑا ہی خوبصورت ہے۔ مجھے تو خود بھی جھیل پر جانا ہے لیکن میرے لئے تو یہ بات عجیب تھی کہ ایک مہمان خادم کے سامنے صرف پچاس حاضرین بیٹھے ہوئے ہیں۔

پاسٹر صاحب نے عبادت شروع کی اور مجھے اس طرح جماعت کے سامنے پیش کیا جیسے میں کوئی عام سا منادہوں۔نہ کوئی گیت گایا، نہ ہی کوئی دعا کی گئی۔اور پھر اس نے کہا کہ

''ہم ڈاکٹر ریگن کے آنے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو نبوتِ بائبل کے ماہرین میں سے ایک ہیں۔ڈاکٹر ریگن ہمیں بتانے والے ہیں کہ کس طرح ہال لنڈ سے ایک بے وقوف انسان ہے''۔

کیا! میں نے اپنے آپ میں سوچا کہ یہ آدمی کیا کر رہا ہے۔جو کچھ اس آدمی نے کہا ہے وہ اور میں نے جو کچھ سنا ہے وہ سب ٹھیک ہے؟ میں اٹھا اور کچھ تھوڑا آگے کو جھکا تا کہ اس آدمی کو جواب دوں۔لیکن وہ بھنبھنایا۔ بہت سی باتیں ہال لنڈ سے کے متعلق مشہور ہیں کہ وہ ہال لنڈ سے بڑا محسوس پرستوں میں سے ایک فرد ہے جو لوگوں کو یہ بات بنا کر ڈرا دھمکا رہا ہے کہ یسوع بہت جلد آ رہا ہے۔ یہ بہت بڑی حماقت ہے اور میں بڑا خوش ہوں کہ ڈاکٹر ریگن آج یہاں موجود ہیں کہ وہ ریکارڈ کو درست کریں۔

میں جو کچھ سن رہا تھا وہ سب کچھ میری سمجھ سے باہر تھا!۔کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ یا پھر کیا کوئی برا مذاق ہو رہا تھا؟

میری تحقیق جونسل پرستوں کے لئے تھے اس نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور اس نے اندر مداخلت کی ۔ مجھے کچھ بھی سوج نہیں رہا تھا کہ میں کیا کہوں ۔ میں نے چند لمحوں کے لئے چاروں طرف حیرانگی سے دیکھا اور ان کی دعوت کے لئے سوچنا شروع کر دیا۔اور پھر میں نے سوچنا بند کر دیا اور میں نے پاسٹر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براہِ راست دیکھا۔میں نے کہا

''پاسٹر مجھے افسوس ہے لیکن آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے''۔وہ صاحب آگے سے بولے

''اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟''

تو میں نے اسے بتایا کہ

''میں تو ہال لنڈ سے کا بڑا مداح ہوں اور مددگار ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔''

اب پاسٹر بھی کچھ پریشان سے ہو گئے ۔انہوں نے کہا

''آپ نے ٹھیک کہا ہے''۔

پاسٹر نے اس بات کو تسلیم کر لیا!۔لیکن اس نے ایک بہت بڑی اور خطرناک غلطی کی ۔اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر کہا

''لیکن ہم بدتمیز نہیں بننا چاہتے ۔آپ اپنے پیغام پر آیئے اور اپنا پیغام سنایئے!''۔

مجھے کچھ تسلی ہوئی اور میں نے اچھا محسوس کیا۔اور میں نے کہا

''آئیں ہم اعمال کی کتاب کھولیں اور اس کا 2 باب نکالیں''۔میں ان کو بتانا چاہتا تھا کہ کس طرح پطرس رسول نے نبوتِ بائبل کو پینتیکوست کے دن استعمال کیا۔

Lost Bibles

گم شدہ بائبل

جب میں لوگوں سے بائبل کھولنے کے لئے کہا تو میں نے کو صفحات کو الٹنے پلٹنے کی

آوازیں سنیں۔ممکن ہے کسی مناد کی کار میں موسیقی بج رہی ہو۔پھر میں نے صفحات کی کھڑکھڑاکو نہ سنااور میں نے دیکھاوہ سب کے سب مجھ بڑی حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

میں نے ان سے پوچھا

''آپ میں سے کتنے لوگوں کے پاس اپنی بائبل ہے اور کتنے اپنی بائبل لے کر آئے ہیں؟''۔

کسی نے بھی ہاتھ کھڑا نہ کیا۔

میں نے ان سے کہا

''ٹھیک ہے! آیئے جو نشستوں میں بائبلز ہیں ہم انہیں ہی استعمال کر لیتے ہیں''۔

تو ایک آدمی بولا کہ ہماری نشستوں پر کوئی بائبلز نہیں ہیں۔اب میں نے ان سب سے کہا کہ ہم نبوتِ بائبل کا مطالعہ بغیر بائبل کے نہیں کر سکتے۔لہٰذا آیئے ہم کچھ نہ کچھ تو کریں اور چند بائبلز کو تلاش کریں۔تو میں نے چار آدمیوں کو بھیجا کہ کلاس روم میں جو تعلیمی کمرہ ہے وہاں سے وہ بائبلز لے کر آئیں۔وہ سب خالی ہاتھ واپس آ گئے اور اب ساری کی ساری چرچ بلڈنگ میں ایک بھی بائبل نہیں تھی۔پھر پاسٹر صاحب اپنی جگہ سے اچھل کر بولا

''میرا خیال ہے میرے دفتر میں چند بائبلز ہیں''۔

جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانچ عدد بائبلز تھیں۔تو میں نے ان کو جماعت میں تقسیم کر دیا۔اب میں اعمال 2 باب کو کھول کر پڑھنے لگا۔حیرت کی بات یہ ہوئی کہ ان کو اعمال کی کتاب کا بھی پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں ہے!۔پھر میں نے ان کو پرانے اور نئے عہد نامہ کے اندر جو فرق تھا وہ ان کو بتایا۔شریعت کی کتابیں، تواریخی کتابیں وغیرہ وغیرہ۔

A Banned Book

ایک ممنوعہ کتاب

میں نے انہیں اعمال کی کتاب میں سے بائبل سٹڈی دی اور میں نے انہیں دانی ایل کی کتاب نکالنے کے لئے کہا۔اور اس کا حوالہ بھی دیا۔تو پاسٹر اپنے پاؤں پر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔اس

نے بہت سخت لہجے میں مجھ سے پوچھا کہ دانی ایل کی کتاب کیوں؟!!!

تو میں نے اسے بتایا کہ

''کیونکہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دانی ایل نے خداوند یسوع کی پہلی آمد کے لئے پیش گوئی کی ہے۔لیکن دانی ایل کی کتاب میں مسیح کی پہلی آمد کے بارے میں کوئی نبوت نہیں کی گئی۔ پاسٹر نے پھر سے کہا کہ دانی ایل کی کتاب تو ایک فراڈ ہے! پاسٹر نے یہ بھی کہا کہ لگتا ہے کہ آپ سیمنری گریجویٹ نہیں ہیں کیونکہ کوئی بھی سیمنری گریجویٹ دانی ایل کی کتاب کا حوالہ نہیں دے سکتا۔

یہ بات سن کر میرا خون کھولنے لگا۔تاہم میں کہنا چاہتا تھا کہ میں کسی بھی سیمنری کا فارغ التحصیل نہیں ہوں یعنی کسی بھی قبرستان کا گریجویٹ نہیں ہوں!۔لیکن میں نے اسے اپنے اندر ہی ضبط کر لیا اور خدا کا روح غالب آیا۔ میں نے اس کو چیلنج کرنا چاہا لیکن مجھے خداوند کے روح نے اپنے قبضہ میں لئے رکھا۔خداوند کی تعریف ہو!۔

Arguing for Daniel

کتابِ دانی ایل کی بابت بحث

اگر دانی ایل کی کتاب مسیح کی آمد سے پہلے لکھی جاتی تو پھر آپ کا ''سپٹواجنٹ'' ترجمہ کی بابت آپ کی رائے کیا ہے کہ کتاب اس میں کیسے شامل ہو سکتی تھی؟

اس نے پوچھا

''اس بات سے آپ کی کیا مراد ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ سپٹواجنٹ کا دوسو پچاس سال قبل از مسیح ترجمہ ہو چکا تھا۔اور یہ کتاب یعنی دانی ایل نبی کی کتاب اس ترجمہ میں شامل تھی۔ لہٰذا دانی ایل کی کتاب اس سے پہلے لکھی گئی اور اس ترجمہ میں شامل تھی اور ہے''۔

اس پاسٹر نے جواب دیا کہ جب سپٹواجنٹ ستر عالموں کا ترجمہ ہے؟

ٹھیک ہے میں نے جواب دیا۔تو پھر آپ اس بات کو کس طرح ثابت کریں گے کہ سکندرِ اعظم یروشلم میں 333 قبل از مسیح آیا۔تو وہ یروشلم کو تباہ کرنے سے باز رہا کیونکہ سردار کاہن نے اسے

دانی ایل کی کتاب میں سے پڑھ کر سکندرِ اعظم کے متعلق نبوت یعنی پیشنگوئی کی ہے۔

تو اس پاسٹر نے مجھے کہا یہ اوٹ پٹانگ کہانی آپ نے کہاں سے سنی ہے؟

یہ یہودی مورخ یوسفیس نے لکھی ہے۔ تو پھر یہ کوئی حقیقت نہیں بلکہ الف لیلوی قصہ ہے۔ اس نے کہا۔ کیونکہ یوسفیس نے پرانی قصے کہانیاں ہی لکھی ہیں اور بس اس پاسٹر نے کہا۔

جو کچھ آپ نے کہا ممکن ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق ہو لیکن اب مجھے اپنے گھر کے لئے روانہ ہونا ہے۔

اوہ نہیں آپ اپنے پیغام کو جاری رکھیں صرف یہ کریں کہ دانی ایل کی کتاب کا حوالہ دینے سے گریز کریں۔

A Banned Verse

ایک ممنوعہ آیت

میں تو اپنا پیغام ختم کرنا چاہتا تھا تاہم میں نے اپنے پیغام کو جوں توں کر کے جاری رکھا۔

''آیئے ہم سب سے پہلی نبوت پر دھیان دیں۔ دیکھیے پیدائش 15:3''۔

پھر وہ پاسٹر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ ڈاکٹر ریگن آپ ان قصہ کہانیوں کی بابت بات کریں، جس طرح کنواری سے پیدائش وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا یہ ساری شام اسی طرح ہوتا رہا۔ ایک ایسا شخص اپنے گلے کی پاسبانی پر مقرر ہوا تھا یعنی تین لوگوں کی روحانی خوراک کے بندوبست کرنے کی ذمہ داری اس شخص پر تھی۔ وہ اپنی جگہ پر اچھل کود رہا تھا اور خدا کے کلام کے بنیادی اصولوں کو ماننے سے انکار کر رہا تھا۔ اور میں چاہتا تھا کہ میں اس کو بتاؤں کہ یہ ایک ہٹ دھرمی کا تجربہ تھا جو میرے ساتھ پیش آیا۔ اور یہ ایک انوکھا واقع نہیں تھا، اس کے بعد میرے ساتھ اس طرح کے کئی ایک واقعات پیش آتے رہے۔

خدا نے ایک خطرناک معاملہ کو سمجھنے کے لئے میری آنکھیں کھول دیں تاکہ میں ان ہم عصر کلیسیاؤں کی بابت جان سکوں کہ وہ کیا کچھ کر رہی ہیں۔

خدا نے مجھے دیکھا کہ ان کلیسیاؤں میں کس طرح مایوسی اور کفر والحاد کام کر رہا ہے۔ اس

کام نے کلیسیاؤں کے اندر کھوکھلے پن کی جڑوں جو مضبوط کر دیا ہے۔ خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ کلیسیاؤں کے اندر ایک روحانی اور نئے پن کی اشد ضرورت ہے۔

خدا نے مجھے 2 تیمتھیس 3:5 آیت دی جہاں پولس رسول نے خدا کی ہدایت سے لکھا ہے کہ آخیر زمانہ میں کیا کچھ ہوگا۔ آیت نمبر 5: ''وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے لیکن اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے''۔ خدا نے مجھے لودیکیہ کی کلیسیا کی تصویر بھی دکھائی کہ وہ کس قدر دینوی کلیسیا ہے اور یہ موجودہ زمانہ کی کلیسیا کی تصویر ہی تو ہے۔ پھر خدا نے مجھے مکاشفہ 3:14-16 آیت پر دھیان دینے کے لئے بھی کہا۔

God's Sense of Humor

خدا کا ذوقِ ظرافت

آپ اسے مانیں یا نہ مانیں لیکن خدا نے مجھے اس تجربہ سے کچھ اور بھی سکھایا۔ تو خدا نے مجھ پر اپنا عظیم احساسِ ظرافت ظاہر کیا۔ ممکن ہے کہ آپ کچھ حیران ہوں کہ میں نے اس تجربہ سے سیکھا کہ دنیا میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ اسے آپ احساسِ ظرافت ہی کہہ سکتے ہیں۔

کئی سالوں کے بعد مجھے پھر کسی آدمی نے پکارا جو اپنے آپ کو کلیسیا کا ڈیکن کہتا تھا۔ تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کا پاسٹر اس بات سے کہ آپ نے مجھے دعوت دہ ہے متفق ہے؟ تو وہ میرے اس نظریہ سے متفق نہ ہوا۔

یہ تو ایک بہت ہی شاندار حادثہ ہوگا۔ اس نے کہا۔ اس نے مجھے بتایا کہ آج صبح جب میں اپنی اس دعوت کے بارے میں پاسٹر کے دفتر میں گیا تو پاسٹر اپنے ڈیسک پر بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ کتاب کا نام تھا ''اس پرانے سیارہ کا مستقبل کیا ہے؟''۔ تو میں نے اس طرح کے عنوان کی کتاب کبھی بھی نہیں پڑھی تھی۔ لیکن خدا کا روح میرے راستوں کو ہموار کر رہا تھا۔

کتاب میں ہال لنڈسے نے اپنے خیالات کو نبوتِ بائبل کے تصورات کو بیان کیا تھا۔ جب اس ڈیکن نے پاسٹر کو میرے عنوان کے متعلق بتایا تو پاسٹر نے خیال کیا کہ میں نے اس کتاب سے اپنا عنوان اخذ کیا ہے۔

خداوند اپنے کلام کو مساوات دے رہا تھا یعنی خداوند مساوات رکھ رہا تھا اور وہ میرے لئے اس طرح کے دروازے کھولتا رہتا ہے۔ تاہم خدا ایک بہت اور عظیم احساسِ ظرافت کا مالک ہے۔ نتائج کچھ اچانک رونما نہیں ہوتے تھے۔ یہ تو خدا کے عجیب کام تھے۔

Part 3

The Message

پیغامِ اعلیٰ

• عاریت کی زندگی •

باب نمبر 22

Knowing the Season

موسم کو پہچاننا

اگر آپ چالیس سال پہلے مجھے یہ سوال کرتے کہ کیا آپ خداوند یسوع کی واپسی کے متعلق کچھ بتا سکتے ہیں؟ تو میرا جواب صرف ''نہیں'' ہوسکتا تھا!۔

لیکن کئی ایک سالوں کے بائبل کے مطالعہ کے بعد اب میں مختلف پہلوؤں کے مطابق جواب دے سکتا ہوں۔ ''ہاں!'' اور ''نہیں''۔ میں جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن ہم میں سے کوئی بھی خداوند کے آنے کے دن کو نہیں بتا سکتا۔ لیکن ہم خداوند کے آنے کے موسم کو جان سکتے ہیں اور خوشی کی خبر سنا سکتے ہیں جو یہ ہے کہ ہم یسوع کے آنے کے سماں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اب ''موسم'' میں میں کسی کو یہ نہیں بتا رہا کہ خداوند تین ماہ کے بعد آئے گا یا چھ ماہ کے بعد آئے گا۔ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ حضرت نوح نے ایک سو بیس برس تک منادی کی جب لوگ اس وقت یعنی نوح کے زمانہ میں زندہ تھے۔ اس نے ان کے سامنے منادی کی کہ خدا اپنا غضب نازل کرنے کو ہے، سو تم لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔

میں یقین کرتا ہوں کہ حضرت نوح کے پانچ سال منادی کرنے کے بعد لوگ یہ سوچتے ہوں گے کہ شاید یہ بوڑھا کسی وہم میں گرفتار ہے اور یہی سوچ کر وہ اس کے پیغام کو رد کر دیا کرتے ہوں گے۔ اور مجھے بھی یہ یقین ہے کہ اس کی منادی کی آدھی صدی (پچاس سال) کے بعد بھی لوگوں نے اس کو ٹھٹھوں سے برا بھلا کہنا شروع کر دیا ہوگا۔ اور لوگ اس پر ہنستے تھے۔ اور وہ اسے یاد دلاتے ہوں گے کہ تو پچاس سالوں سے ایک ہی بات کو دہرا رہا ہے، کیا تیری عقل کام نہیں کرتی؟۔ اور کچھ لوگ اس وقت تک حضرت نوح کو حقارت سے دیکھ رہے تھے جب پانی ان کو بہا کر لے گیا۔

لیکن حضرت نوح تو ٹھیک کہہ رہا تھا۔ وہ تو اپنی بات میں حق بجانب تھا لیکن وہ لوگ جن کو وہ کہہ رہا تھا کہ آنے والے غضب سے بھاگو، کوئی بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔ اور پھر سب کو پانی بہا کر لے گیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ خدا تو ان کو کسی بھی وقت نوح کے انتباہ کے بعد اپنا غضب ان پر نازل کر سکتا تھا، لیکن خدا تحمل کر کے ٹھہرا رہا تا کہ ان کی توبہ تک نوبت پہنچے۔

Encountering Scoffers

ٹھٹھا بازوں سے آمنا سامنا

عموماً اس قسم کی حقارت اور ٹھٹھا بازی آج کل کے مسیحی لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے جب وہ خداوند یسوع کی واپسی کی بابت سنتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح پیغام دینے والوں پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں جس طرح نوح کے زمانہ کے لوگوں نے کیا تھا۔

سب سے بری بات جو میرے سننے میں آئی وہ یہ ہے کہ یہ پیغام میں نے پہلے بھی سنا ہے۔ جب ایک بوڑھے کھوسٹ دیہاتی کسان نے مجھ سے کہا جب میں خداوند یسوع کی واپسی کے نشانوں پر پیغام سنا رہا تھا۔ اس نے میرے کندھوں پر تھپ تھپایا اور کہا

''یہ سچ مچ بڑا عمدہ پیغام تھا بیٹے! لیکن میں تو یہ پہلی جنگِ عظیم کے وقت سے بھی سنتا آیا ہوں جب ابھی ایک چھوٹا سا بچہ ہی تھا''۔

تو میں نے اس بوڑھے کو جواب دیا

''خداوند کی تعریف ہو! آپ کو خداوند کا شکر کرنا چاہیے کہ آپ کسی بائبل پر ایمان رکھنے والے مناد کے زیرِ سایہ رہ کر جوان ہوئے ہیں''۔

The Significance of the Jews

یہودیوں کی اہمیت

جو اس شخص کی سمجھ میں نہ آیا وہ یہ تھا کہ جس مناد نے اس کے بچپن کے زمانہ میں منادی کی تھی وہ تو اپنی بات میں ٹھیک تھا۔ کیونکہ ہم تو خداوند کی آمد کے موسم میں پہلی جنگِ عظیم کے وقت

ہی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ تو تب ہی سے واضع طور پر شروع ہوا ہے۔ خدا نے اس جنگ کے ذریعہ کام کرنا شروع کیا۔ اس جنگ کے نتیجہ میں اسرائیل کو نفرت سے دیکھنے والے لوگوں سے اس قوم کے سپردگی ان تک ہوئی جو اس سے محبت کرتے تھے یعنی ''ترکوں'' سے ''برطانیوں'' کو۔ اور برطانیوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انہوں نے Belfour Decleration اعلانِ بیلفور کو جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملکِ فلیسطین یہودیوں کا وطن ہوگا۔

لیکن یہودی بڑی تعداد میں اپنے وطن میں واپس نہ آئے۔ پھر وہ اپنے آباؤاجداد کی سرزمین میں اس وقت آنے کے لئے متحرک ہوئے جب ان پر ہٹلر نے ظلم ڈھانا شروع کر دیا اور اس طرح ان کا قتلِ عام کیا گیا جو بیان سے بالکل باہر ہے، جسے دوسری جنگِ عظیم میں یہودیوں نے اس آفت کو یہ کہنا شروع کیا کہ ''پھر کبھی نہیں۔ پھر کبھی نہیں!۔ اب سے ہم اپنے وطن ہی میں جائیں گے اور وہیں رہیں گے اور پھر سے کسی اور ہٹلر کو موقع نہیں دیں گے کہ ہمارے ساتھ اس طرح کا سلوک کرے''۔ تو پھر اس کے بعد ہی سے یہودی زمین کے چاروں کونوں سے فلسطین کی طرف آنے لگے۔

پرانے عہد نامہ میں بھی یہودیوں کے واپس آنے کی نبوتیں کی گئی ہیں کہ آخیر زمانہ میں یہودی دنیا کے چاروں کونوں سے اپنے مادر وطن کی طرف آئیں گے۔ اور قومِ اسرائیل پھر سے قائم ہو جائے گی۔ خدا حکمت کا مالک ہے کہ قوموں کو ان کی بدی، انسان اور شیطان کو یسوع کے وسیلہ سے فتح کرے اور یسوع شیطانی اور انسانی کاموں کو تباہ کر کے فتح کا شادیانہ بجائے گا اور یہ شادیانہ یسوع نے صلیب پر بجادیا۔ اسی طرح خدا نے دینا میں جنگوں اور بدی کے باعث بھی کام کیا کیونکہ اس کی مصلحت انسان کی عقل سے کہیں زیادہ ہے اور وہ اپنے مقاصد کو ہر حال میں پورے کرنا جانتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا ہے!۔ خدا نے دوسری جنگِ عظیم کو استعمال کیا تا کہ سرزمینِ اسرائیل یہودیوں کے لئے تیار ہو سکے۔

Th egreat Put-Down

عظیم دباؤ کا سامنا

جب بھی میں لوگوں کے سامنے یسوع مسیح کی جلد واپسی کو بیان کرتا ہوں تو وہ میرے سامنے وہی آیت رکھ دیتے ہیں کہ

''یسوع تو اس طرح آئے گا جس طرح چور رات کو آتا ہے''۔

میں تو اس بات کو جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس آیت کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ میں ایک ایسی کلیسیا میں پلا بڑھا جو نبوتِ بائبل پر کچھ زیادہ زور نہیں دیتی تھی، اور نہ ہی مسیح کی دوسری آمد پر جب بھی کبھی کوئی شخص یہ سوال کرتا کہ یسوع کی دوسری آمد کب ہوگی تو دوسرے اس سوال کو ان الفاظ سے دبا دیتے کہ یسوع تو چور کی مانند آئے گا جس طرح چور رات کے وقت آتا ہے۔

A Startling Discovery

دریافت کا آغاز

آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ جب میں نے مطالعہِ بائبل کے ذریعہ یہ معلوم کر لیا اور خدا کے روح نے میری رہنمائی کی کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ خداوند چور کی مانند آئے گا لیکن اس آیت کا تو مسیحی ایمانداروں پر اطلاق نہیں ہوتا۔ یہ بائبل کا فرمان ہے۔

آیئے ہم 1 تھسلنیکیوں 4 اور 5 باب پر دھیان دیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ 4 باب میں کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی بابت کہا گیا ہے یعنی صعودِ کلیسیا کے متعلق (آیات 13-18)۔ اور پھر 5 باب اس بیان سے شروع ہوتا ہے جو آخیر زمانہ کے واقعات کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔

''مگر اے بھائیو! اس کی کچھ حاجت نہیں کہ وقتوں اور موقوں کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے۔ اس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے''

یہ ایک مشہور و معروف بیان ہے جو خداوند کی آمد کے متعلق ہے کہ خداوند رات کو چور کی مانند آئے گا۔لیکن خط کو پڑھتے رہیں۔5 باب کی 4 آیت میں یوں لکھا ہے:

''لیکن تم اے بھائیو! تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کی طرح تم پر آ پڑے کیونکہ
تم تو نور کے فرزند ہو۔ہم نہ رات کے ہیں نہ تاریکی کے''۔

تو پھر اور کس طرح اس بیان کو صاف کیا جا سکتا ہے کہ خداوند کا دن چور کی مانند آنے والا ہے؟ کیا خداوند یسوع رات کے وقت چور کی مانند آنے والا ہے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ واقعہ اچانک اور غیر متوقع طور پر آ جائے گا۔لہٰذا اے بھائیو! اسے اسی طرح سمجھو کہ خداوند کا دن اچانک آنے والا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند یسوع کی آمد دنیا کے لئے ایک صدمہ اور دل ہلا دینے والا واقعہ تو ہوگا ہی لیکن کلیسیا کے لئے نہیں!

The Spirit's Illumination

روح کا عرفان اور تجلی

تو پھر کوئی مسیحی ایماندار کس طرح مسیح یسوع کی واپسی کو جان سکتا ہے؟

آیئے 1 تھسلنیکیوں 5:5-6 میں دیکھیں:

''کیونکہ تم سب نور کے فرزند ہو اور دن کے فرزند ہو
ہم نہ رات کے ہیں نہ تاریکی کے۔پس اوروں کی طرح
سو نہ رہیں بلکہ جاگتے رہیں اور ہوشیار رہیں''۔

ہم خداوند کی واپسی کے دن اور موسم کو جان سکتے ہیں کیونکہ ہم نور کے فرزند ہیں۔اس کا کیا مطلب ہے؟

میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات خدا کے روح کے متعلق ہے جو ہمارے دلوں میں ہے (رومیوں 14:8)۔روح ہماری آنکھوں کو کھولتا ہے اور ہمارے ذہنوں کو روشن کرتا ہے (1 کرنتھیوں 2:6-12 اور 1 یوحنا 2:27)۔دوسرے لفظوں میں اگر ہم خدا کے کلام کو پڑھتے ہیں

اوراس پڑھنے کے ذریعہ سے خدا کا روح ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم خدا کے کلام کو سمجھیں اور پھر ہم جانیں گے کہ ہم خداوند کے آمد کے موسم میں زندہ ہیں۔

تو میں کیا آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہمارے لئے خداوند کی آمد کا انتظار کرنے کا کوئی بہانہ نہیں ہے۔ کہ کوئی بھی مسیحی لاعلمی میں رہ جائے اور اسے خداوند کی واپسی کا علم نہ ہو۔ خداوند جلد آنے والا ہے۔ لہٰذا ہم سب کو اس کے لئے تیار رہنا ہے۔

God's Obligation

خدا کی ذمہ داری

اور وجہ بھی ہے کہ ہم موسم کی بابت جان سکتے ہیں کہ یہ خدا کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدا ہم پر مسیح کی جلد آمد ظاہر کرے۔ یہ بات درست ہے کہ خدا ہم پر ظاہر کرے کہ مسیح کی آمد کا موسم کونسا ہے کہ اس کے بیٹے کی واپسی کا موسم کون سا ہے۔ کیوں ظاہر کرے؟ اس لئے کہ یہ اس کی ذات کی فطرت ہے۔

آیئے میں آپ کو ایک اور طرح سے بتاتا ہوں۔ خدا اپنی عادت، فطرت کو تبدیل کر کے اپنے بیٹے یسوع کو کسی بھی وقت بھیج سکتا ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ لیکن یاد رہے کہ خدا اپنی ذات وفطرت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس کا بیٹا یسوع مسیح کب اور کیسے موسم میں آئے گا۔

یہ نکتہ اور سوالات کو پیدا کر دیتا ہے۔ ''خدا کیوں اپنے بیٹے کے آنے کے موسم کے متعلق بتانے کا پابند ہے؟''۔ اس کا جواب تو بہت سادہ سا ہے۔ اس لئے کہ یسوع خداوند کا غضب نازل کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ بائبل کے شروع سے آخیر تک اس کا یہی طریقہ ہے کہ خدا پہلے انتباہ کرتا ہے اور پھر غضب نازل کرتا ہے۔ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ خدا تو یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔

اب جس نکتہ پر میں نے بات کی ہے اسے دل سے سوچیں۔

1) 1 تھسلنیکیوں 10:1: ''اس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اس نے

مردوں میں سے جلایا یعنی یسوع کے جو ہمیں آنے والے غضب سے بچاتا ہے''۔

2) 2 پطرس 9:3: ''خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے''۔

3) 2 پطرس 2:4-10: ''اس لئے خدا کے لئے یہ ضرور ہے کہ یسوع مسیح کی آمد سے پہلے وہ کلیسیا اور دنیا پر ظاہر کرے کہ یسوع آنے والا ہے''۔

خداوند نے ابرہام کو صدوم عمورہ کو تباہ و برباد کرنے سے پہلے آگاہ کیا۔ خدا نے نوح کے طوفان سے پہلے دنیا کو نوح کے ذریعہ آگاہ کیا تا کہ لوگ توبہ کر کے اپنی بری راہوں سے پھریں۔ اور طوفان کی نظر نہ ہوں۔ خدا نے یوناہ نبی اور ناحوم نبی کو بھی نینوہ کے شہر میں بھیجا کہ آگاہی دیں۔ خدا دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے اپنے لوگ بھیجا تا رہا کہ وہ اسرائیل اور یہوداہ کو تباہی سے آگاہ کریں۔

اسی طرح بائبل کا فرمان ہے کہ خدا اپنے فرشتہ کو بھیجے گا۔ اس سے پہلے کہ دنیا پر آفتوں اور تباہیوں کو بھیجے اور اپنے آخری غضب کے پیالے کو دنیا پر انڈیلے، وہ اپنے فرشتے کو بھیجے گا کہ سب کو انتباہ کرے اور یہ بڑی مصیبت سے پہلے ہی ہوگا۔ خدا ہمیشہ اپنے غضب کے واقعہ کو شروع ہونے سے پہلے ضرور اپنی مخلوقات کو آگاہ کرتا ہے (مکاشفہ 14:6-7)۔ آیئے ہم اس بات پر غور کریں کہ خدا کس طرح ان آگاہیوں کو استعمال کرتا ہے۔

باب نمبر 23

Recognizing the Season

موسم کو پہچاننا اور جاننا

ہم کس طرح خداوند کی واپسی کو پہچان اور جان سکتے ہیں؟۔ ہمیں کیا دیکھنے کے لئے کہا گیا ہے؟۔ بائبل مقدس کا کہنا ہے کہ ''ہوشیار رہو کر'' آثارِ زمانہ کو دیکھو!۔ مسیح یسوع کی آمدِ اوّل کے لئے یہ ایک اصول ہے، تو اس کے اطلاق پر غور کر کے سیکھ سکتے ہیں۔ متی 16 باب میں فریسیوں اور فقیہوں نے یسوع کے پاس آ کر اسے آزمانے کے لئے اس سے کہا کہ اگر تو مسیح ہے تو ہمیں کوئی آسمانی نشان دکھا، یعنی کوئی معجزہ کر کے دکھا۔

یسوع نے جواب میں ان سے کہا شام کو تم کہتے ہو کہ کھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ اور صبح کو یہ کہتے ہو کہ آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے (متی 16:2-3)۔

خداوند یسوع نے کیا کہہ رہا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

''تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو
مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے''۔

میں خیال کرتا ہوں کہ یسوع پرانے عہد نامہ کی نبوتوں کا ذکر کر رہا تھا۔ اب اس کی پہلی آمد کے متعلق تین سو نبوتیں یا نشان موجود ہیں۔ یہ نبوتیں اس کی ذات کے ہر ایک پہلو کے متعلق بیان کرتی ہیں۔ پیشنگوئی کی گئی ہے کہ وہ یعنی مسیح ابرہام کی نسل سے پیدا ہوگا اور کہا گیا ہے کہ وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوگا اور مسیح بیت الحم میں ایک کنواری کی بطنِ اطہر سے جنم لے گا اور پھر کہا گیا ہے کہ وہ مصر میں جائے گا اور پھر اس کا گھر گلیل میں ہوگا اور یہ کہ وہ ایک نبی ہوگا اور وہ ایک عظیم استاد اور شفا دینے والا ہوگا۔ کسی شاعر نے خداوند یسوع مسیح کے لئے کیا خوب کہا ہے کہ

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی

میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اب ذرا اس بات پر غور کریں کہ یہ فریسی اور فقیہی انہوں نے اپنی عمریں ان آثار کے مطالعہ کرنے میں گذاریں، اور وہ تو ان کو زبانی یاد تھیں، پھر بھی اپنے روحانی اندھے پن کا شکار تھے کہ وہ ان میں سے کسی نشان کے پورے ہونے کے مطابق کچھ نہیں جانتے تھے جو ان کی آنکھوں کے سامنے پورے ہو چکے تھے۔

Signs of the Second Coming

آمدِ ثانی کے آثار و نشانات

اس طرح بائبل مقدس مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق بھی بہت سے آثار و نشانات بیان کرتی ہے۔ یہ تو ایک حقیقت ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق اس کی آمدِ اول کی نسبت زیادہ آثار و نشانات کی حامل ہے یعنی بائبل میں پہلی آمد سے بھی زیادہ پیشگوئیاں پرانے عہد نامہ میں مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق پائی جاتی ہیں یا موجود ہیں اور نئے عہد نامہ میں ہر پچیسویں آیت مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے رقم کی گئی ہے۔

حقیقت میں مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے بہت زیادہ آثار و نشانات کتابِ مقدس میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور ان کو بیان کرنا اور ان سب کا لکھنا اور ان پر بحث کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

میں نے ان کو ایک وسیع مضبوط اور سلسلہ وار ترتیب دی ہے۔ یہاں کچھ سلسلہ وار ترتیب ہے جو میں نے ترتیب دی ہے۔

1) آثارِ قدرت:

زلزلے، قحط، وبائیں اور آسمانی نشانات۔

2) آثارِ معاشرہ:

بداخلاقی، نافرمانی، بےلگامی، سرکشی اور بدفعلی۔

3) روحانی آثار:

بہت سے منفی آثار موجود ہیں جیسے بدعتیں، نام نہاد کلیسیا کی برگشتگی، شیطان پرستی کا پھیلنا، اور مثبت علامات بھی روحانی آثار میں موجود ہیں جیسے انجیلِ مقدس کا ساری دنیا میں سنایا جانا یعنی بشارتِ انجیل کی بین الاقوامی سطح پر تشہیر ہونا روح القدس کا از سرِ نو ظہور اور انسانوں کو روح القدس کی معموری کا شرف حاصل ہونا اور پھر نبوتی سمجھ کا بڑھنا۔ دانش کا افزوں ہونا بھی شامل ہے۔

4) صنعت وحرفت کے آثار:

سائنسی ترقی اور اس کے علم کی دھماکہ خیز ترقی، اسی میں نبوتِ بائبل شامل ہے۔ اسے ہم صرف لیزر کی ترقی، کمپیوٹر، ہوائی جہاز اور پھر ایٹمی ہتھیار کی ترقی۔

5) عالمی سطح کی سیاست کے آثار:

اس میں روس اور چین کا عالمی طاقتوں کے طور پر ابھرنا اور یورپ کا اتحاد جو ریاستوں کا ایک ڈھیلا ڈھالا اتحاد میں شریک لیکن اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہیں۔

6) اسرائیل کا نشان:

سب سے اہم نشانوں میں اسرائیل کا نشان ہے۔ یہودیوں کا ساری دنیا میں پھر سے ارضِ پاک کی طرف آنا اور جمع ہونا اور اسرائیلی ریاست کا پھر سے قائم ہونا ہے۔ عبرانی زبان کی بیداری اور پھر سے اس کا جاری ہونا اور زمین کا پھر سے آباد اور بحال ہونا اور پھر ان کا شہر یروشلیم کو اپنے قبضہ میں لینا۔

کئی نشانات اور آثار خصوصی ہیں، لیکن میں نے فی الحال چند ایک ہی کا ذکر کیا ہے۔

The Olivet Discourse

زیتون کے پہاڑ کا وعظ/خطبہ

بائبل مقدس میں سب سے بڑا مشہور خصوصی وعظ جو خداوند یسوع نے اپنی دوسری آمد کے لئے اپنے شاگردوں کے سامنے کیا اور یہ وعظ خداوند یسوع مسیح کا آخری وعظ ہی تھا۔ اور اس

کے شاگرداس کے سامنے زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے تھے، جسے متی رسول اور لوقا رسول نے اور مرقس نے بھی اپنی اناجیل میں لکھا ہے۔ متی 24 باب، مرقس 13 باب اور لوقا 21 باب۔

یہ تو اصل میں دوہری تکمیل کا حامل خطاب ہے۔ اس بات کا حوالہ دیتے ہوئے کہ رومیوں نے یروشلم کو 70ء میں قاخت و تاراج کر دیا۔ لیکن آخر کار یروشلم کی تباہی کا جو بیان خداوند یسوع نے کیا وہ مسیح کی آمدِ ثانی سے تھوڑا ہی پہلے تکمیل پذیر ہوگا۔ اور یہ زمانوں کے پورا ہونے پر ہی وقوع میں آئے گا۔ اور یہ سب کچھ نبوتِ بائبل کی تکمیل کے مطابق ہی ہوگا۔ ایسی نبوتیں جو اپنی آخری اور حقیقی تکمیل سے پہلے پوری ہوتی ہیں اور جب آخر کار یہ تکمیل کو پہنچتی ہیں تو ہماری سمجھ میں سب کچھ آجاتا ہے۔

History or Prophecy?

تاریخ یا پھر نبوتِ بائبل؟

یہاں کچھ شک و شبہ بھی موجود ہے کہ زیتون کا خطاب پایہِ تکمیل کو نہیں پہنچا۔ متی 24 باب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یسوع مسیح نے فرمایا۔

> ''کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ ہوگی۔ یروشلم میں جو یہودیوں پر مصیبت آئی یہ اتنی اندوہ ناک تھی کہ لاکھوں یہودی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن جو کچھ یہودیوں کے ساتھ ہٹلر اور اس کے ساتھی نازیوں نے کیا وہ 70ء کی مصیبت سے بہت بڑی مصیبت تھی۔ اس وقت اتنی بڑی مصیبت یہودیوں پر ٹوٹ پڑے گی کی نازیوں کا قتلِ عام اس مصیبت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ مصیبت مخالفِ مسیح کے ذریعہ سے یہودیوں پر نازل ہوگی۔

دیکھئے زکریاہ نبی اسے کس طرح بیان کرتا ہے۔

> ''خداوند فرماتا ہے سارے ملک میں دو تہائی قتل کئے جائیں گے

اور مریں گے لیکن ایک تہائی بچے رہیں گے‘‘

زکریاہ 8:13

لیکن اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔
لیکن برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔

خداوند یسوع نے کہا کہ نشان ایک عرصہ کا ذکر کرتا ہے اور خداوند نے فرمایا ہے کہ میری آمد ہی انسانیت کے لئے نجات کا وسیلہ ہوگی کہ لوگ اپنے آپ کو تباہ و برباد نہ کریں۔ اور 70ء میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تھا۔

یسوع نے یہ بھی فرمایا کہ نشان ایک عرصہ تک ہوگا جس کے عروج پر خداوند یسوع آموجود ہوگا۔

’’اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا
اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور
آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اس وقت ابنِ آدم کا نشان
آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی
پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے
بادلوں پر آتے دیکھیں گی‘‘

متی 30-29:24

اس بات پر غور کریں کہ یسوع نے کہا ’’فوراً‘‘۔ ططس شاہِ روم کو یروشیلم کو تباہ و برباد کئے ہوئے عرصہ 2000 سال گزر گئے ہیں۔ خداوند تب تو آیا نہیں۔ لہٰذا متی 24 باب کے آثار و نشانات ہوا بھی پورا ہونا باقی ہے۔

The Signs of Matthew 24

متی 24 باب کے نشانات

آیئے ہم ان آثار ونشانات پر دھیان دیں۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ ایک نبوت ہے جسے خداوند یسوع روحانی آثار کو بیان کرنا شروع کرتا ہے۔ جھوٹے مسیح اور اس طرح کے نشانوں کا ظاہر ہونا (5 آیت)۔ پھر یہ بھی ایک بامعنی بات ہے کہ خداوند یسوع اس بات کو دہراتا ہے اور وہ اس بات کو دو بار دھراتا ہے (آیت 11-24)۔ تو آگے کی آیات میں یسوع بیان کرتا ہے کہ جھوٹے مسیح ظاہر ہوں گے۔ یعنی بہت سے کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور معجزات بھی دکھائے جائیں گے۔ یسوع نے ان باتوں سے اپنے شاگردوں کو آگاہ کیا کہ یہ کوئی اتفاقی امکان نہیں ہے کہ دنیا ایک حقیقی بدعتی وبا سے ہمکنار ہوں گے اور یہ بدعتی گروپ 1800ء کے وسط سے شروع ہو کر آج اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں، یعنی بدعتی لیڈر معجزات بھی شیطان کی قوت سے دکھائیں گے۔

آیت 6 اور 7 میں خداوند یسوع آثارِ زمانہ کی بات عالمی سیاست پر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یسوع نے کہا ''تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرانہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے''۔

ہم اسی زمانہ میں زندگی گذار رہے ہیں۔ دوسری جنگِ عظیم کا عرصہ بہت ہی دشوار گزرا تھا اور امن کی اس وقت کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔ یہ انسان کی زندگی میں ایک ایسا وقت تھا کہ لوگ بھوکے مر رہے تھے۔ دوسری جنگِ عظیم میں 57 ملین انسان موت کے گھاٹ اتر گئے۔ 60 ملین افراد خانہ جنگی کی نذر ہو گئے۔ اس وقت خصوصاً خانہ جنگی بڑی تعداد میں شروع ہو گئی جیسے کیمبوڈیا، لبنان، افغانستان اور یوگوسلاویہ کی سول وار کی خانہ جنگی تھی۔

7 آیت میں خداوند یسوع قدرت کے آثاروں پر بات کرتے ہیں (لوقا 11:21)۔ بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جابجا کال اور مری پڑے گی اور آسمان پر بڑی بڑی دہشتناک

باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ زلزلے اور قحط ہمیشہ سے ہی ہوتے آئے ہیں، تو پھر یہ کون سی نئی بات ہے۔ لیکن اس بات پر غور کریں کہ یسوع نے آیت 24 میں کہا کہ آثارِ قدرت اس طرح ظاہر ہوں گے جس طرح جننے والی کے درد پیدا ہوتے ہیں۔

اب مجھے تو جننے کے دردوں کا کوئی تجربہ نہیں، تو میں نے اپنی بیگم سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہوا۔ تو اس نے کہا ''صریحاً'' یعنی ''یقیناً''۔ اس نے اس کی یوں تشریح کی کہ جب جننے کے درد شروع ہوتے ہیں تو یہ جلدی جلدی بڑھتے جاتے ہیں، حتیٰ کہ بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو اسے ہی جوں جوں ہم خداوند کی آمد کے قریب ہوتے جاتے ہیں تو بھونچال اور مشکلات میں شدت آتی جاتی ہے اور اسی طرح قحط اور وباؤں کی آثارِ زمانہ میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

Spiritual Signs and Signs of Society

روحانی اور معاشرتی نشانات

متی 24:9-10 میں پھر سے روحانی اور معاشرتی نشانات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں ایمانداروں کو ستایا جانا، ان کو قید میں ڈالنا، اور کلیسیا کا مرتد ہو جانا بھی شامل ہے۔ کچھ تو ایذا رسانی کی وجہ سے ساتھ چھوڑ جائیں گے اور ایمانداروں کی تعداد میں کمی ہو جائے گی (آیت 10)۔ دیگر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے (آیت 11)۔ اور کچھ لوگ خداوند کو بھول جائیں گے کیونکہ وہ گمراہ ہو کر لاقانونیت کو اپنا لیں گے اور معاشرہ بے راروی اور بدفعلی میں غرق ہو کر رہ جائے گا (آیت 12)۔ خداوند نے آیت 12 میں یوں فرمایا ہے کہ ''بے دینی بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی''۔ اس نے نہ صرف بے دینی کے بڑھ جانے کا حوالہ دیا ہے بلکہ معاشرہ کے بگاڑ کی بابت بھی فرمایا ہے۔ خداوند نے آیت 37-39 میں یوں فرمایا ہے:

آیت 37: ''جیسا نوح کے دنوں میں ہوا، ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا''۔

آیت 38: ''کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے، اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا''۔

آیت 39: ''اور جب تک طوفان آ کر ان سب کو بہا نہ لے گیا ان کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابنِ

آدم کا آنا ہوگا''۔

The Signs of Israel

اسرائیل کے نشانات

سب سے اہم، خداوند یسوع نے اسرائیل کے نشان پر انگلی رکھی ہے اور یہ نشان دہی کی ہے کہ میرا آنا اس وقت ہوگا جب یہودی اپنے باپ دادا کے ملک ارضِ مقدس میں واپس لوٹ جائیں گے اور ان کی ہیکل مقدس تعمیر ہو چکی ہوگی، اور ان کی موسوی شریعت قربانیاں چڑھانے کا سسٹم بحال ہو چکا ہوگا (آیت 15-20)۔

اور اگر چہ ایک نبوت کو جو پوری نہیں ہوئی اسے بھی ضرور پورا ہونا ہے اور وہ یہ ہے کہ خداوند اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے اس سے پہلے آئے گا یعنی صعودِ کلیسیا کی نبوت کو بھی پورا ہونا ابھی باقی ہے۔ اور یہ ضرور ہے کہ یہ خداوند یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے پوری ہوں۔ تو جن نبوتوں کا اس حوالہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں کہ ایک ہیکل مقدس کی از سرِ نو تعمیر اور دوسری موسیٰ کی شریعت کے تحت قربانیوں کا طریقہ کار اور تیسری نبوت کا یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ یہودیوں کا اپنی زادبوم کو واپس لوٹنا۔ یہ سب اس صدی میں پوری ہو چکی ہیں!۔

متی 24 باب ایک ایسا باب ہے جس میں پرانے عہد نامہ کی مذکورہ باتوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ آثارِ زمانہ پر دھیان دیں جو ہمیں خداوند کی واپسی کے لئے تیار رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

اگر آپ ان آثار پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ان کو دیکھتے رہیں۔ پھر خداوند کی آمد آپ کو ''چور کی طرح آ کر نہیں پکڑے گی''۔

باب نمبر 24

Understanding the

Urgency of the Season

خداوند کی واپسی کے موسم کی عجلت کو سمجھنا

خدا نے پہلی جنگِ عظیم کے وسیلہ سے اپنے آخیر زمانہ کے پروگرام کو شروع کیا۔ اس وقت سے ہم خداوند کی واپسی کے سماں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس اہمیت کی وجہ سے کہ یہودی لوگ خدا کا ٹائم کلاک یعنی خدا کی گھڑی ہیں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جب کبھی بھی خدا کسی خاص واقعہ کو ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے تو یوں بیان کرتا ہے کہ اسرائیل یا ان کی ریاست کوئی خاص بڑے واقعہ کا ظہور ہوتا ہے۔

تو پہلی بات یہ ہے کہ ''اسرائیل'' کی ریاست کا قیام اس بات کی دلیل ہے کہ ہم خداوند یسوع کی واپسی کے سماں میں اندگی گزار رہے ہیں۔ کہ یسوع آسمانی پھاٹکوں پر کھڑا ہوا اپنے باپ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے کہ خدا پھر دنیا میں اترنے کا حکم صادر فرمائے۔

The Timing of the First Coming

آمدِ اوّل کا وقتِ معین

آیئے ہم یسوع مسیح کی پہلی آمد کے لئے دو مثالیں دیتے ہیں۔ پرانے عہد نامہ میں دو ایسی پیشنگوئیاں ہیں جو مسیح یسوع کی پہلی آمد کے متعلق کی گئی ہیں۔ ان دونوں نبوتوں کا یہودی تاریخ کے اندر اندراج موجود ہے۔ پہلی پیشنگوئی تو پیدائش 10:49 آیت میں موجود ہے جہاں حضرت یعقوب اپنے بیٹوں کر برکت دیتا ہے۔ یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔

''شیلوہ'' مسیح کا ایک لقب مانا گیا ہے۔ پھر یہ نبوت کیا بیان کرتی ہے؟۔ کہ یہوداہ سے حکومت کا عصا نہیں چھوٹے گا جب تک شیلوہ نہ آئے۔

یہوداہ نے اپنی حکومت کو 7ء میں کھو دیا جب رومی حکومت نے یہودیوں کی صدرِ مجلس سے موت کی سزا دینے کا حق موقوف کر کے اپنے اختیار میں لے لیا تو یہودی تاریخ میں اس بات کا اندراج موجود ہے کہ سردار کاہن ٹاٹ اوڑھ کر راکھ میں بیٹھ گیا اور رونے لگا کہ یہوداہ سے حکومت کا عصا چھوٹ گیا لیکن ''شیلوہ'' نہیں آیا۔

''لیکن شیلوہ تو آ چکا تھا۔ اس لئے کہ یسوع تو 4 ق م پیدا ہو چکا تھا اور وہ اپنی خدمت 27ء میں شروع کرنے والا تھا۔

دوسرا حصہ کلام جو خداوند یسوع مسیح کی پہلی آمد کے متعلق پرانے عہد نامہ میں آیا وہ حضرت دانی ایل 9:24-27 میں درج ہے۔ یہاں حضرت دانی ایل بیان کرتا ہے کہ ''مسیح 69 ہفتوں کے بعد قتل کیا جائے گا۔ یہ 70 ہفتے ارتخشستا بادشاہ کے فرمان جاری میں سے شروع ہوتے ہیں۔ تو آیتِ مقدسہ میں کہا گیا ہے کہ ''مسیحا'' 69 ہفتوں کے بعد قتل کیا جائے گا۔ ارتخشستا بادشاہ نے 457 ق م میں یہ حکم جاری کیا تھا اور 69 ہفتے برابر 483 سال (ایک دن ہزار برس کے برابر اور ہزار برس ایک دن کے برابر) (زبور 4:90 اور 2 پطرس 8:3)۔ خداوند یسوع نے اپنی خدمت 27ء میں شروع کی اور 4 ق م میں خداوند یسوع پیدا ہوا۔ لہٰذا 27ء میں اپنی خدمت شروع کرنے کے بعد ساڑھے تین سال بعد وہ قتل ہو گیا۔ 69 ہفتہ = 483 سال بادشاہ کا حکم۔ 457 پہلے ق م (483) 457 = 4 = 453 + 27 = 480 + خداوند کی خدمت کے ساڑھے تین سال = 480۔

The Timing of the Second Coming

آمدِ ثانی کا وقت

اگر بائبل خداوند کی پہلی آمد کے لئے دو خصوصی پیشنگوئیوں کو بیان کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو ایک منطقی بات ہے کہ خداوند یسوع نے آمدِ ثانی کے متعلق ضرور پیشنگوئیاں جاری

کرے کہ خداوند اپنی آمدِ ثانی کا موسم یا سماں بیان کرے۔ خصوصاً اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ وہ یعنی خداوند یسوع غضب نازل کرنے کے لئے آئے گا۔ تو پھر خدا کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنا غضب نازل کرنے سے پہلے انسانیت کو آگاہ کرے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے تین ایسی نبوتوں کا بیان کروں جن کا یہودیوں کی تاریخ کے ساتھ یسوع کی واپسی کا تعلق ہے۔ یہ ایسی نبوتیں ہیں جو ہماری زندگی میں واقع ہو رہی ہیں۔ میں ان کو زیادہ وسیع اور عام طور پر خاص انداز میں شامل کر رہا ہوں۔

Hosea's Word from the Lord

خداوند کی طرف سے ہوسیع کا کلام

یہ کلام پہلے ہوسیع 5 باب میں اور پھر 6 باب میں کچھ اس طرح سے ہے:

''اور میں روانہ ہوں گا اور اپنے مسکن کو چلا جاؤں گا
جب تک وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے میرے چہرہ
کے طالب نہ ہوں وہ اپنی مصیبت میں بڑی سرگرمی سے
میرے طالب ہوں گے''۔

''آؤ ہم خداوند کی طرف رجوع کریں کیونکہ اسی نے
پھاڑا اور وہی ہم کو شفا بخشے گا اس نے مارا ہے اور وہی
ہماری مرہم پٹی کرے گا''۔

''دو روز کے بعد ہم کو حیاتِ تازہ بخشے گا اور تیسرے دن
روز اٹھا کھڑا کرے گا اور ہم اس کے حضور زندگی بسر کریں گے''۔

(ہوسیع 15:5 اور 2-1:6)

اس حصہ کلام میں نبی خداوند کے اس وقت کی بابت بیان کرتا ہے جب خداوند اپنے مکان میں واپس جائے گا۔ اور خداوند کا مقام و مکان آسمان ہے۔ خداوند اس وقت آسمان میں رہے گا جب تک وہ توبہ نہ کریں گے۔ جب یہودی قوم اپنے گناہ اور اپنے قصور کا اقرار کریں گی اور

اس کے چہرہ کی طالب ہوگی۔ہم پرانے عہدنامہ کے دیگر حوالوں کو جانتے ہیں۔مثال کے طور پر زکریاہ 10:12۔لکھا ہے کہ یہودی لوگ جب بڑی مصیبت کا خاتمہ ہوگا تو اس وقت وہ اپنے گناہ اور قصور کا اقرار کر کے خدا کے چہرہ کے طالب ہوں گے۔ان کے دل انسان اور شیطان اور خدا کے غضب سے چور چور ہو جائیں گے اور پھر وہ اپنے گناہ اور قصور کا اقرار کریں گے اور پورے دل سے خدا کے طالب ہوں گے۔

آیت کا دوسرا حصہ یہ بیان کرتا ہے کہ ان کی توبہ کا کام بڑی مصیبت کے دوران ہوگا۔ ہوسیع نبی کا بیان ہے کہ یہودی قوم اپنی مصیبت میں خدا کو پکاریں گے۔وہ چلائیں گے۔اس وقت جب وہ پھاڑے اور مارے جا رہے ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ آؤ ہم خداوند کی طرف رجوع کریں۔وہی ہماری مرہم پٹی کرے گا۔تو خداوندان کی مرہم پٹی کرے گا۔

جب یہ کام ہوگا تو خدا کا کلام وقت دینے کی بابت کرتا ہے۔دو دن کے بعد 2 پطرس 8:3 اور زبور 4:90۔ان آیات کے مطابق ہزار سال ایک دن کے برابر ہے۔کیا یہاں اس کا یہ مطلب ہے؟۔جی ہاں! میں تو یہی سمجھتا ہوں کیونکہ اگلے جملہ میں کہ دونوں کے خاتمہ پر ''خداوند ہمیں اٹھا کھڑا کرے گا''۔یعنی تیسرے دن اٹھا کھڑا کرے گا۔وہ ہمیں حیاتِ تازہ بخشے گا۔یہ یہودیوں کے جی اٹھنے کی بابت کہا گیا ہے جس کا ذکر دانی ایل 12:1-2 میں ہے کہ تیسرے دن خداوند کے حضور زندہ رہیں گے۔یہ خداوند کے ہزار سالہ دورِ حکومت کے بارے میں بیان ہے۔

ہوسیع نبی یہ بیان کرتا ہے کہ یہودی لوگ بطور قوم کے توبہ کریں گے۔خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور مسیح قبول کریں گے۔دو ہزار سال کے بعد ہزار سالہ دورِ حکومت شروع ہوگا۔ اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم اس وقت دو ہزار سال کے خاتمہ میں زندہ ہے۔لہٰذا ہم تو عاریت اور مانگے ہوئے وقت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

Jesus' Parable

یسوع کی تمثیل

تو دوسری وقت کے متعلق متی 24:32-38 میں ہے جب خداوند یسوع زیتون کے

پہاڑ پر شاگردوں سے خطاب کر رہا تھا۔اس خطاب کے بالکل بیچ میں کیا آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ ان آیات سے پہلے اس نے فرمایا یہ تقریر یا خطاب اس حقیقت ایک دو یا تین کی صورتوں پر مبنی ہے۔اس نے فرمایا کہ یہ واقعہ رونما ہوگا۔تب دیگر واقعات ظہور میں آئیں گے۔ لیکن جب ہم 20 آیت پر پہنچتے ہیں تو خداوند اپنے گیر(اندازِ بیان) کو زبان کے بھید کو بیان پر تبدیل کر لیتے ہیں یعنی تمثیلکی زبان کے بصد پر۔

''اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔
جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں
تو تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔
اسی طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان
لو وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے۔میں تم سے سچ کہتا
ہوں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی''۔

اب سوچیں کیوں خداوند نے آیت 32 میں تمثیلی زبان میں بات کی تو کیونکہ خداوند نے اس تمثیل کو اپنے خطاب کے بیچ میں بیان کیا۔اکثر لوگ اس تمثیل کے معنی کو بیان کرنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔لوگوں کا کہنا ہے کہ خداوند یسوع تمثیلوں میں اس لئے تعلیم دیتا تھا تا کہ لوگ آسانی سے ان باتوں کو سمجھ لیں۔لیکن بات ہمیشہ ایسی نہیں ہوتی تھی۔یسوع نے کئی اپنی تمثیلوں کو لوگوں کے سمجھنے کے لئے مشکل بنا دیتا تھا۔خداوند یسوع ان عظیم بھیدوں کو تمثیلوں کا لبادہ پہنا دیتا تھا جو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کے ذہنوں کو روح القدس نے کھول دیا ہو کہ وہ خداوند کے بتائے ہوئے بھیدوں کو سمجھ سکیں۔مرقس 4:10-12 کو دیکھیں۔

اسی طرح میرا ایمان ہے کہ یسوع مسیح نے تمثیل پر اپنی زبان کو اس لئے تبدیل کیا کہ وہ ایمانداروں کو سیکھانا اور بتانا چاہتا تھا کہ میرے آنے کا وقت کیسا اور کس طرح کا ہوگا۔لہٰذا اس نے انجیر کے درخت کی مثال یا تمثیل بیان کی۔یہ ایک ایسی تمثیل ہے جو پرانے عہد نامہ میں بیان کی گئی بہت سی نبوتوں سے ایک ہے۔(دیکھیں ہوسیع 9:10 اور یرمیاہ 24:1-10)۔

The Symbolism of the Fig Tree

انجیر کے درخت کی مشابہت

لیکن کیونکہ انجیر کا درخت۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ پچھلے روز کیا واقعہ ہوا تھا؟ خداوند یسوع اور اس کے شاگرد جا رہے تھے تو جب وہ کوہِ زیتون پر پہنچے تو خداوند یسوع اچانک رکا اور اس نے انجیر کے بے پھل درخت پر لعنت کی اور درخت سوکھ گیا (متی 18:21)۔ یہ سب کچھ کس کے متعلق تھا؟ خداوند یسوع انجیر کے درخت کو بطور ایک تمثیل استعمال کر رہا تھا۔ انجیر کے درخت کی طرح کیسے اسرائیل روحانی طور پر بے پھل تھا۔ یہودیوں نے مسیح کو رد کر دیا تھا۔ درخت پر لعنت اور اس کا سوکھ جانا ایک نبوت ہی کی تمثیل تھی جو یہودیوں پر خدا پر خدا کے غضب نازل ہونے کی بابت تھی۔ اب پھر اگلے دن یسوع نے انجیر کے درخت کو یاد رکھا۔ اس نے اپنے شاگردوں سے کہا

''اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو!
جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی ہے اور پتے نکلتے ہیں
تو تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی
طرح جب تم ان سب باتوں کو دیکھو تو جان لو
کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے''۔

گزشتہ چار سو سالوں سے نبوتی علما ان حوالہ کی نشان دہی کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اسرائیل کی طرف دیکھیں کہ وہ دوبارہ قائم ہوگا۔ اور پھر چار سو سال تک لوگ ان کا مذاق اڑاتے رہے اور نہ ہی دیگر لوگ بلکہ مسیحی لوگ بھی ان میں شامل تھے جو مذاق کرتے اور ان باتوں پر ہنستے تھے کیونکہ ان کا یہ ایمان نہیں تھا کہ اسرائیل پھر کبھی بھی قائم نہیں ہوگا۔ تو ہنسنے والے لوگوں کا ہنسنا 14 مئی 1948 کو بند ہو گیا جب اسرائیل نے خودمختار ریاست کے طور پر اعلان کیا۔ اور یہ بھی ایک پیشنگوئی تھی جو 14 مئی 1948 کو پوری ہوگئی۔ اور ان کے منہ پر جو اس بات پر ہنستے تھے ایک زوردار طمانچہ تھا۔ اسرائیل قوم کا پھر سے قائم ہونا ایک یقینی نشان و آثار ہے کہ ہم عاریت کے زمانہ یعنی مانگے ہوئے وقت میں زندگی گذار رہیں۔

The Meaning of the Generation

ایک پشت کا مطلب / معنی

ایک بات اپنے ذہن میں رکھیں۔ جب اسرائیل کی ریاست 14 مئی 1948 کو وجود میں آ گئی تو بہت سے لوگوں نے اپنی توجہ اس بات کی طرف منبذول کرائی کہ بائبل مقدس (بعض اوقات) نہ کہ ہمیشہ ایک پشت کو 40 سال پر محیط کرتی ہے اور بہت سے لوگ اس بات پر اچھل کر کہتے ہیں کہ خداوند یسوع 1988 میں اپنی کلیسیا کو آسمان پر لے جانے کے لئے آ جائے گا۔

لیکن تمثیل کا تو یہ ہرگز بیان نہیں ہے کہ خداوند اسرائیل کے دوبارہ قائم ہونے کے چالیس برس بعد اپنی کلیسیا کو اٹھانے کے لئے آ جائے گا۔ جب کہ اب ان تمام باتوں کا وقوع ہونا بھی باقی ہے۔ پشت کا جو استعمال یہاں ہوا ہے وہ اسی طرح ہوا ہے جس طرح ہم عام طور پر ان لوگوں کے لئے استعمال ہوا ہے جو لوگ اس وقت زندہ ہوں گے۔

میں سوچتا ہوں کہ تمثیل ان لوگوں کے لئے ہے۔ مثلاً کوئی لڑکا جو 1948 میں پیدا ہوا ہو اور پھر اس کی عمر 70 یا پھر 95 سال کی ہو۔ تو اس وقت خداوند اپنی کلیسیا کو لینے کے لئے آ جائے۔

یہ نکتہ پشت اس بات پر پابندی عائد نہیں کرتا کہ چالیس کی پشت ہوتی ہے لیکن یہ تو وقت کو محدود کرنے کی غرض پشت کے لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اب پھر مجھے بات کہنے دیجیے کہ ہم عاریت یعنی ادھار کے مانگے ہوئے وقت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

Jesus' Prophecy

خداوند یسوع کی نبوت

تیسری نبوت جو خداوند یسوع مسیح نے اپنی واپسی کے لئے کی وہ سب سے خصوصی نبوت ہے جو اس کے آنے کے موسم یا سماں کو بیان کرتی ہے اور اس کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ اور یہی نبوت مجھے قائل کرتی ہے کہ ہم یقیناً اس کے آنے کے سماں میں زندہ ہیں۔ یہ نبوت مقدس لوقا کی انجیلِ پاک میں درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''وہ تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں میں
پہنچائے جائیں گے۔ اور جب تک غیر قوموں کی معیاد پوری
نہ ہو یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا''۔

نبوت کے پہلے حصہ میں خداوند یسوع فرماتے ہیں کہ یروشلم یہودی مفتوح قوم ہو جائے گی اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے۔ اب یہودی 70 میں مفتوع قوم ہو جائیں گے اور پھر وہ ساری دنیا میں تتر بتر ہو کر سب قوموں میں بکھر جائیں گے۔ اور وہ نبوت جو خداوند یسوع مسیح کی تھی پوری ہوگئی۔

اب دوسرے حصہ پر نگاہ کریں۔ یسوع نے فرمایا کہ یہودی قوم کو دوسری قومیں فتح کر لیں گی اور یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روندھا جائے گا۔ جب تک غیر قوموں کا وقت پورا ہو جائے گا، تو یروشلم آزاد ہو جائے گا۔ سب سے پہلے رومیوں کے یروشلم پر قبضہ پھر رومیوں کے بعد بذنطینی اس کے بعد عربوں اور ان کے بعد صلیبیوں نے اس کے بعد سلاطین اور ان کے بعد ترکوں اور ان کے بعد برطانیہ اور اس کے بعد ادونی قومیں شامل تھیں۔

Prophecy Fulfilled

نبوت پوری ہوگئی

یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روندھا گیا۔ یہ واقعہ 70 سے لے کر 1967 تک رہا جب کہ 1967 جون میں چھ دن کی جنگ ہوئی۔ تو اسرائیلی فوجیوں نے پرانے شہر یروشلم پر قبضہ کر لیا۔ اور یہودیوں نے حضرت داؤد کے شہر مقدس پر پہلی بار 1897 سال کے بعد قبضہ کر لیا۔

جس دن یہودیوں نے یروشلم پر قبضہ کیا تو اسرائیلی فوجوں کے کمانڈر دیوارِ گریہ پر دعا کرنے کے لئے بھاگ کر گیا، تو کوئی وہاں نعرہ لگا رہا تھا اور کوئی وہاں رو رہا تھا اور وہاں کے ربی شیلوموگورپن جو اسرائیل کی فوجوں کا سردار ربی تھا اس نے نرسنگا پھونکا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے لوگوں کو چپ کرایا۔ اور پھر اس نے کہا کہ آپ کے سامنے اعلان کرتا ہو کہ یہ دن مسیحا کے زمانہ کا شروع ہے۔ راسخ العتقاد یہودی جانتے ہیں وہ ایک خاص موسم میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ

اپنے مسیحا کے ظہور اور آمد کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کا مسیحا کسی بھی لمحہ آ سکتا ہے۔ وہ تو اس کے آنے پر حیرت زدہ نہیں ہوں گے لیکن اس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان دیکھ کر حیران ضرور ہوں گے۔

Overlap Periods

ایک چیز کا دوسری سے ڈھکنا

کلیسیا زمانہ overlap period 31ء پینتیکوست کے دن شروع ہوا۔ یہ اس وقت شروع نہ ہوا جب تک خدا نے اپنی چنی ہوئی قوم یہودیوں کو پیچھے ہٹا دیا اور رومیوں کو اجازت دی کہ وہ شہر یروشلم پر قبضہ کر لیں۔

تو اب ہم 1967 تک ایسے overlaps یعنی یہودیوں کی بجائے (دو ہزار سال) کلیسیا نے خدا کے لئے کام کیا۔ جب کہ خدا نے کلیسیا کے وسیلہ سے کام شروع کر دیا اور کلیسیا نے انجیلِ مقدس کو پھیلا دیا اور سب قوموں میں پھیلا دیا جیسا خداوند نے حکم دیا تھا کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ تم ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو اور جو ایمان لائے اور بپتسمہ پائے وہ نجات پائے گا۔

تاہم خدا نے پھر سے یہودیوں کے ذریعہ سے کام کرنا شروع کر دیا کہ وہ اپنا مقصد تاریخ عالم میں پورا کریں۔ جس طرح کہ پہلا وقت overlap period تھا۔ یہودیوں کے اپنی زادبوم سے نکلنے پر ختم ہوا تو اسی طرح کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت یہ زائد المیاد وقت ختم ہو جائے گا۔

یہ زمانہ قریب تر قریب ہوتا جا رہا ہے اور خدا کلیسیا کو تیار کر رہا ہے کہ اسے اس دنیا سے اٹھا لے جائے یعنی Rapture کے ذریعہ کلیسیا آسمان پر چلی جائے گی۔ اب خدا یہودیوں کو اپنے مقاصد جو تاریخی پروقوع میں آئیں گے ان کو پورا کرنے کے لئے رکھ چھوڑا ہے تا کہ وہ اپنے بیٹے کے دورِ سلطنت کے لئے راہ تیار کرے۔

باب نمبر 25

Living in the Season

خداوند کی واپسی کے موسم میں جینا

ایک لمحہ کیلئے رک جائیں اور سوچیں کہ اس دنیا کے متعلق آپ کا رویہ کیا ہے؟۔ کیا آپ اس کے متعلق سرگرم ہیں یا پر جوش؟۔ اور کیا آپ اس کے متعلق بے آرامی محسوس کرتے ہیں؟۔ کیا آپ دنیا سے محبت رکھتے ہیں؟۔ یا پھر آپ اس سے بیگانہ اور اس سے منحرف ہیں؟۔ کیا یہ دنیا آپ کو اپنا گھر محسوس ہوتا ہے؟۔ یا آپ اپنے آپ کو ایک پردیسی جانتے ہیں؟۔ اور ایک پردیسی کی طرح اس دنیا میں زندہ ہیں؟۔

میرا ایک حبشی روحانی دوست ہے جو مجھے ہمیشہ یہ کہتا رہتا ہے کہ دنیا کے متعلق اپنے رویہ پر دھیان رکھنا یا یوں کہئے کہ وہ مجھے دنیا کے رویہ کے متعلق محتاط رہنے کی نصیحت کرتا رہتا ہے۔ اس کی نصیحت ملاحظہ ہو:

یہ دنیا میرا گھر نہیں
میں تو صرف اس میں سے گزر رہا ہوں۔
میرا خزانہ تو اوپر دھرا ہے
اوپر کہیں نیلے آسمان کے اوپر۔

فرشتے میرا حوصلہ بڑھاتے ہیں
وہ فرشتے جو کھلے آسمان سے آتے جاتے ہیں۔
اور میں اس دنیا میں اپنے دیس میں
اپنے آپ کو محسوس نہیں کرتا۔

بالکل بھی نہیں۔ یہ دنیا میرا گھر نہیں ہے!۔

کیا مندرجہ بالا الفاظ آپ کو اس دنیا سے منہ موڑنے کے لئے کافی نہیں؟۔ آپ اپنے جذبات کی عکاسی کے لئے کون سے الفاظ استعمال کریں گے؟۔ غیرت مند، بے قرار، پردیسی، فریقہ یا پھر گرویدہ۔ کیا آپ آرام محسوس کرتے ہیں یا بے آرامی؟۔

A Personal View

میرا خیال

میں آپ سے ایک منٹ کے لئے آپ کی دنیا میں دلچسپی اور ذوق وشوق کو جاننا چاہوں گا۔ جس طرح کہ میں اپنی دلچسپی آپ کو بتا رہا ہوں۔ جو لفظ میں استعمال کروں گا وہ ''نفرت'' ہوگا۔ میں دنیا سے نفرت کرتا ہوں۔ میں دل کی گہرائی سے اس دنیا سے نفرت کرتا ہوں اور سختی سے اس پر کاربند بھی ہوں اور مجھے اس نفرت کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

اب میں جلدی سے اس بات کو بھی بیان کروں گا کہ میں خدا کی ''خوبصورت کائنات'' سے نفرت نہیں کرتا۔ تخلیقِ کائنات خدا کا ایک شاہکار ہے۔ مجھے خدا نے پہاڑوں اور کوہساروں کی خوبصورت چوٹیوں اور وادیوں میں جانے کی ہمت بخشی۔ ان کی خوبصورتی سے مجھے قطاً نفرت نہیں ہے۔ الاسکا کی خوبصورتی سے میں متاثر ہوں۔ امریکہ کہ عزیم جنوب، مغربی خوبصورت نظاروں کو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ جنوبی افریقہ، کیپ ٹاؤن کی خوبصورتی سے مجھے برکت ملی، اور اسرائیل میں یہودیہ کے بنجروں کو کسی راز کو کھولنے کے لئے پریشان دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔

جب میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا سے نفرت کرتا ہوں تو میرا مطلب اس کے نظام سے ہوتا ہے جو رائج ہے۔ ''نظامِ دنیا'' سے مجھے نفرت ہے۔ یہ برائی سے بھرا نظام دنیا اس سے مجھے نفرت ہے۔ آیئے میں آپ کو کچھ مثالیں اس دنیا کے برے نظام کی دے دوں۔

☆ میں اس دنیا سے نفرت کرتا ہوں جہاں ہزاروں بچے اپنی ماؤں کے رحم میں موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

☆ نفرت کرتا ہوں اس دنیا سے جہاں نوجوان اپنی اوائل عمری میں نشہ بازی کا شکار ہو کر زندگی کی

بازی ہار دیتے ہیں۔

☆ نفرت ہے اس دنیا سے جہاں جرائم پیشہ افراد کو منہ چڑاتے ہوئے دندھناتے پھرتے ہیں۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں جرائم کی موویز اور ٹی۔ وی پر تشہیر کی جاتی ہے۔ اور اخلاق سوز پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ میڈونا کی طرح کردار نگاری کے حامل کرداروں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ نفرت کرتا ہوں۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں جوئے کو ایک پیشہ کے طور پر پیش کر کے گورنمنٹ اس کی کفالت کرتی ہے۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں پیشہ وار کھلاڑیوں کو ہزاروں اور لاکھوں ڈالر دیئے جاتے ہیں، جبکہ ہزاروں ایسے انسان جو کھلے آسمان کے تلے سونے کے لئے مجبور ہیں، اور وہ بھی گلیوں اور بازاروں کے فٹ پاتھوں پر ان کو کچھ نہیں دیا جاتا۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں گورے کالے کی تمیز کر کے ایک دوسرے کی عیب جوئی کرتے ہیں۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں ایک بدی کو نیکی کا نام دیا جاتا ہے اور ہم جنس پرستی کو جائز اور طرزِ زندگی کی ایک دیگر نعم البدل کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں ماؤں کو کام کرنے کی غرض سے مجبور کیا جاتا ہے اور ان کے بچوں کی ڈے کیئر سنٹرز میں پرورش کی جاتی ہے۔

☆ اس دنیا سے بھی نفرت کرتا ہوں جہاں کینسر اور ایڈز جیسی موزی امراض سے لوگ سسک سسک کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں اس لئے کے علاج میسر نہیں ہے۔

☆ پھر نفرت اس دنیا سے جہاں شراب نوشی کے باعث خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆ نفرت اس دنیا سے جہاں میں ہر رات بچوں کے ساتھ ہونے والی بدکاری کی خبروں کو دیکھتا ہوں اور بردہ فروشی اور بچوں کے اغوا کاروں کی کارگزاریوں کی خبریں بھی دیکھتا ہوں۔ قتل و غارت، دہشت گردی، جنگ وجدل اور لڑائیوں کی افوہیں بھی سنتا ہوں۔

☆ نفرت اس دنیا سے بھی جہاں خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہے اور یسوع کے نام کو بھی بے فائدہ استعمال کیا جاتا ہے۔

امید کرتا ہوں کہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ دنیا سے نفرت کرنے سے میرا مطلب کیا ہے۔

Jesus' Viewpoint

نظریہ یسوع

تاہم میرے شخصی طور پر اندازِ فکر جو بھی اس دنیا کے لئے ہے، اس سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ جو خاص نکتہ آپ کے نزدیک ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو نظریہِ بائبل کے ساتھ اپنے رویہ کو جانچنا ہوگا۔ آیئے ہم اندازِ بائبل کے تحت اس بات کو دیکھیں اور اپنے نظریہ کو بائبل مقدس کے نظریہ کے تناظر میں جانچیں۔

آیئے ہم اس نظریہ کے تحت غور کریں جس کی خداوند یسوع المسیح نے تائد و تاکید کی ہے اس کا اندراج یوحنا کی انجیل میں موجود ہے۔

''جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اسے کھو دیتا ہے۔
اور جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے
وہ اسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھے گا''۔

(یوحنا 25:12)

یہ بڑے مضبوط الفاظ ہیں۔ یہ الفاظ اس مقصد پر دھیان دینے اور اس پر سوچنے کے لئے بڑے اچھے الفاظ ہیں۔ اب کوئی یہ کہے گا کہ نہیں یسوع کا ان الفاظ سے یہ مطلب تو نہیں تھا، تاہم سیاق و سباق سے تو جو کچھ اس نے فرمایا یہی ہے کیونکہ خداوند یسوع نے جو کچھ کہا اس کا اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ دنیا سے محبت نہیں رکھتا۔ مطلب اس دنیا کے خراب نظام سے اب پھر آپ دنیا سے نفرت کرتے ہوئے اپنی زندگی کے ساتھ آپ کا کیا رویہ ہے؟۔ آپ دنیا سے نفرت یا محبت رکھتے ہیں؟۔

The Viewpoint of the Apostles

رسولوں کا نظریہ

اس دنیا کے ساتھ آرام دہ زندگی گزارنے کی نسبت پولس رسول نے بڑے مضبوط الفاظ میں انتباہ کیا ہے۔ یہ انتباہ رومیوں کے خط میں ہے۔ ملاحظہ ہو:

''اور اس دنیا کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے
اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک
اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو''۔

(رومیوں 2:12)

اب آپ اس حوصلہ افزائی کو کس طرح دیکھیں گے؟۔

کیا آپ اس جہاں کے ہمشکل بن رہے ہیں؟۔ کیا آپ نے دنیا کا طرزِ لباس اپنا لیا ہے؟۔ دنیا کا طرزِ تخاطب کیا ہے اور دنیا کا زر کی دوستی کے ساتھ کس طرح کا تعلق ہے؟۔ کیا آپ کے ہدف دنیا کے انداف ہیں؟۔ قوت، کامیابی، شہرت اور امارت؟۔

خداوند یسوع المسیح کے بھائی نے بڑی اشارہ کن اور فیصلہ کن زبان میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ پڑھیے یعقوب کے خط میں۔

''اے زنا کرنے والیو! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ دنیا سے دوستی
رکھنا خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ پس جو کوئی دنیا کا دوست بننا چاہتا
ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا دشمن بناتا ہے''۔

(یعقوب 4:4)

کیا آپ دنیا کے دوست ہیں؟ کیا آپ جو کچھ دنیا موسیقی میں پیش کرتی ہے، اس سے متفق ہیں؟ موویز میں، ٹی۔وی پروگرام اور ان کتابوں میں جو بیسٹ سیلنگ ہیں۔ جو کچھ ان میں آپ کو پیش کیا جاتا ہے آپ اس سب کچھ سے آسودہ ہوتے ہیں؟ دنیا سے دوستی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔

حتیٰ کہ یعقوب رسول ان الفاظ سے بھی کچھ زیادہ سخت الفاظ میں انتباہ کرتا ہے۔ تو اوپر دیا گیا حوالہ پڑھنے سے پہلے آپ اس پیرے کے شروع کو دیکھیں۔ وہاں کچھ اس طرح سے لکھا گیا ہے۔ رسول کا کہنا ہے کہ دنیا سے دوستی کرنا حرام کاری ہے۔ یوحنا رسول بھی کچھ بڑے سخت الفاظ میں کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

''نہ دنیا سے محبت رکھو نہ ان چیزوں سے جو دنیا میں ہیں۔
جو کوئی دنیا سے محبت رکھتا ہے اس میں باپ کی محبت نہیں ہے''۔
''کیونکہ جو کچھ دنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش
اور زندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے''۔

1 یوحنا 2:15-16

ان الفاظ سے سنجیدگی سے جان چھڑانے کا کوئی بھی طریقہ نہیں ہے۔ کیا آپ دنیا سے محبت رکھتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو باپ کی محبت آپ کے دل میں نہیں ہے!۔

The Focus of Your Mind

آپ کے ذہن کا مرکز

پولس رسول ہمیں اس دنیا کے ساتھ راضی رہنے کے خلاف نصیحت کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے:

''عالمِ بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو
جہاں مسیح موجود ہے اور خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔
عالمِ بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے''۔

(کلسیوں 3:1-2)

پھر فلپیوں کے خط میں بھی یہی بات دہرائی گئی ہے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں:

''غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں
اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں

اور جتنی باتیں واجب ہیں
اور جتنی باتیں پاک ہیں
اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں
اور جتنی باتیں دلکش ہیں
غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں ان پر غور کیا کرو"

(فلپیوں 8:4)

ان تمام آیات میں ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسیح یسوع میں فتح مند زندگی گزارنا ہے۔ اس کے بغیر ابدی زندگی کے تناظر میں زندگی کیسے گزار سکتے ہیں؟۔ خوشی اور مسرت اور فتح مند زندگی اس دنیا میں گزارنے کا طریقہ۔ اس دکھ بھری اور گناہ آلودہ فطرت کی حامل دنیا میں لگتا تو بہت مشکل ہے، تاہم مندرجہ بالا الفاظ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ اور ہم ان کی روشنی میں فتح مند اور مطمئن ضمیر کے ساتھ ابدی تناظر میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

"اے پیارو! میں تمہاری منت کرتا ہوں
کہ تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر
ان جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو جو روح
سے لڑائی رکھتی ہیں۔"

(1 پطرس 11:2)

اور اسی طرح ان الفاظ کے مترادف الفاظ کو عبرانیوں کے خط کے مصنف نے بھی استعمال کیا ہے کہ "پردیسی اور جلاوطن ہیں"۔

"۔۔۔اور اقرار کیا کہ ہم زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں"

عبرانیوں 13:11

پولس رسول اسے کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

''دنیا کی چیزوں کے خیال میں نہ رہو۔۔۔ہمارا وطن آسمان پر ہے۔''

فلپیوں 3:19-20

عظیم مسیحی لکھاری سی۔ایس۔لوئیس C. S. Lewis لکھتے ہوئے ابدی تناظر و تحفظ کے ساتھ زندگی گزارنے کا مطلب یوں ہے کہ جس طرح کمانڈوز دشمن کے علاقہ میں آپریشن کرتے ہیں اور یوں وہ اپنے کمانڈر اینڈ چیف کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔اسی طرح ہمیں بھی ابدی زندگی کے تناظر و تحفظ کے طور پر زندگی گزارنا چاہیے۔

What is your Attitude?

آپ کا رویہ کیا ہے؟

کیا آپ کی نظر کا نگاہِ مرکز دنیا ہے؟ کیا میں اس دنیا کے ساتھ چمٹے ہوا ہوں یا پھر آپ یہ جانتے ہیں کہ میں اس میں صرف زندگی گزر رہا ہوں اور اپنے ابدی گھر کی طرف جا رہا ہوں۔

یہ زندگی جلد ہی جاتی رہے گی۔ یہ زندگی جلد جاتی رہے گی۔ یہ زندگی تو ابدی زندگی کا پیشِ خیمہ ہی ہے۔جس طرح گیت لکھنے والے نے کہا ہے کہ

''زمین نے تو کسی خزانہ کو اپنے اندر نہیں چھپایا ہوا نہیں ہے۔
لیکن استعمال ہوتے ہوئے برباد ہو رہی ہے۔
ممکن ہے یہ بیش قیمت ہو لیکن اس کے علاوہ ایک ایسا ملک ہے
جس کی طرف میں گامزن ہوں۔
آسمان میرے لئے سب کچھ ہے، تو میں اس دنیا کے غم و فکر سے
کیوں ڈروں جبکہ وہ گھر تو سمندروں سے پار ہے۔اور لاکھوں لوگ
یہ نغمہ الاپ رہے ہیں۔
کونسا نغمہ؟ یہی نغمہ کہ آسمان میں میرے لئے سب کچھ موجود ہے۔
آسمان میرے لئے سب کچھ تو ہے۔اس کا جلال نہایت عظیم تر ہوگا۔
اس وقت خوشی بیان سے باہر ہوگی۔وہی میرے خزانہ ہوگا۔

آسمان میرے لئے سب کچھ ہے۔اس سے بھی زیادہ
ایک اور گیت ہے جو اس سب کچھ کا جوہر ہے کہ آسمان
میں رہنے کا کیا مطلب ہے۔
اپنی آنکھوں کو یسوع پر لگالو اور یسوع کے خوبصورت چہرہ
پر نگاہ کرو۔اور دنیا کی چیزوں کا اس کے چہرے سے مقابلہ
کرو۔تو دنیا کی چیزیں بے حقیقت نظر آئیں گی۔
دنیا کی چیزیں یسوع کے جلال اور فضل کے سامنے ہیچ ہیں۔

باب نمبر 26

Responding to the Season

خداوند کی واپسی کے موسم سے متاثر ہونا

خداوند یسوع کی واپسی کا پیغام دو دھاری تلوار کی طرح ہے جو دونوں طرف کاٹتی ہے۔ پیغام میں دو طرح کے پیغامات پائے جاتے ہیں۔ یعنی خوشی کی خبر بھی اور بری خبر بھی پائی جاتی ہے۔

جن لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کو کبھی بھی اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول نہیں کیا ان کے لئے تو یقیناً بری خبر ہے، کیونکہ ان کے لئے یسوع مسیح اپنی پاک وقدوسیت کے قہر وغضب میں آئے گا، اور وہ خدا کے بے تحاشہ غضب کو ان پر انڈیلنے کے لئے آئے گا کیونکہ انہوں نے خدا کے فضل اور رحم کو رد کر دیا تھا۔

یہ خداوند یسوع کی وہ بات ہے جو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یسوع خدا کا غضب اور خدا کا فضل دونوں ہی ہے۔ وہ اپنی پہلی آمد میں دکھ اٹھانے والے برہ کی صورت میں آیا کہ وہ تمام انسانیت کے گناہوں کے بدلے موت کا مزہ چکھے۔ اور وہ دوسری دفعہ فتح مند شیرِ ببر کی مانند آنے والا ہے تا کہ ان سے بدلہ لے جنہوں نے اس کی قبر کو رد کر دیا ہے۔

A Closely Guarded Secret

بڑی ہوشیاری سے چھپایا ہوا بھید

خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کا بھید کلیسیا میں بڑی ہوشیاری کے ساتھ چھپایا گیا ہے۔ کلیسیا نے بڑی دیر تک یسوع میں خدا کی محبت کو بیان کیا ہے۔ جب کہ ایسا ہونا بھی چاہیے تھا۔ لیکن کلیسیا نے خداوند یسوع مسیح کی واپسی کو نظر انداز کئے رکھا۔ اور اس نے اس بات کو چھپائے رکھا کہ

خداوند یسوع غضب نازل کرنے کے لئے آنے والا ہے۔ یہ تو کوئی خوشگوار پیغام نہیں ہے۔ شیطان تو بالکل بھی نہیں چاہتا کہ یہ پیغام نشر کیا جائے۔ شیطان اس بات میں تو کامیاب ہو گیا ہے کہ اس نے کلیسیا کو خوف میں دھکیل دیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا نے خداوند یسوع مسیح کے غضب میں آنے کو نظر انداز کر رکھا ہے اور اسی طرح اکثر مسیحی ایماندار بھی خداوند یسوع کے غضب میں آنے کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

شیطان نے لوگوں (اس دنیا کے) کو اس بات پر اتفاق کرنے پر راضی کر لیا ہے کہ خدا تو محبت کرنے والا خدا ہے اور وہ نرم و گداز ہے۔ وہ تو انسانوں کی خطاؤں کو نظر انداز کر کے کہے گا کہ کوئی بات نہیں کہ تم نے میرے بیٹے اور اس کی محبت کو رد کر دیا، پھر بھی میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا!۔ کیونکہ خدا رحیم و شفقت میں غنی ہے، لیکن وہ عادل منصف بھی ہے۔ وہ گناہوں کا پورا پورا حساب لے گا۔ اور جنہوں نے اس کے رحم کو اور فضل کو جو اس نے اپنے بیٹے میں ظاہر کیا تھا، یہ اس کی بخشش تھی۔ اسے رد کرنے والوں سے وہ پورا پورا حساب لے گا۔

خدا محبت سے بھرپور ہے، لیکن خدا قدوس اور راست باز بھی ہے۔ وہ گناہوں کو بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ خدا نے انسانیت کے لئے گناہوں کو ڈھانپنے کا انتظام کیا ہے، اور وہ انتظام اس کے اپنے بیٹے خداوند یسوع کے خون بہانے سے کیا ہے۔ خدا ضرور ان سے ویسا ہی سلوک کرے گا جیسا انسانوں نے اس کے بیٹے کے خون کو رد کرنے سے کیا ہوگا۔ وہ اس طرح ان سے بدلہ لے گا کہ وہ اپنے بیٹے کو پھر انہیں دنیا میں واپسی کے وسیلہ سے کرے گا۔

The Biblical View of the Second Coming

خداوند یسوع کی واپسی کے متعلق بائبل مقدس کا نظریہ

بائبل مقدس کا کہنا ہے کہ خداوند یسوع دنیا کا انصاف کرنے کے لئے آ رہا ہے (مکاشفہ 19:11)۔

بائبل مقدس کا یہ بھی فرمان ہے کہ ''دنیا کے حکمران اپنے گھٹنوں کے بل ہو جائیں گے اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہیں گے کہ ہم پر گر پڑو کہ ہم کو خداوند کے خوف سے بچا لو'' (مکاشفہ

۔(17-15:6

بائبل مقدس یہ بھی فرماتی ہے کہ ''۔۔۔اور میں بنی آدم پر مصیبت لاؤں گا یہاں تک کہ اندھوں کی مانند چلیں گے کیونکہ وہ خداوند کے گناہ گار ہوئے ان کا خون دھول کی طرح گرایا جائے گا اور ان کا گوشت نجاست کی مانند'' (صفنیاہ 1:17)۔

بائبل مقدس یہ بھی فرماتی ہے کہ ''وہ دن قہر کا دن ہے۔دکھ اور رنج کا دن۔ویرانی اور خرابی کا دن۔تاریکی اور اداسی کا دن۔ابر اور تیرگی کا دن۔

اور میں بنی آدم پر مصیبت لاؤں گا یہاں تک کہ وہ اندھوں کی مانند چلیں گے کیونکہ وہ خداوند کے گنہگار ہوئے'' (صفنیاہ 1:15,17)۔

بائبل مقدس کا یہ بھی فرمان ہے کہ گناہ گار انگور کے حوض میں پھینکے جائیں گے اور روندے جائیں گے۔۔۔اور ان کی زندگی ان کو کچل کر نکال لی جائے گی'' (مکاشفہ 14:19)۔

بائبل مقدس کا یہ بھی فرماتی ہے کہ ''تم خداوند خدا کے حضور خاموش رہو کیونکہ خداوند کا دن نزدیک ہے۔اور اس نے ذبیحہ تیار کیا ہے اور اپنے مہمانوں کو مخصوص کیا ہے۔خداوند فرماتا ہے میں روئے زمین سے سب کچھ نیست کروں گا، انسان و حیوانوں کو نیست کروں گا۔ ہوا کے پرندوں اور سمندر کی مچھلیوں کو اور شیریروں اور ان کے بتوں کو نیست کروں گا، انسان کو روئے زمین پر سے فنا کروں گا، خداوند یوں فرماتا ہے۔

The Message for Unbelievers

بے ایمانوں کے واسطے پیغام

خدا کسی گناہ گار کی ہلاکت نہیں چاہتا (2 پطرس 3:9)۔لیکن خدا یہ ضرور چاہتا ہے کہ سب لوگ توبہ کریں۔خدا توبہ کا مطالبہ کرتا ہے (یوایل 2:12-13)۔اور خدا چاہتا ہے کہ لوگ اس فضل کو قبول کریں جو اس نے خداوند یسوع کے وسیلہ سے مہیا کیا ہے (رومیوں 10:9)۔اگر آپ نے ابھی تک خداوند کو اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا تو اب آپ کو ضرورت ہے کہ آپ اپنے گھٹنوں کے بل ہو کر خدا کے حضور جھک جائیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور کہیں کہ اے

خداوند یسوع تو میرے دل میں آ تا کہ آپ نئے سرے سے پیدا ہو جائیں اور آپ ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں (یوحنا 16:3)۔ اور اس کے بعد آپ ایک ایسی کلیسیا کی تلاش کریں جو بائبل کے مطابق ہو اور آپ بپتسمہ پا کر ایمان میں بڑھتے جائیں۔ گناہ گاروں کے لئے موسم کا پیغام یہ ہے کہ اس غضب سے بھاگو جو دنیا پر نازل ہونے والا ہے اور خداوند یسوع مسیح کے بازوؤں میں پناہ لیں۔

The Message to the Believers

ایمانداروں کے لئے پیغام

اب ان کے لئے بھی یہ پیغام ہے جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کر لیا ہے۔ اب خدا کا مطالبہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو پاکیزگی کے لئے وقف کریں۔ اس وقت کے لحاظ سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کے دن کلیسیا ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا ہوا ہے لیکن انہوں نے کبھی بھی اسے اپنی زندگی کا مالک سمجھا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ کو یسوع کے حوالہ کرنا جس طرح لوقا کی انجیل میں لکھا ہے کہ ''ہل پر ہاتھ رکھ کر پیچھے نہیں دیکھنا''۔ آپ کو دیکھنا ہے کہ آپ کیسی کتابیں پڑھتے ہیں اور آپ کس طرح کی موویز دیکھتے ہیں؟۔ کس طرح کی موسیقی سنتے ہیں؟۔ آپ کے خیال اور آپ کی سوچ کیسی ہے؟۔ آپ اپنے کام کو کس طرح کرتے ہیں؟۔

The Call to Holiness

پاکیزگی کے لئے بلاہٹ

یسوع مسیح کی گرفت ہماری زندگیوں پر ایسی ہونی چاہیے کہ ہم ہر طرح جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک ہو کر پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔ خداوند ایسی دلہن چاہتا ہے جو پاک وہ اور اس کے بدن میں نہ کوئی داغ اور نہ کوئی جھری ہو۔ ایسی دلہن جو دنیا کی تو ہو لیکن دنیا اس میں نہ ہو۔ آج کی کلیسیا دنیادار لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ دنیاداری اور کلیسیا دو اشیا ہیں۔ کلیسیا کو خدا

نے دنیا میں سے چن کر الگ کیا ہے۔ اگر کلیسیا میں جو لوگ ہیں وہ دنیا دار ہیں تو پھر یہ کلیسیا کیسی ہے؟۔ کلیسیا میں بہت سے لوگ اس طرح چلتے ہیں کہ ان کا ایک قدم چرچ اور دوسرا قدم دنیا کے ساتھ چلنے میں ہوتا ہے۔ وہ اس لئے مسیحی کہلاتے ہیں کہ وہ اتوار کے روز چرچ جاتے ہیں لیکن وہ ہفتہ کے دیگر دنوں میں اپنی زندگی کے دیگر کاموں یعنی غیر شائستہ لوگوں کی طرح اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور وہ کاروباری ساتھیوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ اپنی گورنمنٹ کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔

خدا کلیسیا کو انتباہ کرتا ہے کہ کلیسیا کے ساتھ اس طرح کے کھیل کو بند کیا جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو کوڑے کرکٹ سے نہ بھریں۔ اس کی بجائے خدا ہمیں اپنے روح سے بھرنا چاہتا ہے۔

The Biblical Call to Believers

بائبل کے مطابق ایمانداروں کی بلاہٹ

بائبل ایمانداروں سے کلام کرتی ہے کہ: ''رات بہت گزر گئی اور دن نکلنے والا ہے۔ پس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔ جیسا دن کو دستور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔ نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کروں'' (رومیوں 13:12-14)۔

بائبل ایمانداروں کو یہ بتاتی ہے کہ ایمانداروں کو کس طرح کی زندگی گزارنی چاہیے اور ہمیں تربیت دیتی ہے تاکہ بے دینی اور دینی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہاں میں پرہیزگاری اور راست بازی اور دیانت داری کے ساتھ زندگی گزاریں (ططس 2:12)۔

بائبل ان ایمانداروں سے یوں کلام کرتی ہے جو خداوند یسوع مسیح کی آمد کا انتظار کرتے ہیں۔ ''اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اس فضل کی کامل امید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تم پر ہونے والا ہے۔ اور فرمانبردار ہو کر اپنی جہالت کے زمانہ کی پرانی خواہشوں

کے تابع نہ بنو۔ بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو'' (1پطرس 1:13-15)۔

اے ایماندارو! کیا آپ نے خداوند یسوع مسیح کو اپنی زندگی کا خداوند یعنی مالک بھی مان لیا ہے؟۔ کیا آپ نے اپنی زندگی پاکیزگی کے لئے وقف کر دی ہے؟ کیا آپ نے اپنی زندگی کو ایسی قربانی ہونے کے لئے خدا کی نذر کر دی ہے جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہے؟ (رومیوں 1:12)۔ اگر نہیں تو پھر آپ کو توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو یہ ضرورت ہے کہ خدا کو پکاریں کہ وہ آپ کو اپنے روح پاک سے معمور کرے اور یہ کہ خداوند آپ کی زندگی کے ہر پہلو پر راج کرے (لوقا 13:11)۔

Good News!

خوشخبری!

ان باتوں کو ایک عظیم خوشخبری سے بند کرنا چاہتا ہوں۔ یہ خوشخبری یہ ہے کہ جنہوں نے خداوند یسوع پر اپنا اعتماد اور بھروسہ رکھا ہوا ہے جو خدا کا مسح کیا ہوا ہے یعنی یسوع کی آمد آپ کے لئے مبارک ہو۔ اور جنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا وہ اس کے عظیم خوف کے طور آ رہا ہے۔

وہ جو نئے سرے سے پیدا شدہ ہیں یسوع ان کے لئے مبارک امید کے طور پر آ رہا ہے (ططس 2:13)۔

ہیلیلویاہ اور ماراناتھا!

Postscript 1994

1994 کے مابعد مسودہ

باب نمبر 27

Looking back Over Seven Years

سات سال پیچھے دیکھنا

اس کتاب کے لکھے جانے کے سات سال پہلے کی طرف جب نگاہ ڈالتا ہوں تو خدا نے مجھے اور میری خدمت کو جو میں نے خدا کی بلاہٹ سن کر شروع کی ہے، اس نے مجھے برکت دینا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں میں اپنے خداوند کا شکر ادا کرتا ہوں کہ وہ وفادار خداوند ہے اور اس کی بے حد قدرت جو مجھ پر اور میری خدمت پر چھائی ہوئی ہے، اس کے لئے بھی خداوند کا شکر کرتا ہوں۔ اس کی محبت اور اس کی قدرت وقوت کا شکر کرتا ہوں اور اپنی ان خوبیوں کے لئے بھی ہر روز جو ترقی کرتی جاتی ہیں، اور اب میں نے پہلے سے کہیں زیادہ خداوند پر بھروسہ اور اعتماد کرنا سیکھ لیا ہے۔

The Lord's Faithfulness

خداوند کی وفادری

خدمت کے ابتدائی سالوں میں جب میں نے ایک بچہ کی طرح خدا پر توکل کا قدم اٹھایا، تو میں نے متواتر خدا کے معجزات کو اپنی زندگی اور خدمت میں ہوتے ہوئے دیکھنا شروع کیا کہ کس طرح خدا نے میری خدمت کی ضرورت کو جن کا میں نے تجربہ بھی نہ کیا تھا، خداوند نے ہر روز معجزانہ طور پر ہماری تمام ضروریات کو پورا کیا۔ اور ہمارے ان ہر روز کے تجربات کو میں دیگر لوگوں تک جلد از جلد پہنچانا چاہتا تھا کہ ''خدا پر ایمان رکھ کر چلنے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟''۔

ساتویں سال کے دوران جب منسٹری قائم ہو چکی اور روزمرہ کے کاروبار میں پختگی آ چکی تھی تو کچھ دیر میں نے محسوس کیا کہ یہ ابتدائی سالوں کی متواتر ترقی کچھ مدھم سی پڑ گئی ہے۔ مجھے یہ

بات اس طرح لگی جیسے کہ کسی شخص کی شادی کے بعد جب وہ ایک دوسرے کو قریب سے جاننے لگ جاتے ہیں تو ان کی محبت میں بھی ایک ایسا طریقہ شروع ہو جاتا ہے جو کامیاب اور پختہ شادی کے انجام میں ڈھل جاتی ہے۔

خدا کا ڈرامائی انداز میں خصوصی ضروریات کو پورا کرنا عجیب انداز میں تبدیل ہو گیا۔اور خداوند کی اس امر میں خاموشی یعنی ہماری منسٹری کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے میں وفاداری میں کچھ تبدیلی آ گئی۔ میں اس نکتہ پر پہنچا جہاں خداوند کا عجیب طور پر ہماری زندگی کے لئے مہیا کرنا میری نظر کے سامنے صاف صاف تھا۔اور یہ صرف دیکھنے ہی کے لئے نہیں تھا بلکہ شکر کرنے کے لئے بھی ایک بڑا موقع تھا۔

اب میں جانتا ہوں کہ خداوند کی حضوری کا کیا مطلب ہے۔جیسا کہ ایلیاہ نبی نے جان لیا۔

''اس نے کہا کہ باہر نکل اور پہاڑ پر خداوند کے حضور کھڑا ہو
اور دیکھو خداوند گذرا اور ایک بڑی تند آندھی نے خداوند کے
آگے پہاڑوں کو چیر ڈالا اور چٹانوں کے ٹکڑے کر دئے پر
خداوند آندھی میں نہیں تھا اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا پر خداوند
زلزلہ میں نہیں تھا۔اور زلزلہ کے بعد آگ آئی اور خداوند آگ
میں بھی نہیں تھا اور آگ کے بعد ایک دبی ہوئی ہلکی آواز آئی۔
اس کو سن کر ایلیاہ نے اپنا منہ چادر سے لپیٹ لیا اور باہر نکل کر اس
غار کے منہ پر کھڑا ہوا اور دیکھو اسے یہ آواز آئی کہ
اے ایلیاہ تو یہاں کیا کرتا ہے؟''

(1 سلاطین 19:11-13)۔

A Touching Testimony

چھودینے والی گواہی

چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خدا کی بڑھتی ہوئی وفاداری نے مجھے گھر کی طرف کھینچ لیا اور وہ بھی ایک ڈرامائی طریقہ سے۔ اس گواہی کے ذریعہ جو میں نے چند سال پہلے سنی تھی اور جیمس واٹس James Watts جو ہماری منسٹری کا میرے ذاتی سیکریڑی کے طور پر کام کرتا تھا۔

اس نے مجھے بتایا کہ وہ کس طرح چرچ جاتے ہوئے جوان ہوا اور قریباً چالیس سال کا تھا جب اسے ایک ایسا تجربہ ہوا۔ یہ ایک فل گاسپل بزنس مین اسوسی ایشن کی میٹنگ تھی۔ جب میٹنگ کے اختتام پر آگے آنے کی دعوت دی گئی، مجھے اگر اس بات کا پتہ ہوتا تو میں اس میٹنگ میں کبھی بھی جانے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ لہٰذا وہ میٹنگ میں چلا گیا۔ ہوا کیا کہ جب شخصی طور پر میں آگے چلا گیا تو میری خداوند سے ملاقات ہوگئی Lord had met me۔ تو یہ بات تو میری سمجھ میں آئی کہ جیمس کو اس تجربہ سے اتنی خوشی ہوئی اور وہ جوش سے بھر گیا اور چاہتا تھا کہ کسی دوسرے کو اس تجربہ کو بتائے۔

میں نے بلا ناغہ خدا کے کلام کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں میں ذاتی طور پر خداوند کی قوت اور حضوری میں بڑھتا گیا اور خداوند میری شخصی طور پر فکر کرتے ہوئے نظر آیا۔

آخر کار اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے مردہ چرچ کو خیر باد کہہ دے۔ اور پھر اس نے ایک رفاقت میں جانا شروع کر دیا جو شخصی گواہی دینے والوں کی رفاقت تھی۔ یہ بات واٹس نے مجھے بتائی کہ وہ اتوار کی شام کو مشکل سے نظر انداز کرتا تھا اور شدت سے انتظار کرتا تھا کہ کب جا کر اپنی ہفتہ کی گواہی سب کے سامنے پیش کرے۔

اور اس نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح اس نے ایک شراب پینے والے شخص کے ساتھ جو سڑک پر جا رہا تھا، اسے خدا کی بابت بتایا کہ خداوند یسوع آپ کو اس بری عادت سے چھڑا سکتا ہے۔ تو معجزہ ہو گیا! ۔ خداوند نے اسے اس بری عادت سے چھڑا دیا۔ وہ خداوند کی تعریف کرتا ہے۔

اور واٹس نے بتایا کہ جب اس نے اپنی گواہی ختم کی تو پھر ایک بہن بنام سسٹر جانسن کھڑی ہوئی اور اس نے کہا میں نے بیس سال پہلے خداوند یسوع کو قبول کیا۔ وہ آج تک مجھے سنبھالے ہوئے ہیں اور وہ میری فکر اور پرواہ کرتا رہا ہے۔

اگلا ہفتہ واٹس نے کہا میں پھر آگے جا کر کھڑا ہوا اور اپنی گواہی سنانا شروع کر دی کہ ایک شخص بسترِ مرگ پر تھا، میں نے اس کے لئے دعا کی اور وہ اٹھا کھڑا ہوا اور خداوند کی تعریف کرنے لگا۔ تو پھر سسٹر جانسن کھڑی ہوئی اور اس نے کہا کہ میں نے بیس سال پہلے خداوند یسوع مسیح کو قبول کیا اور آج تک وہ میری پرواہ کرتا رہا ہے اور میری فکروں کو اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے حاضرین پر نگاہ ڈالی تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اس نے ان الفاظ سے اپنی بات کو یہ کہہ کر ختم کیا۔

دوستو آج سے بیس سال پہلے جب میں نے خداوند کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کیا تو میں نے بے تحاشہ روحانی ترقی کی اور اب آج رات جب میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا معجزہ جو خداوند نے میری زندگی میں کیا وہ یہ ہے کہ خداوند نے مجھے اپنے میں بیس سال سے قائم رکھا۔

سسٹر جانسن کے نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک کہا ہے اور اب ہمیں روحانی آنکھوں سے دیکھنا ہے اور اس کے اس نکتہ کو سمجھنا ہے کہ اپنی چاروں طرف نگاہ کریں گے کہ خداوند آپ کو بھی کس طرح سنبھالے ہوئے ہے۔ اور آپ کی روز مرہ کی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ اور پھر آپ خداوند یسوع مسیح کا سارے دل کے ساتھ شکر کرتے رہیں۔

The Sovereignty of God

خدا کی حکمرانی اور فرماں روائی

خداوند ایک دیگر ذات وفطرت کی خوبی جس نے مجھ پر اس قدر اثر کیا، میں ان حالیہ سالوں میں بار بار یہ ظاہر کیا کہ خدا اپنی قدرت سے کس طرح چیزوں اور حالات کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے چاہے ہم ان باتوں کو جانیں یا نہ جانیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا ہمارے لئے ناممکن

باتوں کو بھی ناممکن بنادیتا ہے۔اور ہم خدا کی خدمت اچھی اور موثر طریقہ سے نہیں کر سکتے جب تک ہم اس کی ذات وفطرت کی اس خوبی کو نہ سمجھیں کہ وہ سب چیزوں پر حکمران ہے۔وہ سب کاموں پر فرماں روا ہے۔جب ہم خدا کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ ابرہام نے اپنی نسل بڑھانے کے لئے اسماعیل کو پیدا کیا تو ہم ہمیشہ اپنے لئے مصیبت پیدا کرتے ہیں۔

ایک خصوصاً ایسا سبق ہے جسے سیکھنا پڑتا ہے اور اس وقت تو اور بھی مشکل پیش آتی ہے جب آپ کے پاس ایک ایسا پیغام ہے جسے آپ لوگوں تک جلد از جلد پہنچانا چاہتے ہیں۔جیسا کہ لیمب اینڈ لائن منسٹریز کا پیغام ہے کہ یسوع جلد آرہا ہے اور کام کی طرف رجحان یہ ہے کہ خداوند کے آگے آگے دوڑنا چاہتے ہیں۔لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ خداوند سب کاموں اور باتوں اور چیزوں پر اختیار رکھتا ہے۔اور اس کی حکمرانی اور فرماں روائی سب انسانوں، باتوں اور چیزوں پر ہے۔ لہٰذا ہمیں خداوند کا انتظار کرنا ہے۔

A Costly Lesson

بیش قیمت سبق

میرا سب سے بڑا اچکو لے دار تجربہ مجھے اس وقت ہوا جب میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں ہسپانوی لوگوں میں بشارت کے کام کو ترقی دینا چاہیے۔یہ نظریہ میرے لئے بڑا عمدہ پر احساس نظریہ تھا۔آخر کار اس نظریہ نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا کہ ہم اپنی رہائش گاہ ڈیلس ٹیکساس سے جنوبی امریکہ میں لاکھوں ہسپانوی باشندوں کو خدا کا کلام سنانے کے لئے ان کے دروازوں پر کھڑے تھے۔اور ہم نے ایک مہنگے مبشر کو تنخواہ پر رکھ لیا اور اس کے ذریعہ ہم نے عوامی سطح پر پروگرام نشر کرنے شروع کر دیئے۔لیکن ایک سال کے بعد، سب کچھ غلط نظر آنے لگا۔ہماری ساری کوشش جو ہم نے اس بشارت کے کام کے لئے کی تھی، یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ساری کی ساری رائیگاں جارہی ہے۔

اسی وقت ہمارے دیگر کام جن کو ہم ہاتھ لگاتے وہ بابرکت ہوتے۔آخر کار ہمیں پتہ چل گیا کہ خداوند کی مرضی نہیں ہے کہ ہم ہسپانوی لوگوں میں کام کریں۔تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ

ہسپانوی کام کو بالکل بند کر دیا جائے۔تو ہم نے اسے بند کر دیا۔

An Open Door

ایک کھلا ہوا دروازہ

اس سے پہلے کہ ہم ہسپانوی دروازہ بند کریں، خداوند نے ہمارے لئے مشرقی یورپ میں کام کرنے کے لئے دروازہ کھول دیا۔

میں نے ایک پولش جلاوطن جوٹرانٹو Toronto میں رہائش پذیر تھا، اس نے مجھے فون کیا۔اس نے مجھ سے کہا کہ میں پولینڈ Poland کے لئے امداد اکٹھی کر رہا ہوں۔اس نے کہا کہ میں سارے امریکہ میں سفر کر رہا ہوں اور کلیسیاؤں میں اپنی ضرورت کو پیش کر رہا ہوں۔اور جب میں Fort Wayne, Indiana جہاں میں ابھی ابھی ایک کلیسیا میں عبادت کرواتی ہوں، پاسٹر نے مجھے ٹیپ سیٹ دیا ہے جس میں ڈیوڈ ریگن نے خداوند کی جلد واپس آنے کی بابت کلام سنایا۔تو اس نے مجھے کہا کہ کیا آپ میرے ساتھ پولینڈ جائیں گے؟۔میں نے ہامی بھری کہ میں جاؤں گا۔تو میں اس وقت سے کئی دفعہ پولینڈ میں اور مشرقی یورپ میں چکر لگائے، کئی ایک بائبل کانفرنس اور کئی ایک نبوتی کانفرنس بھی منعقد کی۔برلن اور روس کے بہت سے شہروں میں نبوتی کانفرنس منعقد کی۔یہ کانفرنس سابقہ سویت یونین کے علاقوں یعنی وارسا، منسک، ماسکو اور سینٹ پیٹرز برگ میں منعقد ہوتی رہیں۔

مشرقی یورپ کے دارالخلافوں میں کئی ایک میٹنگز ہوئیں اور ہماری کتابیں بھی روسی اور پولش زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہوتی رہیں اور دیگر زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔یعنی ہنگری زبان میں بھی ترجمہ ہوا اور شائع ہوئیں ہیں۔

اب مجھے پتہ چلا کہ پولس رسول نے اپنے یہودی ایمانداروں کو انجیل کا پیغام سنانا چاہا تو خدا نے کہا کہ نہیں!اب تو غیر قوموں کے پاس جا اور ان کو خوشخبری کا پیغام سنا۔تو پھر اس نے آسیہ کے اندر بھی پیغام سنانا چاہا۔تو خدا کے روح نے انہیں جانے سے منع کر دیا (اعمال 6:16)۔اس کی بجائے خدا نے اس کو رویہ میں دکھایا کہ ایک اور مکدونی آدمی کھڑا ہوا اس کی منت کر کے کہتا ہے

کہ پار اتر کر مکدنیہ میں آ اور ہماری مدد کر (اعمال 9:16)۔

خدا کامل خدا ہے اور سب چیزوں پر اپنا کنٹرول رکھتا ہے۔ خدا کی اپنی تجاویز ہیں۔ اس کا اپنا طریقہ کار ہے۔ اور خدا کا اپنا ٹائم ٹیبل ہے۔ جیسے کہ جب پیغام آپ کے دل میں جل رہا ہو اور آپ ضبط کرتے کرتے تھک گئے ہوں تو آپ کو صبر سے اس کے وقت کا انتظار کرنا ضرور ہے۔ میں نے یہ سیکھا ہے کہ ہمیں اس کے اس وقت کا انتظار رکھنا ہے جو اس نے ہمارے لئے ٹھہرایا ہوا ہے کہ فلاں وقت تیرے اس کام کے لئے ٹھہرایا ہوا ہے تا کہ وہ ہماری رہنمائی کرے۔

The Love of God

خدا کی محبت

یوحنا بپتسمہ دینے والا کا باپ زکریاہ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے متعلق پیشنگوئی کرتا ہے کہ

''یہ ہمارے خدا کی عین رحمت سے ہوگا
جس کے سبب سے عالمِ بالا کا آفتاب ہم پر طلوع ہوگا''

(لوقا 78:1)

یہ کس قدر سچ ہے کہ نہ صرف اس کے پیارے بیٹے بلکہ اس کی محبت کی بخشش بھی ہر روز ہماری ضروریات کو پورا کرنے میں لگی رہتی ہے۔

جب اس کتاب کا پہلا ایڈیشن لکھا گیا، تو یہ میرے کئی ایک سالوں کے تجربہ کی عکاسی کرتی تھی جو میں نے اس (خدا) کی تربیت کو حاصل کرنے میں صرف کئے۔ کلامِ مقدس میں مرقوم ہے کہ **''خدا جس کو بیٹا بنا لیتا ہے اس کو کوڑے بھی لگاتا ہے''** (عبرانیوں 12:5-7)۔ تو میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ خدا مجھے بہت پیار کرتا ہے۔ اس نے مجھے کئی دفعہ دو چار دفعہ منع کیا لیکن اب اور میں ان تجربات کی بنا پر بڑی احتیاط کے ساتھ چل رہا ہوں۔

لیکن چونکہ یہ تجربات بڑے تکلیف دہ تھے تو پھر بھی میں ان کے لئے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جیسے کہ میں آج ان کی طرف پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو زبور نویس کی مانند پکار اٹھتا ہوں:

''مصیبت اٹھانے سے پہلے میں گمراہ تھا
پر اب تیرے کلام کو مانتا ہوں۔ اچھا ہوا
کہ میں نے مصیبت اٹھائی تا کہ میں تیرے
آئین سیکھوں''۔

(زبور 119:67,71)

خدا کی مداخلت کے ان سالوں میں میں نے خدا کی اس محبت کا تجربہ حاصل کیا۔ جو الفاظ میرے لئے بیان کرنا ناممکن ہیں، یہ محبت کئی طریقوں سے ظاہر ہوتی رہی۔ شروع میں تو خدا کے ساتھ اپنے تعلقات میں میں نے یہ سیکھا کہ جونہی میں اپنی آنکھیں اپنے اوپر سے ہٹا لیتا ہوں اور ان کو اپنے خداوند پر لگا لیتا ہوں، تو وہ میری آنکھوں کو ایسا کھول دیتا ہے کہ میں خدا کے ساتھ اپنے تعلقات کو گہرے طور پر سمجھنا شروع کر دیتا ہوں۔ اور جو لوگ میرے چاروں طرف ہوتے ہیں، ان کو بھول جاتا ہوں اور ان کی خودغرضی کی وجہ سے نہیں دیکھتا ہوں کہ وہ میرے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

A Special Support Group

ایک خاص مددگار گروپ

جیسی ہی میں اپنی زندگی میں خدا کی مرضی کے مرکز میں پہنچ گیا تو اس نے میرے لئے ایسے لوگ فراہم کئے جو مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے کہ میرا حوصلہ بڑھائیں جن میں میرا خاندان، میرے ساتھ کام کرنے والا عملہ، اور خدا کے خادم، بورڈ آف ٹرسٹی، نہایت ہی پیارے لوگ اور پھر وہ جو پرافیسی پارٹنر Prophecy Partner کہلاتے تھے۔

یہ آخری گروپ 1986 کے آخر میں قائم ہوا تھا جب ہم پہلا سبقی سال منانے کی تیاری کر رہے تھے۔ تو بورڈ آف ٹرسٹی اور سٹاف نے یہ سوچا کہ جب میں اس سال میں کسی نبوتِ بائبل کانفرنس یا کسی سیمینار میں منادی کروں گا تو پھر ہماری آمدنی پر اثر پڑے گا اسے ہم کس طرح پورا کریں گے؟۔ تو یہ ایک جائز اور صحیح خیال تھا۔ تو ہم نے اس بات کو خداوند کے حضور دعا میں رکھا!۔

تو خدا نے اس کے جواب میں ہمارے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ ہم ایک ایسی اپیل شروع کریں جس میں ہم اس بات کے لئے لوگوں کو تیار کریں کہ وہ ہماری نبوتی پروگرام میں مدد کریں۔اور اپیل میں یہ کہا گیا کہ آپ کم ازکم ایک ڈالر فی دن ایک سال کے لئے وقف کریں یا پھر کم ازکم پندرہ ڈالر فی مہینہ سال بھر دیں۔اس کے بدلے ہمارا میگزین اور خط ڈاکٹر ڈیوڈ ریگن شخصی طور پر آپ کو لکھا کریں گے اور ساتھ منسٹری کی کارکردگی سے بھی آپ کو آگاہ کرتے رہیں گے۔تو خداوند نے اس اپیل کو برکت دی۔تو 1987 جو سبقی سال تھا، اس میں ایک سو فیصد پرافیسی پارٹنر جو بڑے جوش و جذبے سے بھرے ہوئے تھے ہماری منسٹری کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔آج ایک سال بعد اب ہمارے ساتھ یہ پرافیسی ایک ہزار تک پہنچ گئے ہیں۔یہ لوگ میرے اور ہماری اس عظیم خدمت کے لئے کس قدر عظیم اور بابرکت ٹھہرے ہیں۔یہ ہمارے لئے دعا کرتے ہیں اور ہماری مالی امداد بھی کر رہے ہیں۔خداوند کی تعریف اور حمد ہو! ہیلیلو یاہ!!۔

Blessings beyond Measure

بےاندازہ برکت

خداوند نے مجھ پر برکتوں کی بارش کی۔جو میرے تجربہ میں آئی جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔یہ بات 1988 کی ہے جب ''انٹرنیشنل کرسچن ایمبیسی'' نے مجھے یروشیلم میں آنے کی دعوت دی۔مگر انہوں نے کہا کہ تجھے اپنے خرچ پر ہی آنا ہے اور اپنے ہی اخراجات پر رہائش کرنا ہے اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ آپ کو قومِ اسرائیل کے چالیسویں سالگرہ میں پیغام دینا ہے۔یہ دعوت تو میرے لئے سب سے بڑی خوشی کی بات تھی کہ خداوند مجھ سے کس قدر محبت کرتا ہے۔اس نے برکت پر برکت مجھے عنایت کی۔

جب میں نے اس دعوت کا ذکر اپنے ایک یہودی دوست کے ساتھ کیا جو ایک ٹریول ایجنسی کا مالک تھا، تو اس نے مجھے تل ابیب کے لئے آنا جانا کا فرسٹ کلاس ٹکٹ دے دیا۔اور پھر تل ابیب میں فائیو سٹار 5STAR ہوٹل میں نصف قیمت پر رہائش کا بھی بندوبست کر دیا۔

یہ کانفرنس میرے لئے بےحد بابرکت ٹھہری۔خدا نے میرے لئے یہ موقع پیدا کیا کہ

دنیا بھر سے آئے ہوئے مسیحی رہنماؤں سے میری ملاقاتیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ خدا نے مجھے اس لائق بھی کیا کہ میں اسرائیلی مذہب اور سیاسی رہنماؤں سے ملاقاتیں کروں۔

A Special Person

ایک خاص شخص

خداوند نے ایک ایسی ملاقات کا بندوبست کیا کہ میں ربی شلومو گورن Rabbi Shlomo Goren سے ملا۔ یہ شخص اسرائیلی فوج میں چیف ربی اس وقت تھا جب 1967 کی چھ روز کی جنگ میں اسرئیلی فوج نے یروشلم کو فتح کر لیا۔ اس طرح خدا نے اسے یہ حق بخشا کہ اس نے دیوارِ گریہ پر پہلی دعا کی۔ اور اب وہی ربی پوری قومِ اسرائیل کا چیف ایشکینازی ربی کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہے۔

کچھ ایسی وجہ بن گئی کہ جو خداوند ہی کو معلوم ہے کہ جب چیف ربی میٹنگ میں پہنچا تو اسے کچھ دیر ہو گئی۔ اور حالانکہ وہی خاص پیغام دینے والا تھا تو کانفرنس ڈائریکٹر نے مجھے کہا کہ آپ ربی کے ساتھ بات چیت کریں۔ اور پھر اس کے بعد وہ کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ یہ سن کر میں تو ہکا بکا رہ گیا کہ میں ان سے کیا گفتگو کروں گا۔ یہاں میرے سامنے ایک زندہ سیرۃ الاولیا شخص بیٹھا تھا۔ مجھے اس سے کیا کہنا ہے؟ لیکن میں اس موقع کے لئے خداوند کا بے حد شکر ادا کر رہا تھا کہ خداوند تو نے مجھے اس عظیم ہستی کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع بخشا۔

آخر کار ہماری گفتگو شروع ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کس موضوع کا خطاب کریں گے؟۔ اس نے آنکھ جھکا کر کہا کہ

''میں ان مسیحی ایمانداروں کی اسمبلی کو اپنے پیغام سے حیران کرنے والا ہوں''

تو میں نے چونک کر کہا

''آخر وہ کیا بات ہے جو اس قدر عجیب ہو گئی؟''۔

اس نے کچھ دیر بعد کہا

''میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں کیوں مسیحا کی جلد واپسی پر ایمان رکھتا ہوں''۔

میرا دل اچھل کر میرے حلق میں آ گیا۔ ممکن ہے کہ آپ اس انکشاف سے حیران نہ ہوں۔ پھر میں نے کہا

''آپ شائد مسیح کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان دیکھ کر حیران ہوں''۔

میں تو اس کے جواب سے بہت حیران ہو کر رہ گیا۔ اس نے کہا کہ

''جیسے آپ سمجھتے ہیں میں اس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان دیکھ کر حیران نہیں ہوں گا''۔

اور اس وقت اسے خطاب کرنے کے لئے آواز دے دی گئی۔

The Power of God

خدا کی قوت

اس سب سے بڑھ کر خدا کی قدرتِ کاملہ اور محبت کے اس نے متواتر اپنی قوت سے مجھے متاثر کئے رکھا۔ 1987 سے اس نے کس قدر حالات کو میرے لئے سازگار بنائے رکھا۔ اس بات کو میں آرام کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ'' خداوند قوموں کو ہلاتا اور جھوڑتا رہا۔ خداوند حقیقت میں انسان اور شیطان کی تمام کاوشوں کو اپنے بیٹے کی فتح مندی کے لئے استعمال کرتا رہا، اور اب پھر اس کی فتح مندی اس وقت ظاہر ہو جائے گی جب یسوع مسیح فتح مندی سے واپس آئے گا تا کہ جو فتح اس نے صلیب پر حاصل کی، اس کے عوض دنیا پر حکومت کرے۔ ہم چند سال پہلے خواب ہی دیکھ سکتے تھے کہ دیوارِ برلن گر گئی ہے، لیکن حقیقت میں سابقہ سوویت یونین کا تختہ دھڑم سے گر گیا۔ اور جرمنی پھر سے متحد ہو گئی۔ اور اسلام کا پھر سے سر اٹھانا (زندہ) پانچ لاکھ امریکیوں کا (مڈل ایسٹ) مشرقِ وسطیٰ میں ڈیرے ڈالنا۔ کوئی ایسا شخص ہے جو اس بات کی پیشنگوئی کر سکے اور پھر یہ کہے کہ اسرائیل پی۔ ایل۔ او۔ کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کرے اور یاسر عرفات کے حوالے کرے۔

ان واقعات کا جلد از جلد وقوع میں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا ناپائیدار ہے اور یہ کہ ناممکن کو ممکن بنانے کی طرف ایک قدم ہے۔ یہ بات بھی ظاہر ہوئی ہے کہ انسان کے قبضہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

The End-Time Scenario

آخری زمانہ کے مناظر کا نقشہ

جب میں ان تمام واقعات کے پس منظر پر نگاہ ڈالتا ہوں تو اسے اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ سب خداوند کے ٹائم ٹیبل کو آگے بڑھا اور چلا رہے ہیں کہ وہ جلد واپس آ رہا ہے۔ یہ واقعات ان نبوتوں کا ذکر بائبل میں کیا گیا ہے، ان کی تکمیل کا بیان کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر دانی ایل نبی فرماتا ہے کہ یورپ آخری زمانہ میں متحد ہو جائے گا۔ اور پھر ایک رومی سلطنت میں ڈھل جائے گا۔ اور اس میں سے مخالفِ مسیح (جعلی مسیح) اٹھ کھڑا ہوگا (دانی ایل 7 باب)۔ حزقی ایل نبی نے کہا کہ جب اسرائیل امن میں رہے گا تو اس وقت روس اس پر حملہ کرے گا (حزقی ایل 38)۔ اور پولس رسول یوں بیان کرتا ہے کہ جب دنیا ''امن اور حفاظت ونگہبانی اور بچاؤ'' کے لئے چلا رہی ہو گی، تو ''تباہی اور بربادی'' اچانک اور یک لخت ان پر آ پڑیں گے (1 تھسلنیکیوں 3:5)۔

آخری زمانہ کے نقشہ میں جو ظاہر ہونے والا ہے، سوویت سلطنت کے انتشار کی وجہ سے دنیا اب ''امن وسلامتی'' کی دہائی دے رہی ہیں۔ یورپ بھی متحد ہو رہا ہے۔ اسرائیل اور عرب بھی صلح کی باتیں کر رہے ہیں۔ روس سامی نسل کے خلاف حسد سے جل رہا ہے اور وہ قطعاً مایوس ہو کر اور اجڑ کر رہ گیا ہے۔

The Missing Peice of the Puzzle

معمہ کا کھویا ہوا حصہ یا ٹکڑا

ایک چیز ایسی ہے جو بائبل کی نبوت کے آخری ایام میں درست نظر نہیں آتی یعنی نبوتِ بائبل کے زمانہ کے نقشہ میں چسپاں نظر نہیں آتی اور وہ یہ ہے متحدہ امریکی ریاسات *The United States of America*۔ اب بائبل کی نبوت میں امریکہ کا ذکر کہاں ہے؟۔ یہ تو اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ ہم اس کھیل میں بڑے کھلاڑی نہیں ہیں۔

تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟۔ اس لمحے تو یہ بات درست نہیں نظر آتی لیکن ایک دفعہ اور ذرا

پیچھے کی طرف دھیان کریں کہ سات سال پہلے کیا وقوع میں آیا تھا۔ پھر اپنا سانس روک کر سوچیں کہ آج امریکہ دنیا کو قبضہ کئے ہوئے ہے۔لیکن کل کو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟۔وہ ایک ایسا ملک بن جائے گا جو تیسری دنیا کے ملکوں کی طرف فربت کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

بادی النظر میں تو ہم امیر اور طاقت ور ہیں اور اسی طرح بادی النظر میں تو دنیا کو اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہیں۔

لیکن اس کے نیچے اخلاقی حالت تو یہ ہے کہ بدبو اور سڑاہٹ ہی ہے اور ہمارا معاشرہ ایسا ہے جسے اندر ہی اندر کیڑے کھا رہے ہیں ۔ ہماری قوم کی روح اندر ہی اندر گلتی جارہی ہے۔ امریکہ خدا کے خلاف باغی ہے۔امریکہ کا رویہ خدا کے خلاف باغیانہ ہے۔ہم تو غرور اور مادہ پرستی میں ڈوب گئے ہیں۔ ہماری قوم کے سر پر اتنا بھاری قرض ہے کہ ہم تاریخ کے اس مرحلہ سے گزر رہے ہیں کہ ہماری معشیت کس وقت دھڑم سے گر سے گر سکتی ہے۔اس سلسلہ میں ہم تو ایک کاغذی عمل کی تعمیر کر رہے ہیں جو کسی بھی وقت بھی گر سکتا ہے۔

The Russian Example

روسی نمونہ

خداوند نے اس قوم پر عدالت نازل کرنے میں دیر کر رکھی ہے اور جب میں روس میں پہلی دفعہ گیا۔ یہ بات 1990 کی تھی۔تو خداوند نے کہا کہ ڈیوڈ روس کی تصویر کو اپنے لوگوں کے سامنے پیش کرنا کہ خدا کے دنیا کی اس بڑی طاقت کو ایک ہی لات میں دھڑم سے گرا دیا۔ان لوگوں کو دیکھ کر جو ایک روٹی کے لئے قطار میں کھڑے ہیں ایسی حکومت جو کٹہرے میں بند کھڑی ہے اور ایک ایسی سوسائٹی جو بداخلاقی میں گندگی میں پڑی ہوئی تھی اور جس نے بغاوت کی تھی ، اب اس قوم کی کرنسی یعنی رائج الوقت سکہ کی کچھ قدر نہیں۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ یہی قوم ایک وقت تھا یعنی یہ قوم صرف دو سال پیشتر دنیا کی سب سے طاقت ور فوج کی مالک تھی۔ دنیا کی یہ قوم دنیا کی ایک بڑی طاقت ور قوم تھی۔ پھر خدا نے مجھے اپنے کلام میں لکھا ہوا ایک اصول بتایا۔

''جسے بہت دیا گیا ہو اس سے بہت طلب کیا جائے گا۔

اور جسے بہت سونپا گیا اس سے زیادہ طلب کریں گے"

(لوقا12:4-8)

اوران الفاظ سے مجھے پتہ چل گیا کہ امریکہ کی عدالت روس کی عدالت سے بھی زیادہ ہوگی۔اس بات کوسوچو کہ خداوند کے سامنے ہم کوئی عذر پیش کرسکیں گے؟۔ہم وہ لوگ ہیں جن کوخدا نے بائبل فراہم کی اور کلیسیا کو قائم کیا۔ خدمات عطا کیں۔ خدا نے ہمیں کرسچن پبلشنگ ہاؤس دیئے ، کرسچن ریڈیو اور ٹیلی ویژن دیئے۔روس کے پاس تو ایسی کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ خدا کو مذاق میں نہیں اڑایا جاسکتا۔امریکہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے کا دن نزدیک ہے اور وہ دن دنیا کے افق پر طلوع ہونے والا ہے۔اور جب امریکہ گرے گا تو دنیا اس وقت بڑی دنیا میں گرفتار ہوجائے گی۔

Reasons for Rejoicing

خوش ہونے کے اسباب

اس گئی گزری میں میرے خوش ہونے کے صرف دو اسباب ہیں۔پہلی بات یہ ہے کہ دنیا کا کنٹرول خدا کے ہاتھ میں ہے۔جس طرح زبور 2 میں کہا گیا ہے

"اورقومیں کیوں طیش میں ہیں؟
لوگ کیوں باطل خیال باندھتے ہیں
خداوند اور اس کے مسیح کے خلاف؟
زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے
اور حاکم آپس میں مشورہ کر کے کہتے ہیں
آؤ ہم ان کے بندھن توڑ ڈالیں اور ان کی
رسیاں اپنے اوپر سے اتار پھینکیں۔
وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسے گا۔
خداوند ان کا مضحکہ اڑائے گا۔
تب وہ اپنے غضب میں ان سے کلام کرے گا

اور اپنے قہرِ شدید میں ان کو پریشان کرے گا۔

دوسری بات جس سے میں خوش ہوں کہ سب حالات آخری زمانہ کی بابت بیان کرتے ہیں اور اب تو ہم بڑی مصیبت کے دہانہ پر کھڑے ہیں۔ اور جب سے میں اس بات کو جان گیا ہوں کہ خداوند یسوع اپنی کلیسیا کو آسمان پر لے جانے کے لئے جلد آ رہا ہے اور وہ بھی بڑی مصیبت سے پہلے ہی وہ اپنی کلیسیا کو آسمان پر لے جائے گا۔

A Plea

ایک دلیل / استدلال

کیا خداوند یسوع مسیح آپ کی امید ہے؟ بائبل مقدس کا یہ فرمان ہے کہ ہر ایک شخص یا تو خدا کے فضل کے تخت کے نیچے زندگی گزار رہا ہے یا پھر خدا کے غضب کے نیچے (یوحنا 3:36)۔ موت کے بعد کوئی دوسرا موقع نہیں ہے۔ اب آپ کا یسوع کے متعلق کیا خیال ہے کہ آپ یسوع کو اپنی منزل یعنی ابدی منزل کہیں گے؟۔

''کیونکہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا

بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے''

(2 پطرس 3:9)

پہلی وجہ یہ ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ ہمارے گناہوں کے بدلہ موت کا مزہ چکھے۔ اور میرے خدا نے وہ سب کچھ جس کی بھی ہمیں ضرورت ہے یسوع کے وسیلہ سے مہیا کر دیا ہے۔ اور اس کے یسوع کے وسیلہ سے دنیا کا اپنے ساتھ میل کر لیا ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ آپ ابھی یہ دعا کریں کہ

''اے خدا میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔

تو اپنے بیٹے جسے میں نے اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کر لیا ہے۔

میرے گناہ اس کے خون سے دھو دے''۔

نجات خدا کی بخشش ہے۔تاہم آپ کو اپنے ایمان کے ذریعہ سے اس بخشش کو قبول کرنا ہے۔

اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کی زندگی آپ کے لئے نئی ہو جائے گی۔آپ کی روح امید سے بھر جائے گی۔اور پھر یسوع کی واپسی آپ کے لئے مبارک امید ہوگی نہ کہ آپ کے لئے خوف وحسرت کا مقام بلکہ مبارک امید۔

میری دعا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں یسوع کو اپنا نجات دہندہ چن کر اپنی ابدی منزل کا تعین کر لیں۔

﴿ تمت بالاخیر ﴾

خدا پر اعتماد

ایمان پر چلنا سیکھنا

مصنف نے ان سوالات کے جوابات دیئے ہیں جن کا عام آدمی کی روزمرہ کی زندگی کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔

☆ ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے معنی کیا ہیں؟

☆ کیا دعا میں قوت پائی جاتی ہے؟

☆ کیا خدا آج بھی معجزات کرتا ہے؟

☆ کیا خدا کسی شخص کی انفرادی زندگی میں بھی رہنمائی کرتا ہے؟

☆ کیا بائبل مقدس ہماری مشکلات کا برمحل اور مناسب جواب دیتی ہے؟

☆ کیا روح القدس تا حال کام کرتا ہے؟

☆ کیا ہم آخیر زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں؟

مصنف ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن اپنی زندگی کے بیس سال خداوند کی بلاہٹ کو ٹال مٹول کرتے ہوئے اِدھر اُدھر بھاگتے رہے۔ انہی سالوں میں انہوں نے ''انٹرنیشنل قانون اور سیاست'' کی ڈگری حاصل کی اور کالج کے پروفیسر اور منتظم کے فرائض ادا کرتے رہے اور عوامی منصب کے پیچھے دوڑتے رہے۔ آپ نے نکسن انتظامیہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوتے ہوئے عوام کی خدمت کی۔

1980 میں ڈاکٹر ریگن نے خدا کی بلاہٹ کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے اور ایک ایسی خدمت کا آغاز کیا جو نبوتِ بائبل پر مبنی تعلیم کی حامل ہے۔

اس کتاب میں آپ نے اپنی گواہی کو رقم کیا ہے کہ کس طرح میں نے خدا پر اعتماد کیا اور ایمان پر چلنا سیکھا۔

Author
Dr. David R. Reagan

Translator
Rev. Nazir J. Gill